خلاصه صوله الضيغم

از تصنیفات مولوی عباس علی

بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی

خلاصہ صمصام الضیغم

علی اعداء ابن مریم در سنہ ۱۲۵۸ ہجری

مطبع سنبلین جلد طبع کوشید

از تصنیفات مولوی عباس علی

بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی

خلاصہ عقائد الشیعہ

علی اعداء ابن مریم در سنہ ۱۲۵۸ ہجری

مطبع سنگین چہلہ طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کی لائق ہی خدای وحید | کوئی نہین جسکا شریک و ندید (ہمتا)
حمد کی لائق ہی وہ رب قدیر | جسنی مسیحا کو بنایا بشیر
تا خبرِ آمد احمد سے تھی | مدحِ محمد کری جب تک رہی
کون محمد وہ شفیع الامم | جان جہان مخزن لطف و کرم
احمد مرسل شرف انس و جان | فخر زمان سرور پیغمبران
مہ کو دو پارہ کیا انگشت سی | مہر نبوت تھی عیان پشت سی

اب جاننا چاہیی کہ راقم اس رسالی کا عباس علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جھجھوی کہتا ہی کہ آگی مینی کتاب صولة الضیغم علی اعداء ابن مریم مذہب نصاری کی جمع کی تھی لیکن جو اوسکا حجم بہت تھا اسو اسطی مینی یہ مختصر ترتیب دیا جسکا نام

اسی طرح کا شبہہ پڑی وہ اصل کیطرف رجوع کری **فصل** نصاری کہتی ہین کہ توریت و انجیل بہی
قرآن کی مانند تحریف سی مبرا ہین کہتا ہون انجیلین چار ہین اور چارون باہم مختلف ہین
اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ضرور تحریف اور تبدیل واقع ہوئی ہی اور توریت کی نسخی
بہی مختلف ہین اور بالفعل اوسکی چار نسخی موجود و مشہور ہین ایک فراسیونکی پاس
ایک ربانیونکی پاس ایک نصرانیونکی پاس ایک سامریونکی پاس سو یہ سامریہ نسخہ
اون تینو سی زیادہ ہی اور قرآن تمام مسلمانونکی پاس ایک ہی ہی علاوہ اسکی
ان انجیلون اور توریتونکی ترتیب کتب تواریخ کی موافق ہی کہ اونمین حضرت عیسی و
موسی علیہ السلام کا حال بیان ہی کہ وہ فلانی جا گئی اور فلانی سی ایسا کیا اور ایسا کہا اور
احوال کی ضمن مین اونکی اقوال بہی جا بجا ہین یہ نہین معلوم ہوتا کہ ان کتابونکا منشی و
صناع خدا ہی ہماری کتابونمین جو طرز روضۃ الاحباب وغیرہ کی ہی ہی طرز انکی ہی علاوہ
اسکی کتاب پیدایش کی ۳۴ باب مین ہی کہ یعقوب کی بیٹی سی شخام نی زنا کیا
اور ۱۹ مین ہی کہ لوط پیغمبر کی بیٹیان لوط سی ہم بستر ہوئین اور کتاب الحساب کی
۱۴ مین ہی کہ مین باپ دادی کی گناہونکو اونکی لڑکونسی مطالبہ کرتا ہون حالانکہ یہ
عدل کی خلاف ہی اور مناقض اسکی کتاب استثنا کی ۲۴ مین ہی کہ اولاد کی بدلی
باپ دادی ماری نجائین نہ باپ دادونکی بدلی اولاد قتل کیجائی ہر ایک اپنی گناہ کی سبب
مارا جاویگا اور اسی قول کی طرف قرآن مین اشارہ ہی کہ اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ
مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ اور صحیفہ حزقیال
کی ۱۸ مین ہی کہ نہ بیٹا باپ کی عوض گرفتار ہوگا نہ باپ بیٹی کی عوض اور پیدایش کی
۶ مین ہی کہ خدا نی فرمایا مین آدمیکو بنانی سی پچھتاتا ہون حالانکہ وہان ندامت کا دخل

نہین اس سے تو لازم آتا ہی کہ حقتعالی بی خرد ہو کہ مآل کار کو اندیشہ نہین کرتا صاحبو یہ
وہ کلمہ ہی جس سے نصاری بہی احتراز کرتی ہین چنانچہ دلائل وافیہ مین لکہا ہی کہ اگر ہم قائل
ہون کہ خدا نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی آیتین توریت مین نازل کی تہین
بعد ازان اُٹہالین تو لازم آوی کہ خدا اپنی فعل سی پچہتایا نعوذ بہ من سخطہ
پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا نادم ہونا نصاری کی نزدیک بہی غیر ممکن ہی لیکن
یہ اعتراض نصاری کا بیجا ہی کیونکہ مسلمان یہ نہین کہتی کہ خدا نی وہ آیتین اُٹہالین بلکہ
یہ کہتی ہین کہ یہود ونصاری نی نکال ڈالین اگر کوئی کہی کہ خدا نی کیون نکالنی دین کیا
وہ مفسدونکی ہلاک کرنی پر قادر نتہا کہین ہم بیشک قادر تہا لیکن باتفاق جزا
اعمال کی قیامت پر موقوف ہی اور جب نصرانیونکی نزدیک خدا کی ندامت کا قائل
ہونا کفر وگناہ ہوا تو اونکو ضرور پڑا کہ توریت کی اس قول مذکور کو محرف کہین اب
انجیل کا حال سنو سے متی نی ۲۷ باب مین لکہا ہی کہ ارمیا نی خبر دی تہی کہ لوگون
نی اوسکی قیمت مین تیس درم لیی ور کمہار کی کہیت کی قیمت مین دی سو اسبات کا
نام ونشان صحیفہ ارمیا مین نہین نہ اصل مین نہ ترجمون مین اور پادری اسکی جواب مین
کہتی ہین کہ کاتب کی خطا ہی سو یہ محض جہالت ہی اسواسطی کہ عقل سی بعید ہی کہ لاکہو
آدمی اٹہارہ سو آتہین برس تک کاتب کی غلطی پر اتفاق کرتی چلی آوین باوجودیکہ ہر عیسائی
کتابونکی تصحیح مین رات دن غرق رہتی ہون اور انجیل متی اجماعی انجیل ہی اور سب انجیلونسی
عمدہ ہی جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورونکا کیا اعتبار ہی اسیطرح کاتبونکی غلطی سی
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بہی انجیل وتوریت سی نکل گیا ہوگا اور انجیل
یوحنا کی ۲ مین ہی کہ عیسی علیہ السلام نی پانی کو معجزیسی شراب بنادیا اور باقی تینون انجیلونمین یہ ذکر نہی

عذاب [illegible] سے پناہ مانگتے ہین ہم اوس سے

ذکر [illegible] انجیل

نہین پس اگر یوحنا سچا ہی تو اون تینوں نی کسو سطلی ترک کیا ایسی وثوق سی امان اٹھ جاتی ہی
عجب کیا کہ ان لوگون نی فرائض ورعبضی اخبار آیندہ چہوڑ دیی ہون دیکھو قرآن مین
نہین ایسا امر نہین کہ بعضی سورہی یا بعضی احوال بعضی مصحفو نمین ہون اور بعضو نمین نہون
اور یوحنا کی ۱۳ مین ہی کہ مسیح نی اپنی شاگردونکی پانو دہوئی اور اپنی لنگی سی پونچھی اور
تینو نمین نہین اور متی کی ۱ مین ہی کہ یوسف جو مریم کا شوہر تہا یعقوب کا بیٹا تہا
اور یعقوب متن کا اور متن ایلیعازر کا اور لوقا کی ۳ مین ہی کہ مسیح بیٹا یوسف کا
تہا وہ بیٹا ہلی کا وہ بیٹا مطثا کا وہ بیٹا لوئی کا اور متی کی ۱۶ مین ہی کہ مسیح نی فرمایا
کہ اونمین سی جو یہان کہڑی ہین بعضی ہین جو موت کا مزہ جب تک ابن آدم کو اپنی
بادشاہت مین آیا نہ دیکھہ لین نہ چکہینگی ولیکن وہ سبکی سب مرگئی اور اٹھارہ سو
برس گذر گئی پر حضرت عیسیٰؑ اپنی سلطنت و بادشاہی مین نہ آئی اور مرقس ولوقا نی
لکہا ہی کہ عیسیٰ بعد مرنیکی گیارہونکو دکہائی دیا اور فرنتیہ مین ہی کہ بارہونکو
دکہائی دیا اور مرقس نی لکہا ہی کہ سولی دینی کیوقت لوگ عیسیٰ کی پاس شراب
لائی تاکہ وہ پئی لیکن اوسنی نلی اور تینون نی لکہا ہی کہ سرکالی گئی اور یوحنا کی ا
مین ہی کہ یحیی نی عیسیٰ کو اپنی پاس آتی دیکہا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو جہان کی
گناہ اوٹھاتا ہی یہ ہی وہ جسکی حق مین مینی کہا کہ ایک مرد میری پیچھی آتا ہی اور وہ مجھ
سی بڑا ہی اور یحیی نی گواہی دی کہ مینی روح کو جیسی کبوتر آسمان سی اترتی دیکہا اور وہ
اسپر ٹہری اور مین اوسی نجانتا تہا پر جسنی مجھی بہیجا کہ پانی سی اصطباغ دون اوسنی
مجھی کہا جسپر تو دیکھی کہ روح اتری اور ٹہری وہ ہی وہ جو روح قدس سی اصطباغ
دیتا ہی سو مینی دیکہا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہی اور متی کی ۳ مین ہی کہ عیسیٰ

اپنا دور ہی مرا حضرت عیسیٰ اپنا اونہون مین ان انجیلو نمین
کا ہر ون ابن آدم کہا ہی ۱۲ ایکو ابن

بچہ گوسفند

اردنکی کناری پر یحیی کی پاس آیا تاکہ اوس سی اصطباغ پاوی اور یحیی نی اوسی منع کیا اور
تہا کہ مین تجہسی اصطباغ پانیکا محتاج ہون اور تو میری پاس آیا ہی تب عیسیٰ نی جواب
مین اوسی کہا کہ اب اجازت دی کیونکہ ہمین یون مناسب ہی کہ ثواب کی سب
کامونکو پورا کرین تب اوسنی اوسی اجازت دی اور عیسیٰ جب اصطباغ پا چکا فی
الفور پانی سی نکلکر اوپر آیا کہ ناگاہ اوسپر آسمان کی دروازی کہل گئی اور اوسنی
خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتی اور اپنی اوپر آتی دیکہا اور یکایک آسمان سی ایک آواز
آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہی اور اوسیکی اثنا مین ہی کہ یحیی نی قیدخانہ مین سی اپنی دو
شاگرد مسیح کی پاس بہیجکر اوسسی پوچہوایا کہ آیا وہ جو آنی والا تہا تو ہی یا ہم دوسری
کی راہ تکین اور مرقس نی نہ برہ کا ذکر کیا ہی نہ یحیی کی دونو شہادتونکا اور نہ اصطباغ
سی منع کرنیکا نہ شاگردونکی وساطت سی خبر منگانیکا سو یہانسی تینون انجیلونکا
اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا نی ثابت کیا کہ یحیی نی مسیح کو بنتیک پہچان لیا
اور متی کی قولونمین تناقض ہی کیونکہ اوسکی پہلی قول سی معلوم ہوتا ہی کہ یحیی
نی عیسیٰ کو پہچانا اسواسطی کہ اگر نہ پہچانتا تو یہ کیون کہتا مین تیری اصطباغ کا محتاج
ہون اور دوسری قول سی صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانا تہا اسواسطی کہ اگر پہچانا ہوتا
تو شاگردونکو نہ بہیجتا اور سوا اسکی یوحنا نی آسمانکی دروازی کہل جانیکا ذکر اور
آسمانسی آواز آنیکا حال کچہہ نہین لکہا اور متی لکہتا ہی کہ عیسیٰ اصطباغ کی بعد فی الفور
پانی سی نکل آیا اور یکایک آسمان سی آواز آئی کہ یہ میرا بیٹا ہی بہلا ای متی سنو تو اگر
یہ آواز آئی ہوتی تو یحیی جو وہان موجود تہی ضرور اوس آواز کو سنتی اور اسنک
پہچانتی کہ مسیح بن اللہ یہی ہی اور اگر پہچانتی تو پہر کاہیکو شاگرد بہیجتی اور جب بہیجی تو

و فریسیون اور فقیہون نی خدا کی مرضی کو اپنی حق مین ٹال دیا ... اصطباغ ... دیا ۱۲

معلوم ہوا کہ آواز نہ آئی تہی اور یہان سی یہ بہی نکلتا ہی کہ بپتسمہ سی عیسیٰ کو کچہہ معلوم نہتہا بعد
اصطباغ کی جب آسمان کی دروازی کہلی سب کچہہ اونہون نی دیکہہ لیا اور یہ شان عبودیت
و رسالت کی ہی نہ الوہیت کی اور یہ بہی نکلتا ہی کہ مسیح بپتسمہ سی روح اللہ نہتی بعد اصطباغ
کی ہوئی اور یوحنا کی ۸ مین ہی کہ مسیح نی فریسیون سی فرمایا کہ میری بیٹی ہونی پر دو گواہ ہین
مین اور میرا باپ جسنی مجہی بہیجا ہی اور دو مردونکی گواہی تمہاری شرع مین صحیح ہی
یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر یحییٰؑ نی عیسیٰؑ کی بیٹی ہونی پر گواہی دی ہوتی تو وہ ضرور
کہتی کہ میری دو گواہ ہین ایک خدا ایک یحییٰ اور آپکو گواہ نہ بناتی اسوسطی کہ وہ مدعی تہی اور
مدعی کی بات دعوی کہلاتی ہی باتفاق اور اپنی گواہی اپنی اوپر درست نہین چنانچہ
فریسیون نی بہی یہی کہا تہا اور علاوہ اسکی اس قول مین خدا کو مرد ٹہرایا ہی اور یہان سی
یہ بہی نکلتا ہی کہ عیسیٰ و خدا دونو ایک چیز نہتی اور متی نی ۲۷ اور مرقس نی ۱۵ مین
لکہا ہی کہ عیسیٰ کی ساتہہ دو چور صلیب پر کہینچی گئی سو وہ دونو بہی اوسی ملامت کرتی
تہی اور لوقا نی ۲۳ مین اسبات سی انکار کیا اور کہا ایک نی ملامت کی اور دوسری
نی تعریف سو عیسیٰؑ نی تعریف کرنیوالی سی کہا کہ آج تو میری ساتہہ فردوس مین ہوگا
پس لوقا نی متی و مرقس کو جہٹلایا اور سوا اسکی یہان سی تو یہ ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ
جسدن موئی اوسی دن بہشت مین جا رہی اور نصاری بالاجماع کہتی ہین کہ عیسیٰؑ
مر کر جہنم مین گیا ہماری نجات کیواسطی اور تیسری دن مُردونمین سی اوٹہا اور آسمان پہ
چڑہ کر خدا کی داہنی بیٹہا اور انکی سوا اور بہت اختلافات ہین کہ بعضی لوگونمین سی ہمنی
صولۃ الضیغم مین لکہی ہین اور قرآن کو حقتعالی نی آج تک آپ محفوظ رکہا کہ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰافِظُوْنَ
وگرنہ یہود و نصاری و فلاسفہ وغیرہم ہمیشہ تغیر و تبدیل کی درپی رہی لیکن حریر مین

ثابت نہ کر سکا اور بڑا معجزہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آج تک موجود ہی قرآن
ہی کہ باواز بلند فرماتا ہی وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ
مِّن مِّثْلِهِ یعنی ای عرب کی فصیحو اگر قرآن کی کلام اللہ ہونیمین تمہین شک ہو تو اسکی
دو ایتین تمہین بتائی دیتا ہون تم جتہا باندہ کر خوب سی محنت کرو کی اسکی مانند ایک سورہ کہنی
پر مستعد ہو جب تمسی کچہہ نہ بن سکی گا آپہی تمہارا شبہہ دور ہو جاویگا اور جان جاؤگی
کہ یہ کلام خدا کا ہی کیونکہ اگر آدمی کا ہوتا تو تم بہی اوسکی مانند کہہ سکتی **فصل** نصاری کہتی
ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر کسی نبی نی ندی اور مسیحؑ کی خبر آدم کی
زمانہ سی ہوتی آئی کہتا ہونمین اثبات نبوت مین ضرور نہین کہ اگلا پیغمبر خبر دیوی
والا معجزہ دکہانا ضرور نہوگا دوسرا جواب موسیٰؑ کی بعد سیکڑون پیغمبر ہوئی
جیسی داؤد و اشعیا و حزقیال و دانیال و صمویل و ناتان و ارمیا و زکریا وغیرہم
اور توریت مین کسیکی خبر نہین اور عیسیٰؑ کا نام بہی تصریح نہین اسی سبب سی یہود
ملزم نہین ہوتی پس ثابت ہوا کہ پہلی پیغمبر کی خبر اگلی پیغمبر کی کتاب مین ہونا ضرور نہین
بلکہ جائز ہی کہ ہو اور جائز ہی کہ نہو اسی سبب سی بعضی پیغمبرونکی خبر بعضی کتابونمین ہی
چنانچہ ایلیاءؑ کی صراحتہ اور عیسیٰؑ کی ضمنا و کنایۃ اور بہتون کی نہین محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خبر اگلی کتابونمین بتصریح و بکنایہ مسطور تہی لیکن محرفون نی صریح نام چہپا ڈالا
اور بعد تحریف کی بہی ابتک سیکڑون اشارتین اور بشارتین باقی ہین سو مشتی
نمونہ از خرواری بیان کرتا ہونمین سنو مکتوب یہودا کی ۱۴ آیت مین ہی کہ اخنوخ یعنی
ادریس نی جو چہٹا بیٹا آدم کا ہی فرمایا کہ خدا آویگا ہزارون فرشتونکی ساتہہ تو تب
ادمیون پر حکم کری اور منافقونکو زجر و توبیخ کری بسبب اعمال نفاق کی اور خطا کارونکو

بسبب اقوال درشت کی نہی کہتا ہو تمین منصوص علیہ اس قول کا چاہی کہ تیغ زن و قہرمان
وموبخ و مہدد ہوا ور حضرت عیسیٰ مین یہ کوئی صفتین نتہین اسو اسطی کہ وہ زہاد و فقرا کی
لباس مین ظاہر ہوئی اور کسی پر زجر و توبیخ نکرتی تہی پس نصاری کہ اس قول کو عیسیٰ
کی خدا ہونی پر لاتی سمجہتی ہین صاف غلطی کرتی ہین ہان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ذات مقدس مین یہ صفتین جو مذکور ہوئین موجود تہین اور نبی الملاحم آپ کا
خطاب تہا وقد قال علیہ السلام انا رسول اللہ بالسیف اور قول اوسکا خدا آویگا اس
عبارت مین مضاف محذوف ہی یعنی فرستادہ خدا کا یا جلال خدا کا اور حذف
کرنا مضاف کا جس جگہہ قرینہ موجود ہو سب زبانون مین شائع و ذائع ہی علی الخصوص
خدا کی کلام مین چنانچہ قرآن شریف مین بہی ہی وکاین من قریۃ عتت عن امر ربہا یعنی
اھل قریۃ فاتٰہم اللہ یعنی عذابہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول ای
من اثر حافر فرس الرسول اور فرشتون سی مراد بدر کی فرشتی ہین اور اگر نصاری
اس قول کو عیسیٰ کی خدائی پر دلیل لاتی ہین تو چاہیی کہ سلف سی ابتک آج تک جس
پیغمبر سی توبیخ و تہدید واقع ہوئی ہو اوسی خدا کہنا شروع کرین کوئی کیون نہو
اور استثنا کی ۳۳ مین ہی کہ خدا سینا سی آیا اور سعیر سی طلوع ہوا اور فاران
کی پہاڑ سی وہ چمکا یعنی طور پر موسیٰ کی واسطی نور اوترا اور سیکڑون پیغمبر اوسکا
اتباع کرینگی اور سعیر شام مین ایک پہاڑ ہی اسمین اشارہ ہی کہ عیسیٰ پر انجیل
اوتریگی اور نئی حکم جاری ہونگی اور فاران مکہ کا پہاڑ ہی یعنی وہان محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر وحی و قرآن نازل ہوگا اور نئی حکم نافذ ہونگی پیدائش کی
۲۱ مین ہی کہ اسمعیل دشت فاران مین رہا کرتا تہا پس یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

تا ہر پہنچا اون پر امر اللہ یعنی عذاب خدا کا ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خدا کی آنی سی مراد یہ ہی کہ اوسکا جلال وجمال ظاہر ہوگا
اور نامہ وپیغام اور نامہ بر وپیغامبر اوسکی ان تین مکانونمین آونیکی پس مضاف
بسبب ظہور قرینہ کی حذف کیا گیا والا لازم آوی کہ شہر سینا کا پیغمبر اور جبل سعیر کا
پیغمبر اور کوہ فاران کا پیغمبر تینو خدا ہون اسواسطی کہ ان تینو مکانونمین پیغمبر یعنی موسی و
عیسی ومحمد صلی اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئی ہین آپ خدا نہین ظاہر ہوا اور پیدایش کے
١٧ امین ہی کہ خدا نی ابراہیم سی فرمایا ولیشمعل شمعتیخا هنه برکتی اتو وهفریتی
اتو وهربیتی اتو بماد ماد شنیم عسر نشیم یولید ونتتیو لگوی گدول
یعنی بیچ اسمعیل کیواسطی تیری بات سنی ہان مین نی اوسی برکت دونگا بہت اور برومند
کرونگا بہت اور افزایش دونگا بہت بوسیلہ ماد ماد کی اور اوس سی بارہ رئیس
و بادشاہ پیدا ہونگی اور مین اوسکی بڑی امت بناؤنگا نصاری کہتی ہین بارہ بادشاہ سی
بارہ بیٹی اسمعیل کی مقصود ہین ولیکن یہ باطل ہی کیونکہ وہ بادشاہ نہین ہوئی اور اونہون
نی ملک وسلطنت کا دعوی نہین کیا اور حق یہ ہی کہ ماد ماد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا نام ہی اور بارہ رئیس دوازدہ امام ہین اور اسمعیل ع کی نسل سی زمان سابق
مین کوئی نبی نہوا سو وفای عہد کیواسطی آخری زمانی مین حقتعالی نی اسمعیل کی
پسوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا جسکی امت ایسی بڑی ہی کہ شمار سی افزون
ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ کی بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل ع کو افزایش
دی اور ظاہر ہی کہ کوئی امت عظیم سوای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمعیل ع
سی منسوب نہین ہوئی اور دلائل وافیہ کا مولف لکھتا ہی کہ مسلمان بماد ماد کو محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام جانتی ہین اسواسطیکہ دونو لفظ ابجد کی حساب سی عدد مین

موافق

وافق ہین لیکن یہ بات غلط ہی کیونکہ بی علیحدہ کلمہ ہی اور حرف جر کا ہی ور ماد بمعنی
کثرت کی ہی اور دوسرا ماد تاکید ہی انتہی کہتا ہون عدد کا موافق ہونا ضرور
نہین اور ماد ماد بی سمیت ہم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نہین کہتی بلکہ صرف
ماد ماد اونکا نام ہی چنانچہ روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ مین اور امامیہ اثنا عشریہ
کی کتابون مین مسطور ہی اور بی حرف جر کا ہی اور لغت عبرانیہ مین جو ماد ماد بمعنی کثیر
یا کثیر الکثیر کی ہی سو علمیت کو مضر نہین اکثر عربیون اور عجمیون کا کثیر و ابن کثیر و عظیم
و یزید و ملا مزید و افزود خان و شیخ بڑی نام ہوتا ہی اسیطرح ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بہی توریت مین ماد ماد کہا اور وجہ ماد ماد کہنی کی یہ ہی کہ وہ
اسمعیلؑ کی افزایش کی باعث ہوئی اور اگرچہ اونکا نام اور بہی ہو لیکن یہ نام اس مقام
مین مناسب تر ہی اور ماد ماد و محمد اگرچہ لفظ و عدد و معنی مین متحد نہین لیکن تینو باتون
قریب قریب ہین میم دال او سمین ہی سو میم دال اسمین ہی اسکی عدد نوی ہین تو اسکی
بانوی اسکی معنی بہت زیادہ ہین تو اسکی معنی اچہا ستہرا اگر دوسرا ماد اوسمین
تاکید کیو اسطی ہی تو محمد کا لفظ بہی باب تفعیل سی ہی جسکا خاصہ مبالغہ و تکثیر ہی اور
اگر تفحص کیا جائی تو عربی و عبری زبان کی اکثر الفاظ مین تقارب پایا جائی جیسی
ادریس و درس و یعقوب و عقب و یوسف و یوسف و نوح و نوحہ و یشمعل و
اسمعیل و شلیمان و سلامت و شمعیتخا و سمعتک و ہنہ و ہا انا و برکتی و ابارک
و شنیم عشر و اثنا عشر و یولید و یولد و تابی و بنی و ایلوہم و اللہ و عل و علی و یوم
و امر و یبرو یری و آرض و ارض و غیر ذلک پس دور نہین کہ اسی قسم سی ماد ماد و
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوا اور بالفرض اگر دونو لفظون مین کسیطرح کا تقارب نہو

مولانا عبد العزیز [illegible] اثنا عشریہ مین امامیہ فرقہ کی مجتہدون سی منقول ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام توریت مین ماد ماد ہی اور تاریخ الخلفا مین [illegible] اور روضۃ الاحباب مین اور [illegible] ماد ماد لکہا ہی [illegible] جیسی قتال بن [illegible] حبیب اور بلال [illegible] سی معنی ہین [illegible]

تو بہی نقصان نہین جسطرح بقول تمہاری ای نصرانیو عیسیٰؑ کا نام عبرانین عمنوائیل تہا
اوسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ماد ماد تہا اور استثنا کی ۱۸
مین ہی کہ مین بنی اسرائیل کیواسطی اونکی بہائیونسی تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکی موہنہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسی فرماؤنگا وہ اونسی کہیگا اور جو
کوئی اوس نبی کا حکم نہ سنیگا قوم سی کاٹ ڈالا جاویگا اور مین اوس سی انتقام لونگا
انتہی کہتا ہون کہ مین یہ خبر اعمال الحوارین کی ۳ مین بہی ہے اور بنی اسرائیل کی بہائیون مین سی
یعنی بنی اسمعیل سی کوئی نبی سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر نہین
ہوا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسیٰؑ کی مانند آدمی تہی اور اونہین کی مانند شرائع
کی ناسخ تہی اور دونو کی شرع جبر و انتقام مین موافق ہی اور حضرت عیسیٰؑ تو خود بنی اسرائیل
سی تہی نہ بنی اسرائیل کی بہائیونسی اور نصرانیونکو چاہیی کہ اس خبر کو ہرگز حضرت عیسیٰؑ
کی خبر نجانین کیونکہ موسیٰؑ نی فرمایا کہ میری مانند پیغمبر قائم ہوگا اور حضرت عیسیٰؑ نصاری
کی نزدیک پیغمبر نتہی بلکہ ابن اللہ تہی اور موسیٰؑ کی مانند نتہی بلکہ موسیٰؑ کی خداوند تہی
اگر کوئی نصرانی انصاف کی آنکہین موند کر کہی کہ یہ خبر عیسیٰؑ کی ہی تو ہم کہین یون ہی سہی
لیکن عیسیٰؑ کا پیغمبر ہونا اور موسیٰؑ کی مانند ہونا ثابت ہوگا سو یہ ہماری مذہب کی موافق
ہی اور نصاری کی مخالف اور قول اوسکا حکم نسنیگا مراد یہ ہی کہ وہ نیا حکم لاویگا
جو توریت مین نہین اس سببسی لوگ اوسکی ماننی مین ہچکچاوینگی سو حقتعالی فرماتا ہی کہ جو
کوئی نیا حکم جانکر اوسکی کہنی پر عمل نکریگا کاٹا جائیگا اور اوسسی انتقام لیا جاویگا اور
عیسیٰؑ نی کوئی حکم نو لائی تہی لیکن اونکی شریعت انتقامی و جبری نتہی اور بالفرض اگر نبی
موعود اس آیت کی عیسیٰؑ ہون تو جو نصرانی یہودی ہو جاوی اوسپر قتل واجب ہو اور جو فرنگی

زنا کری اوس پر رجم لازم ہو اسواسطیلے حقتعالی فرماتا ہی جو اوس نبی کا حکم نمانیگا سزا
پاویگا حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نی یہودی بتّی سی اور زنا سی منع کیا ہی لیکن نصرانی یہودی
بھی ہوجاتی ہین اور زنا بھی کرتی ہین اور نہ حد اون پر پہنچتی ہی نہ واجب ہوتی ہی اور
محمدی دین مین جو کوئی بعضی حکمونسی منحرف ہوتا ہی واجب القتل ہوجاتا ہی پس ثابت
ہوا کہ نبی موعود اس آیت کی وہی ہین اور استثنا کی ۳۲ مین ہے کہ بنی اسرائیل نی مجھی
اونکی سبب سی جو خدا نہین غیرت دلائی سو مین بھی اونکی غیر لوگونسی اونکو غیرت
دلاونگا وہ غیر قوم جو نافہم ہین یعنی اونھون نی بت پوج کر مجھی غیرت دلائی سو مین
بھی اونکو محمدی امت سی غیرت دلاؤنگا کیونکہ اونھون نی میری غیر کو جو نافہم تھا
بزرگ بنایا سو مین بھی اونکی غیر کو جو نافہم ہین بزرگ بناؤنگا اونھون نی میری لونڈیون
غلامون مخلوقونکو میری برابر ٹھہرایا سو مین بھی لونڈی بچونکو اونکی برابر بناؤنگا سو ویسا ہی کیا
هو الذی بعث فی الامیین رسولا اور حقتعالی نے قرآن مین بھی خبر دی ہی کہ امتی ان
بڑھی امی نبی کا ذکر توریت مین لکھا ہی کہ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی
یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل اور غیر قوم یونانی نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکا عقل و شعور مشہور ہی اور تفصیل اس قول کی صولۃ الضیغم مین مسطور ہی اور زبور
کی ۳۷ مین ہی کہ وہ جو خدا کی طالب ہین اور فقرا سو زمین کی وارث ہونگی اور بدکار کاٹ
ڈالیجائینگی سو یہ دونو امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی واقع ہوئی اور الفقر
فخری آپ کا مقولہ تھا اور قرآن شریف مین ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد
الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون اور ۴۵ مین ہی کہ تو حسن مین بنی آدم سی
بہت زیادہ ہی تیری ہونٹھون مین نعمت بتائی گئی اس لیی خدا نی تجھی ابد تک مبارک کیا ادمی

پہلوان تو جاہ وجلال سی اپنی تلوار حمائل کر کی [۴] اپنی ران پر لٹکا کلمۂ حق اور عدالت پر سوار
ہو تیرا دست راست ہیبت ناک کام کریگا تیری تیر تیز ہین امتین تیری تحت فرمان
ہونگی پہل گرینگی پھر فرماتا ہی تیری اجداد کی عوض تجھی لڑکی دی جائینگی کہ تو ساری زمین مین
اونکو امرا کریگا انتہی کہتا ہون مین یہ قول عربی زبور کی ۴۵ مین ہی اور بجای پہلوان کی
جبار کا لفظ اوسمین ہی اور صاف ہی آشکار کہ عیسیٰ نہ پہلوان تھی نہ جبار نہ جاہ وجلال
رکھتی تھی نہ تلوار نہ ظاہر ہوا اونسی کوئی ہیبت ناک کار اور عیسیٰؑ تیر بھی نرکھتی تھی اور ہمارے
ہان تیراندازی مسنون ہی کہ اسمعیلؑ کی قوت سی چلی آتی ہی اور امتین بھی عیسیٰؑ کی مطیع
نہوئین مگر تھوڑی لوگ اور عیسیٰؑ کوئی جد صحیح نرکھتی تھی ہان ہی اجداد فاسدہ جنکی اعتبار سی
وہ ابن داؤد کہلاتی ہین سو سب بنی اسرائیل تھی کہ سلاطین و انبیا واقع ہوتی
چلی آئی اور لڑکی بھی نرکھتی تھی کہ باپ دادونکی عوض امیر ہوتی پس ثابت ہوا کہ یہ خبر
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی کہ اونکی اجداد حقیقی سالہای دراز
نبوت وسلطنت سی محروم رہی سو اسکی عوض مین اونکی اولاد کو ولایت وسلطنت ملی اور
امام مہدیؑ پر یہ دونو تمام ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوی تھی کہ
رکانہ پہلوانکو آپ نی پٹک دیا اور ایسی حسین تھی کہ جابر بن سمرہؓ نی کہا ہو احسن من القمر
(وہ حسین زیادہ ہی چاند سی ۱۲)
اور ۷۲ مین ہی کہ وہ میری بندونمین صداقت سی حکم کریگا محتاجونکو بچاویگا ظالمون
کو ٹکڑی کریگا جب تک چاند سورج باقی رہین گی ساری پشتونکی لوگ اوس سی ڈرا
کرینگی وہ باران کی مانند کاٹی ہوئی گھاس پر نازل ہوگا اور پھوئی کی مینہہ کیطرح زمین کو
سیراب کریگا اوسکی عصر مین جب تک چاند باقی رہیگا راست باز پھیلین گی اور سلامتی کامل
ہوگی سمندر سی سمندر تک اور نہرون سی انتہای زمین تک اوسکا حکم ہوگا بیابان کی

ساکنان

باشندی اوسکی تعظیم کرینگے اور اوسکے دشمن خاک چاٹینگے ترسیس اور جزیروں کے
سلاطین تحفہ لاوینگے تمام قبائل اوسکی خدمت کرینگے کیونکہ وہ شکستہ دلونسے نرمی
کریگا اور محتاجونکی جان بچاویگا اوسپر ہمیشہ درود بہیجینگے ہر روز اوسکو مبارکباد
دیجائیگی ایک مٹھی بہر گیہون ہونگے اوس زمین مین جو پہاڑونکی چوٹیون پر ہی اونکی
پہل درخت لبنان کیطرح جھڑجھڑائینگی اور شہر کے لوگ سبزہ زار کی مانند پہیلینگے اوسکا
نام مدام باقی رہیگا جبتک آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکے
باعث مبارک ہونگے ساری قومین اوسے مبارک کہینگی انتہی کہتا ہون مین یہ خبر ہماری حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی کیونکہ وہ ایسی صادق تہی کہ قبل از نبوت عرب اونکو امین
کہتی تہی اور عیسیٰ نبی بہی اونکو روح الصدق کہا اور قرآن اونکی شان مین فرماتا ہی
الَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اور تا قیامت لوگ اونہین سی ڈرتی ہین
جنکی شرع تیغ زن ہی اور قاطع الظالمین سوا اونکی کسی نبی کو یہ دین دائم و غلبہ دیا گیا
چارونطرف ہماری ہی سید کا دین پہیلا اعراب اور بدو اور پہاڑی اونکی تعظیم
کرتی ہین اور اونکا بدخواہ ہوگا بلکہ حبش کا نصرانی بادشاہ اوسکی سامنی مسلمان ہوا
ہرقل روم کا مالک اوسکے نبوت کا مقر ہوا عظیم الشان بادشاہونکو اوسکے نامہ
گئی ایران و توران و روم و شام و ہند و سند وغیرہ سب اوسکے اور اوسکے
مطیعون کے ہاتہہ فتح ہوئی ساری امتون نے اوسکی خدمت کی اوسپر ہمیشہ صلوۃ کہی جاتی ہی
اوسکے واسطی پانچ وقت دعا کی جاتی ہی ایک مٹھی بہر گیہونکی دانہ تہی عرب کی پہاڑون پر
کہ احد و بو قبیس و عرفات و جبل حرا و جبل ثور و قیقعان وغیرہ ہین سو برکت الٰہی
سبزیکی مانند ہاتہون بڑہی اور کوسون پہیلی و رمکہ کی زمین پہاڑونسی گہری ہی چنانچہ صولۃ الضیغم

اور سچ لانا اوسکا اور اوسکو سچا جانا

مین تفصیل مسطور ہی اور ۹۱ مین ہی کہ وہ جو حق تعالی کی پردہ تلی سکونت کرتا ہی سو اوس قدرت
والی کی سایہ تلی رہیگا وہ خدا سی کہتا ہی تو وہ میرا مددگار و مامن ہی میرا خدا جسپر میرا توکل
ہی کیونکہ وہ مجھی صیادونکی پھندی سی اور مہلک وبا سی نجات دیگا وہ تجھی اپنی بال و پر تلی چھپا کر
بےخطر رکھیگا تو رات کی ہیبت سی نڈریگا اور نہ اوس تیر سی جو دنکو اڑتا ہی اور نہ اوس
مری سی جو اندھیری مین آتی ہی اور نہ دوپہر کی شیطان سی تیری بائین ہاتھہ ہزارون
گر جائینگی اور تیری داہنین دس ہزار اور یہ مصیبت تجھی نزدیک نہوگی فقط تو اپنی انکھون سی
دیکھا کریگا اور شریرون کی سزا دیکھیگا کیونکہ تو نی خدا کو اپنا ملجا کیا تجھہ پر کوئی شر
نہ آویگا اور نہ کوئی گزند وبا کیونکہ وہ اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تیری نگہبانی کرین
وہ تجھی اپنی ہاتھون پر اوٹھا لینگی تا نہو کہ تیری پانو کسی پتھر پر لگین تو شیر اور اژدہی کو
دبا ڈالیگا اور اسلیئی کہ اوسنی مجھسی دل لگایا مین اوسی نجات دونگا اور بلند کرونگا کہ اوسنی
میرا نام پہچانا وہ مجھسی دعا مانگیگا اور مین قبول کرونگا مین اوسکی ساتھہ ہونگا مین اوسی
چھڑاونگا اور معزز و ممجد کرونگا انتہی ملخصا کہتا ہون مین یہ خبر عیسیٰ ع کی نہین ہوسکتی کیونکہ
وہ تو نصرانیونکی نزدیک خدا تھی اور مجد و جلال مین اوسکی مشابہ تھی پھر کاہیکو اوسنی
توکل کرتی اور کاہیکو فتوتنسی بھاگ کر اوسکی سایہ تلی چھپتی اور اگر ہم مان لین کہ اوہنین کی
خبر ہی تو اونکا بندہ ہونا ثابت ہو جاویگا ولیکن قول اوسکا صیادونکی پھندی سی تا آخر
اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی کیونکہ عیسیٰ ع بزعم
نصاری کی مقتول ہوئی اور دشمنونکی جال سی نہین نجات نملی اور ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی اپنی دشمنون پر غلبہ پایا سحر و زہر و تیغ نی اونپر اثر نہ کیا وہ خدا کی سایہ مین
جب تک ہی بےخطر رہی اور اگر ہم تسلیم کرین کہ یہ خبر عیسیٰ ع کی ہی تو ثابت ہو جاویگا کہ یہودی نی

اونکی قتل کا ارادہ کیا لیکن وہ مقتول نہوئی خدا نی اونہین ہلاکت سی نجات دی کہ مَا قَتَلُوهُ
وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ اور قول اوسکا تورات کی ہیبت سی تا آخر اسکی
موافق حقتعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی معوذتین مین خطاب کیا کیونکہ کافرون
نی آپ پر سحر کیا تہا سو یہ دونو سورے بہیجکر خدا نی اونہین نجات دی اور قول اسکا
ہزارون گر جائینگی یہ خبر جہاد کی ہی کہ عیسیٰؑ کرسی ڈہب سی صادق نہین آسکتے
اور قول اوسکا فرشتونکو حکم کریگا اسیکے موافق قرآن مین ہی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ اور بتواتر ثابت ہی کہ بدر کی دن ہزارون فرشتی آپ کی ساتہہ
ہوکر لڑی اور عیسیٰؑ کی مدد کو اگر فرشتی اوترتی تو وہ قتل نہونی پاتی اور شیطان
نی عیسیٰؑ سی کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپ کو پہاڑ پر سی نیچی گرادی کیونکہ اوسکی
فرشتی تجہی ہاتہون پر اوٹہالین کی تیرا پانو پتہر پر نہ لگنی پاویگا لیکن عیسیٰؑ نگری اور شیر
اور اژدہی سی مراد سرکش و موذی ہین کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی اونہین پامال کیا اور قول اوسکا دعا مانگیگا اسمین اشارہ ہی کہ وہ میرا دست نگر
و محتاج ہوگا اور بندہ ہوگا سو حضرت عیسیٰؑ نی دعا مانگی ہی یا نہین مانگی اگر نہین
مانگی تو یہ خبر اونپر صادق نہوگی پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہوگی وہو المطلوب
اور اگر مانگی تو وہ محتاج اور بندہ خدا کی ہونگی وہو المطلوب ولیکن یہ خبر زبور کی
اونپر اسواسطی صادق نہوگی کہ انہون نی جہاد نہین کیا اور انجیل مین ہی کہ
عیسیٰؑ نی اپنی شب گرفتاری مین نجات کی دعا مانگی تہی لیکن باوجود اسکی کہتی ہین
کہ وہ مقتول ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ اونکی دعا قبول نہوئی اور قول اوسکا مین
اوسی چہڑاونگا یہ بہی عیسیٰؑ پر صادق نہین کیونکہ خدا نی اونہین نہ چہڑایا یہان تک کہ قتل ہوئی

اور نہ اوسکو مارا اور نہ سولی پر چڑہایا ولیکن
وی صورت بنگئی اونکی ۱۲
اور اللہ تجکو بچالیگا لوگونسی ۱۲
انجیل متی مین ہی ۱۲

اور قول اوسکا محمود و معزز کرونگا یعنی محمد بناؤنگا اور ۱۳۷ مین ہی کہ ای بابل مبارک
بندہ ہی وہ جو تیری سلوک کا جو تونی ہمسی کیا ہے انتقام لیوی اور تیری لڑکونکو پکڑکر پچہلی
اور صحیفہ شعیا کی ۱۳ مین ہی کہ ای بابل سن مینی اپنی بہادرونکو جو میری خداوندیسی سرفراز
ہین بلایا ہی پہاڑونمین ایک قوم کی آواز ہی جیسی ایک بڑی لشکر کا شور ہی اور سلطنتونکی
ڈنٹی کی آواز ہی وہ ملک دور سی آتی ہین یعنی خدا آتا ہی اور اوسکی قہر کی ہتیار تو ساری
زمین کو ہلاک کری اب تم واویلا کرو کہ خدا کا دن نزدیک ہی وہ قادر کی طرف سی
وبا کی مانند آویگا سو ساری ہاتہ اوسکی نیچی ہوجاوینگی اور ہر ایک آدمی کا دل گداز ہوجاویگا
اور اونکی چہری شعلی کی طرح ہونگی مین ظالمونکا غرور ڈہاؤنگا اور آدمی کو جوکہ سونی سی
زیادہ گران بہا کرونگا بابل جو مملکتونکی حشمت ہی سدوم و عامورا کی مانند ہوجاویگا جسکو
خدانی الٹ دیا وہ پشت در پشت ویران رہیگا وہان عرب لوگ ہرگز خیمی استادہ نکرینگی
اسکا وقت نزدیک پہونچا ہی اور شعیا کی ۲۱ مین ہی کہ خواب مین دو سوار نظر آئی ایک گدہی پر
دوسرا اونٹ پر سوار ایک اونمین سی کہتا ہی بابل گرگیا گرگیا اور اوسکی تمام بت توڑی
گئی ہوتی ہی ادوم و ساعیر مین نوبت ہی عرب و بنی قیدار مین اور ارمیا کی ۲۷ مین ہی
کہ یہ سب زمین بخت نصر شاہ بابل کو دی سو وہ اور اوسکا بیٹا اور اوسکی بیٹی کا
بیٹا گروہونکو اپنا مطیع بناوینگی اوسوقت تک کہ اوسکی زمین کا عقاب آوی اور
گروہ بیشمار و ملوک بسیار اوس عقاب کی مطیع ہون اور ۵۰ مین ہی کہ صف باندہو
بابل پر ای کماندارو اور تیر اندازی کرو اوسپر لڑائی کی اور لوٹنی کی بڑی آواز ہی کلدانیو
زمین پر خدا کلدانیہ اور بابل پر تلوار رکھیگا اور بابل تا ابد آباد نہوگی امت عظیم آخر زمین سی
آویگی اونکی ہاتہ مین کمانین اور چہریان ہونگی وہ رحم نکرینگی دریا کا سا شور ہوگا وہ فرس کی

سو اُسمین فراست کاملہ رکھینگی اور شاہدات کی ۱۳ ۸ امین یوحنا کہتا ہی کہ مینی ایک
ملک دیکہا کہ آسمان سی وتُرا اور اُسکے ساتہہ سلطان عظیم ہی سو زمین اُسکی چہرہ کی
نور سی چمک اُٹہی اور اُسنے للکار کر کہا کہ مینی بابل کو جو بڑا شہر تہا ڈہا دیا ہو سو بلکہ
وہ بہت ہی خراب ہو گیا تہا سو اب کبہی اُسمین چراغ نہ جلیگا اور ۱۴ سطیح کاہن نی نوشیروانکو
خبر دی کہ اِذَا ظَهَرَ التِّلَاوَةُ وَبُعِثَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ وَفَاضَ وَادِي السَّمَاوَةِ
وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَخَمَدَتْ نِيرَانُ فَارِسَ لَمْ يَكُنْ بَابِلُ لِلْفُرْسِ مَقَامًا وَلَا
الشَّامُ لِسَطِيحٍ مَنَامًا سو ان ساتون خبرونمین تامل کیا چاہیی یحِزقی ایل ۲۶ نی خبر دی کہ
بابل جو عراق کی شہرونمین سی ہی ایکدن ٹوٹیگا سو وہ اشعیا ۴ کی وقت تک ٹوٹا سو سطی
اونہون نی بہی خبر دی کہ اوسکی ٹوٹنی کا دن آ پہونچا ہا اور ٹوٹ کر پہر آباد نہوگا اور وہ
حضرت ارمیا کی وقت تک بہی ٹوٹا بلکہ اونہین وقت مین شاہ بابل کا یواقیم کو جو
بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا پکڑ لیگیا تب اونہون نی پکار کر کہا کہ ای بابل کی توڑنیوالو
آؤ تا لوگونکو معلوم ہو کہ انبیا کی خبر جہوٹی نہین وہ ضرور ٹوٹیگا لیکن حضرت عیسیٰ کا
بہی وقت ہو گذرا اور اسرائیلی نبوت کا انقطاع بہی ہو گیا پر بابل ٹوٹا تب لوگونکو
شبہہ پڑا کہ یہ کیسی خبر تہی تب عیسیٰ نی خواب مین یوحنا سی بتایا کہ انبیا کا قول جہوٹا نہوگا
ضرور وہ دن آنیوالا ہی اور یوحنا کی قول پر بہی جب چہہ سو برس کی قریب گذر گئی
تب سطیح کاہن نی نوشیروان کو جو فارس و بابل کا بادشاہ تہا خبر دی کہ اب
بابل کی ٹوٹنی کی نشانیان ظاہر ہوئی ہین کیونکہ فارس کا آتشکدہ بجہہ گیا اور سماوہ
ندی کہ سوکہی پڑی تہی جاری ہوئی اور ساوہ تالاب سوکہہ گیا اور پیغمبر صاحب
عصا و صاحب تلاوت پیدا ہوا سو وہ مبعوث ہوگا اور تمام فارس مین اوسکا عمل ہوگا

یعنی جب ظاہر ہوئی تلاوت یعنی
قرآن [illegible] اور مبعوث ہوا پیغمبر صاحب عصا اور جاری
ہوئی وادی السماوہ [illegible]
[illegible] ساوہ [illegible]
[illegible] آتشکدہ فارس [illegible]
اور [illegible] بابل فارس [illegible] مقام
نہی [illegible] ۱۲۵
اور [illegible] سطیح کا خواب [illegible]

اور بابل ٹوٹ جائیگا اور چودہ شخص تیری اولاد سی ابہی اور سلطنت کرینگی سو ستر
پچہتر برس کی عرصی مین اون چودہونکی سلطنت ہوگئی اور ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی رحلت کی چہٹی برس حضرت عمرؓ نی بابل و سیوس و ساباط و بیت المقدس
فتح کیا چنانچہ الفیہ و جام جہان نمای ناصریہ وغیرہ تواریخونمین مذکور و مسطور ہی پس
خبر سب انبیا کی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین صادق ہوئی
پس مبارک بندی وہی ہین کہ بزم و رزم مین اونپر درود و برکت بہیجی جاتی ہین کہ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور خاص بندی خدا کی بہی وہی ہین کہ
محمد کو عبد اللہ و رسولہ جانتی ہین اور حضرت عیسیٰؑ تو نصاری کی نزدیک بندہ نہین ہے ہماری
نزدیک بندہ ہین لیکن اونکی عہد مین بابل ٹوٹنا بسچ خبرین اونکی نہونگین اور خدا کی بہادر بہی
ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی امتونکا اسد اللہ و سیف اللہ
خطاب ہی اور وہی خدا کی مظفر لشکر ہین کہ اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور اونہین کی شان مین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ہی عرب کی
پہاڑونسی اونہین کی جہاد کا ڈنکا بلند ہوا وہ اوس مملکت سی آئی جو بنی اسرائیل کی
ملکونسی یعنی مصر و کنعان و بیت المقدس و دجلہ اردن و بیابان مواب و ناصرہ
وغیرہ سی ظاہراً و باطناً دور ہی ظاہر مین تو اسواسطی کہ حجاز سی اور ان شہرون سے
ہزارون کوس کا مفاصلہ ہی اور باطن مین اسواسطی کہ وہ لوگ اجنبی تہی اسرائیل کی
اولاد سی نتہی سب ہاتہہ اوس سی نیچی ہوئی وہ سب پر غالب ہے اہر ایک آدمی کا
دل اونکی عہد مین رعب و ہیبت سی یا خدا کی ذوق و شوق سی گداز ہوا ظالمونکا غرور
ڈہایا گیا وہ بنی زر مغربی سی زیادہ عزیز و گران بہا ہوا بابل کی بتونکو اونکی اتباع نی توڑا

[illegible] (handwritten marginal note)

اور

اور عرب فی وسمین بود و باش نہی منتخب اللغات اور برہان قاطع مین ہی کہ بابل اب
ویران ہی شتر سوار وہی ہین شترونکی افراط اوسیکی ملک مین ہی اور خرسوار عیسیٰ ہین
ساعیر واد وم مین عیسیٰ نبی ہوئی اور عرب و بنی قیدار یعنی بنی اسمعیل کی نبی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی وہ عقاب جسنی فارسیونکی زمین چھینی اور بابل کو فتح
کیا اور بہت بادشاہونکو مطیع بنایا محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور عیسیٰ
پر عقاب کا لفظ صادق نہین کیونکہ وہ شکاری پرندہ ہی کہ اپنی چنگل کے
زور سی کہاتا ہی اور عیسیٰ نی فارس پر عمل بہی نہین پایا اور کماندار اور تیرانداز محمد کی
لوگ ہین جنکی پیغمبر نی فرمایا ارْمُوا بَنِی اِسْمَاعِیل فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا اور فرمایا مَن
عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اور کتاب پیدایش مین بہی ہی کہ اسمعیل تیرانداز تہا
اور صلاح الدین کی فوج تیراندازی ہی کی زور سی لاکہون فرنگیونکو شکست دیتی تہی
اور عربی گہوڑی سے بہت مشہور ہین اور جہادیونکی گہوڑون کی تعریف قرآن
مین مذکور ہے اور ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس
بہت گہوڑی تہی اور گہوڑی کی برابر آپ کسی چیز کو دوست نرکہتی تہی اور فرماتی
تہی اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ اور صاحب عصا وہی تہی جنہون نی
عاصیونکو زیر عصا کیا جنکی شان مین زبور و مشاہدات وغیرہ مین مذکور ہی کہ ہتہین
عصا لیکر انہونکو چکنا چور کرینگی جنکی شرع مین عصا رکہنا مستحب ہی جنکی عہد مین کہانت
بلکہ قتل موقوف ہوئی اگر نصاری کہین کہ شاید بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی اگلی اور کسی پیغمبر نی توڑا ہو تو یہ خبر اوسیکی ہو کہونکا اول تو کسی مورخ نصرانی
یا یہودی یا مسلم نی یہ لکہا نہین کہ بابل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پیشتر کسی نی توڑا دوسرے

قولہ ارموا یعنی تیرانداز ہو کرو اولاد اسمعیل سب تمہارا باپ اسمعیل تہا تیرانداز تہا ۱۲

۳ یعنی گہوڑونکی چوٹیون مین بہلی بندہی ہی ۱۲

یہہ ہی کہ اگر بالفرض وہ ٹوٹتا تو پہر بموجب اخبار انبیا کی کبہی آباد نہوتا لیکن وہ یوحنا کی وقت
تک آباد تہا تب تو اوسنی فرمایا کہ یہ ویران ہوا چاہتا ہی اور سطیح کی وقت تک بہی
آباد تہا پس ثابت ہوا کہ اول جسنی بالکل ویران کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
تہی اور اونکی ویران کرنیکی بعد پہر آج تک آباد نہوا پس تمام تعریفین جو بالکی توڑنیوالی کی
شان مین لکہی ہین وہ پر صادق آئین اور نبوت اونکی ثابت ہوگئی فَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ
اللّٰہِ وَرَسُولُهُ اور یہان سی حماد کی بہی تعریف اور حضرت عمرؓ کی بہی تعریف نکلتی ہی
اور اگر سوا اس خبر کی اور کوئی خبر اس مختصر مین نہ لکہی جائی تو مضائقہ نہین یہی تنہا کافی
ہی فَأَنْصِفْ وَلَا تَعْسِفْ اور سلیمانؑ کی تسبیحۃ التسابیح مین ہی کہ چاہیی کہ میری بہائی کا
بیٹا اپنی باغ مین نزول فرماوی اور اوسکی میوہ کہائی ای اورشلیم کی لڑکیو تمہین قسم دیکر
کہتا ہون کہ جب میری بہائی کی بیٹی کو پاؤ تو خبر دینا کہ مین اوسکو بہت دوست رکہتا تہا
میری بہائیکا بیٹا سرخ و سفید ہی اوسکی دونو ہاتہ مین ترسیس کا سونا بہرا ہوا ہی
انتہی کہتا ہون مین حضرت سلیمانؑ نی آپکو اسرائیلی کہا اور اسرائیلیونکی بہائی اسماعیلی
ہین جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باپ دادی تہی اور باغ سی مراد ملک سلطنت
ہی اور اورشلیم کی لڑکیان اوسکی باشندی ہین اسمین اشارہ ہی کہ اورشلیم کی لوک
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور اونکی سلطنت کو دیکہینگی اور رنگ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سرخ و سفید تہا اور ترسیس کی سونی سی مراد یہ ہی کہ فارس
کلملک و مال اونکی ہاتہہ آویگا پس یہ خبر عیسیٰؑ کی نہین اور سلف کی کسی نصرانی نی اسی عیسیٰؑ کی
خبر نہین کہا اور اگر وہ مقصود ہوتی تو سلیمانؑ بہن کا بیٹا کہتی کیونکہ اونکی باپ نتہا اور اگر
ابن اللہ کا ذکر آویگا تو سلیمانؑ اخ اللہ ہوجاوینگی اور صحیفہ شعیا کی ۲ مین ہی کہ آخری دنون مین

ایسا ہوگا کہ خداوند کی گھر کا پہاڑ پہاڑونکی چوٹیون پر بنایا جاویگا اور ساری قومین
اوسکی طرف روانہ ہونگی اور کہینگی آؤ ہم خدا کی پہاڑ پر چڑہین اور اوسکی گھر مین
جاوین وہ ہمکو اپنی راہین بتاویگا ہم اونپر چلینگے کیونکہ شریعت صیہون سے اور خدا کی بات
اورشلیم سی نکل جاویگی اور وہ امتونکی درمیان عدالت کریگا اور بہت لوگونکو ڈانٹیگا
انتہی سو روانہ ہونی والی قوم حاجی لوگ ہین اور خدا کا پہاڑ عرفات اور اوسکا
گھر کعبہ جو پہاڑونسی گھرا ہوا ہی اور صیہون بیت المقدس کی پہاڑ کو کہتی ہین اور اورشلیم
بیت المقدس کا نام ہی سو فرماتا ہی کہ وہانسی عیسوی شریعت موقوف ہوگی اور
یہ عیسیٰؑ کی خبر نہین ہوسکتی کیونکہ اونہون نی عدالت نہین کی اور کسیکو جزا و سزا
نہین پہنچائی اور کسی کو ڈانٹا نہین اور ۵ مین ہی کہ خدا قومونکی لیی دور سی ایک
نشان کہڑا کریگا اور اونہین زمین کے اطراف سی سیٹہی بجا کر بلاویگا وی دوڑ کر
جلد آوینگی کوئی اونمین نہ تہکیگا نہ پہسلیگا نہ اونگہیگا نہ سوجاویگا نہ کسیکا کمربند وا ہوگا
نہ کسیکی جوتیکا تسمہ کہل جاویگا اونکی خدنگ تیز ہین اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین
اونکی گہوڑونکی سم چقماق کی پتہر کی مانند ہونگی اور اونکا چکر بگولی کی مانند اور شیر کی مانند
گرجیگا اور شکار پکڑیگا انتہی یہ محمدی جہادیون کی تعریف ہی اور اسکی موافق ہی
وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِهٖ
نَقْعًا فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا اور شیر کی مانند گرجنی والی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین اور ۸ مین ہی کہ اس امت کی سی باتین نکرو اور جس سی یہ ڈرتی ہین تم ڈرو صرف
لشکرونکی خداوند سی ڈرو کیونکہ وہی مقدس ہی اور وہی پہاری جہنگولا پتہر ہی وہ
اسرائیلونکی لیی پہنسی ہی اور اورشلیم کی لیی پہاند اور قریب ہی کہ لوگ ٹہوکر کہاوینگی اور

والعادیات [illegible]

گرینگی اور ٹوٹینگی اور قید کیی جائینگی پس لپیٹ رکھو دستاویزین اور مہر کر کی رکھو چھوڑو
صحیفے جو میری شاگردونکی ہاتھ مین ہین اور مین اب انتظار کرونگا اوس مالک کا جو مونہہ
چھپاویگا اسرائیلیونسی اور اوسی پر تکیہ لگائی رہونگا انتہی کہتا ہون کہ نصاری اسی عیسیٰ
کی خبر جانتی ہین اور اونکی الوہیت کی دلیل سمجھتی ہین لیکن بڑی غلطی مین ہین کیونکہ پہلی
صفت اسمین یہ ہی کہ وہ لشکرونکا مالک ہی سو عیسیٰ ملک و لشکر و تیغ و سلطنت کچھہ
نرکھتی تھی اور دوسری صفت یہ ہی کہ وہ پتھر ہی جسمین لوگ ٹھوکر کھائینگی تا آخر
سو عیسیٰ ایسی نتھی کیونکہ اونکی شرع مین قتل و حبس کا حکم نتھا بلکہ محض حمایتی تھی جس سے
کسی کو نہ صدمہ پہنچا اور نہ کوئی گرا نہ ٹوٹا نہ قید ہوا اور تیسری صفت یہ ہی
کہ وہ اسرائیلیونسی مونہہ چھپاویگا سو عیسیٰ ایسی نتھی بلکہ خاص اسرائیل ہی
کیواسطی مبعوث ہوئی تھی اور خود بھی اسرائیلی تھی چنانچہ ذکر اسکا آویگا انشاء
اللہ تعالیٰ اور چوتھی صفت یہ ہی کہ وہ سب شریعتونکا ناسخ ہوگا اور عیسیٰ اگرچہ
واقعمین ناسخ تھی لیکن نصاری کو اس سے انکار ہی کہتی ہین کہ وہ شریعتونکی ناسخ
نتھی بلکہ مکمل تھی اور انجیل سی دلیل لاتی ہین اور رسالۃ النبوۃ کی مؤلف نی محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کیا ہی کہ اگر وہ سچی نبی ہوتی تو اگلی شرعونکی خلاف
حکم ندیتی اور ایک ایک مرد کو چار چار جوروان کرنا جائز نکہتی پس ضرور ہوا کہ
نصاری اس مقال کو عیسیٰ کی خبر نجانین بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سمجھین
کیونکہ اشعیا اپنی تابعین سی فرماتی ہین کہ اس مت کی سی یعنی یہود کی سی باتین
نکرو اور اونکی طرح فلسطین و روم و مدین وغیرہ کی بادشاہونسی نڈرو اور اونکو مقدس
نسمجھو بلکہ چاہیی کہ تمہارا تمام تکیہ و اعتماد لشکرونکی خداوند پر ہو جو بادشاہ عادل و نبی مقدس

ہی

یعنی اسرائیلیون نی اسماعیلیونکو حقیر جانا تہا اور ابراہیم و سارہ نی اسمعیل کو وراثت سی بی نصیب ٹہانا تہا

ہی وہ قیمتی پتہر ہی جسی معمارون نی متروک و مہجور کیا تہا لیکن حقتعالی نی اوسی کو کونی کی سری
پر رکہا اور خاتم الانبیا بنایا وہ اسرائیلیونکی لیی پہنسی ہی کہ اون پر مسلط ہوگا
اور پہنسی کیطرح ایک ایک کرکی اون سبکو شکار کرلیگا اور بیت المقدس و شام کی لیی
پہاجال ہی کہ یکبارگی اوسمین عمل کرلیگا اور لوگ اوس پتہر سی ٹہوکر کہائینگی یعنی
اوسکی نبوت مین شک کرینگی اور گرینگی اور جب گرینگی چور چور ہوجاوینگی اور جب
چور ہونگی قید کیی جائینگی کیونکہ بہاگنی کی طاقت نرکہینگی پس رفتہ رفتہ حضرت
امام مہدی رض کی عہد مین تمام خلق و لشکر کا وہ مالک و مخدوم ہوجاویگا اور سب
اوسکی دین مین آجاوینگی پس ای پیغمبر اپنی دستاویزونکو لپیٹ رکہو اور سب
صحیفی انبیا کی سمیٹ رکہو کیونکہ جب وہ لشکرونکا مالک ظاہر ہوگا یہ سب منسوخ و متروک
ہوجاوینگی اور انکی کچہہ احتیاج نرہیگی اور اب مین اوسی لشکرونکی مالک کا جو بنی اسرائیل
سی روپوش ہوگا انتظار کرونگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور جو نبی اوس سی
پیشتر آنیوالا ہی جیسی زکریا و یحیی و عیسی وغیرہ سو اوسکا مین انتظار نکرونگا کیونکہ وہ
بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا اور مین انکی فعلونسی بیزار ہون پس اوسکا منتظر ہونگا
جو انکی جڑ اوکہاڑی اور انکا غرور مٹادی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت
اگرچہ عام ہی لیکن وہ اسرائیلی نہوگا بلکہ اسرائیلیونکی گہرانی سی نبوت چہین
لیگا اور اونکا غرور ڈہاویگا اور ۹ مین ہی ہماری لیی ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہی پر ہوگا اوسکی یہ نام ہونگی عجیب و مشیر اور مشورۂ
عظمی کا بادشاہ اور الٰہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ
اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزایش کا کچہہ انتہا نہوگا وہ داؤد کی تخت و سلطنت پر

ابتک سی لیکی ابد تک عدل و انصاف سی نظم و نسق کریگا انتہی سو نشان حکومت کا مہر
نبوت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شانہ پر تہی اور بادشاہ مشورت کرتی
اسواسطی کہا کہ حقتعالی نے ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مشورت کرنیکا
حکم دیا تہا کہ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ اور آلہ قوی سے قوی بالہ مراد
ہی اور اگر نصاری عیسی ع کو خدا کہین تو قوی و مسلط نکہہ سکینگی کیونکہ سلطنت اور غلبہ
اونکو حاصل نہین ہوا اور داود ع کی تخت سی مراد یہ ہی کہ وہ داود ع کی مانند ہم نبی ہوگا
ہم بادشاہ کما قال الملک و الدین توامان اور ابد تک ناظم رہیگا یعنی بلا واسطے
بہی اور بواسطہ تابعین کے بہی اور حضرت عیسی ع نی نہ عدالت کی نہ عالم کا نظم و نسق
اور ۲۵ مین ہی کہ مین اوسی بہیجونگا جو ایک ناپاک امت کو اور اون لوگونکو جن پر میرا قہر ہی
سزا دیوی اور مین اوسی حکم نافذ دونگا کہ لوٹ کا مال لیلی اور اونہین اسیر کری اور
کیچڑ کی مانند لتاڑی اور ۲۶ مین ہی کہ دروازہ کہولو تو راست باز آوین وہ جو
خدا پر اعتماد رکہتا ہی وہ جو اونچی بیٹہنی والونکو نیچی اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا
اور پست کرکی خاک مین ملا دیگا ہان صدیقون کی راہ عدل ہی ای خدا تو نی اور
قومکو کثرت بخشی ای میری قوم دیکہو خدا اپنی مکان سی چلا آتا ہی تو زمین کی باشندونکو
سزا دیوی انتہی یہ خبر عیسی ع کی نہین کیونکہ اگر عیسی ع خدا ہین کہ اپنی مکان سی چلی آئی ہین
تو اونہون نی زمینونکو سزا کیون نہ دی اور رنج کیون اوٹہایا اور قتل کیون ہوئی بلکہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر ہی اور مراد یہ ہی کہ خدا کا جلال آتا ہی اور قوم صادق
محمدی ہین اور حضرت عیسی ع نی ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روح الصدق
کہا ہی جنکی امتیونکا لقب صدیق ہوا اور سرکشونکو ہماری ہی حضرت صلی اللہ علیہ

یعنی ملک و دین دونو
جوڑیکا جوڑا ہی
۱۲ منہ

واآلہ وسلم نی نسبت کیا جو اسلام نلائی اونسی جزیہ لیا یا قتل کیا اور یہ امر اگرچہ احمق کو ظلم
معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت مین عدل ہے کما صرح بہ الحکماء فی کتبہم
اسیو اسطی حضرت اشعیاؑ نی فرما دیا کہ صدیقونکی راہ عدل ہی یعنی یہ سمجہو کہ سرکشونکو خاک مین
ملانا ظلم ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو خدا نی نہایت کثرت بخشی حقیقی
اولاد کو بہی یعنی ہاشمی سیدونکو اور علویونکو اور حکمی اولاد کو بہی یعنی امت کو کہ
اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ یعنی ہمنی تجہکو دی بہت سی اولاد و امت کہ اتنی کسی پیغمبر کو
نہین دی کہ مشرق سی لی مغرب تک آدمیونسی لی جنون تک تیری مطیع و منقاد ہوئی اور ۲۸
۲۹ مین ہی کہ کچہہ ایسی دیر نہوگی کہ لبنان ایک میوہ دار میدان ہو جاویگا اور اوسدن
بہری کتاب کی باتین سنین کی اور اندہی اندہیری مین دیکہین گے اور مسکین و محتاج خوش
ہونگی اور بدکار کاٹ ڈالی جائینگی سو بدکار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
مین کاٹی گئی اور عیسیٰؑ نی تو انجیل مین لکہا ہی کہ زانیہ کو بہی تعزیر ندی اور اندہی بہرے
عرب کی امی لوگ تہی کہ نیک بات نہ سنتی تہی اور بت پرستی مین رہا کرتی تہی اور
ایسی اندہی تہی کہ آپ کوئی اگلی کتاب پڑہ کر فی الجملہ ہدایت حاصل کرین
اور مسکینون سے مراد ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی اتباع ہین کہ
فرماتی تہی اَللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَالْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَان اور حضرت
عمرؓ کئی پیوند کا گدڑا پہنتی تہی اور کہتی تہی عجمیون کی طرح تنعم مین نہ پڑو اور حضرت علیؓ
کا ابو تراب خطاب تہا اور ۳۲ مین ہی کہ ایک بادشاہ راستی سی سلطنت کریگا
اور شاہزادی عدالتسی حکمرانی کرینگی اور ایک شخص آندہی سی پناہ کی جگہہ کی مانند ہوگا
اور ندی کی مانند خشک زمین مین اور سایہ کی مانند ماندگی مین بی لحاظ کا دل معرفت فہم

ہوگا اور الکن کی زبان سی صاف کلام نکلیگا انتہی بادشاہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
کہا اسواسطی کہ اپ سلطنت و نبوت کی جامع تھی اور شہزادی دوازدہ امام ہین اور
خلفای راشدین اور عیسی عم نی حکمرانی نہین کی اور نہ اولاد رکھتی تھی کہ وہ شہزادی
کہلاتی بلکہ بادشاہی کی لفظ سی ونکو انکار تھا چنانچہ انجیل مین ہی کہ اونہون نی
کہا میری بادشاہی یہانکی نہین اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مصیبت
زدونکی پناہ تھی يُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ اور آپ نی دعا کی کہ میری امت قبل قیامت
کی عذاب عام سی ہلاک نہو جسطرح اور انبیا کی عہد مین ہوا اور آپ کی طفیل سی
عرب کی اجکر معرفت فہم ہوگئی اور بیہودہ لوگونکی زبانسی توحید و تحمید کی باتین
نکلنی لگین اور ۳ ۱۳ اور ۵ مین ہی کہ خدا نی اونکی لیی قرعہ ڈالا ہی اور رسی ڈالکی
اونہین حصہ بانٹ دیا ہی سو وی ابد تک پشت در پشت اوسکی مالک ہونگی
او دا اس مکان اونکی لیی شادان ہونگی زمین افراط سی شکوفہ لاویگی لبنانکی
شوکت او سی بخشی جائیگی دیکھو تمہارا خدا سزا و جزا ساتھ لیی آتا ہی وسوقت اندہونکی
انکھین کھلینگے اور بہرون کی کان سنین گی پیاسی مین پانی کی چشمی ہونگی
وہان ایک شاہراہ ہوگی اوسکا نام پاکی کی راہ ہوگا بیوقوف بہی وسمین گمراہ
نہونگی وہان شیر نہوگا اور کوئی درندہ اوسمین جا نسکیگا انتہی کہتا ہون کہ مدت
تک بنی اسرائیل مین نبوت رہی اور بنی اسمعیل متاع نابرسان کیطرح پڑی رہی لیکن
حقتعالی نی عدل کی راہ سی رسی ڈالکر برابر برابر بی کم و کاست حصہ بانٹ دیا کہ
آخری زمانی کی نبوت و ولایت و ہدایت اونکو عطا کی سو وی پشت در پشت اس
حصہ کی مالک ہین کی جسطرح سالہا سال بنی اسرائیل مالک رہی تھی اور عیسی عم کی نہین

کیونکہ وہ تو بزعم نصاری کی ابن اللہ تھی اونکا ساجھی اور حصہ بٹانیوالا کون تھا اور
سوا اسکی وہ آپ بنی اسرائیل سی تھی جسطرح اور انبیا پھر حصہ باٹنی کی کیا معنی قول اوسکا
خدا جزا و سزا یعنی ایسی شریعت آویگی جو رحم و قہر کی جامع ہوگی بدکارون پر عقوبت
ہوگی اور نیکون پر رحمت ایسی عدل شرع کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیی اور کعبہ کے
حرم مین کوئی درندہ جا نہین سکتا چنانچہ مفسرین نی اور امام المحدثین مولانا عبد العزیز
نی بتصریح لکھا ہی اور تجربہ شاہد ہی اور امام مہدی رض کی عہد مین زمین خوب تازہ و سرسبز
ہوگی اور درندی اپنی درندگی چھوڑ دینگی کذا فی حدیث القیامۃ[۲۵] اور ۴۲ ہ مین ہی مین نئی
باتین بتاتا ہون صحرا و دشت اور صحرای کانو اور یہ جو قیدار مین ہی باآواز بلند خدا کی ثنا خوان
ہون خدا ایک بہادر کی مانند نکل کھڑا ہوگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا
وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا مین ازلسی چپ رہا اور آپ کو روکی گیا پر آپ مین زور زور
سی ٹھنڈی سانس لونگا پہاڑونکو اجاڑ دونگا اور اندہونکو اوس رستی سی لی چلونگا
جس سی وہ آگاہ نہین مین اندھیرونکو روشن کرونگا اور ٹیڑہی چیزونکو سیدہا انتہی قیدار
اسمعیل کی بیٹی کا نام ہی اور ظہور خدا جلال کی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد مین
واقع ہوا اور اندہی بنی اسرائیل و اسمعیل کے گمراہ لوگ تھی سو اونکو شرع محمدی پر چلنی کا
حکم ہوا جس سی وہ آگاہ نتھی حاصل یہ ہی کہ جب خلق نی بہت سر اوٹھایا اور شرع سی
بالکل منحرف ہوئی مینی محمدی شریعت اونکی واسطی معین کی تو جنگ و جدل سی ماری
جائین اور زبردستی راہ راست پر لائی جائین[۲۶] اور ۴۶ ہ مین ہی کہ مین اگلی وقتون کی
باتین جو ابتک پوری نہین ہوئی بتاتا ہون مین ایک عقاب کو یعنی اوس شخص کو جو
ایک بعید ملک سی آکر میری مصلحت کو پورا کریگا بلاونگا انتہی عقاب کا لفظ عیسی ع

ہی وسطی نہین اور بعید ملک مکہ ہی اور عیسیٰؑ تو اورشلیم سی ہوئی جہان اشعیاؑ اور اونکی امتی تہی
اور مصلحت خدائیتعالی کی یہ تہی کہ رحم وقہر دونو یکبارہ ظہور کرین اور ۴۹ مین ہی خدانی مجہی دور
سی بلایا مین ہنوز اپنی ما کی پیٹ مین تہا اور اوسنی میرا نام ذکر کیا اور میری دہن کو تیغ تیز کی
مانند کیا اور اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی مجہی چہپایا اور مجہی خدنگ درخشان بنایا اور اپنی ترکش
مین مجہی پنہان کیا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیری سبب محمود ہونگا انتہی اور بعضی نسخون مین ہی
مین خدا کی نزدیک محمد ہوا کہتا ہون مین اس جگہہ اشعیاؑ محمد کیطرف سی لوگون سی خطاب کرتی ہین
اور دور سی بلانیکی یہ معنی ہین کہ وہ اسرائیلیون سی جیسا معہود ہی مبعوث نہوگا اور پیش از
ولادت مذکور ہونیکی یہ معنی کہ اوسکی خبر اگلی صحیفون مین ہوگی اور زبان اوسکی نہایت
فصیح ہوگی امر ونہی مین کند نہوگی فاسقونکو اوس سی سوا کٹ جانیکی کچہہ نصیب نہوگا اور
وہ خدا کا حمایت کردہ ہوگا خلق اوسکو اور پیغمبرونکی مانند قتل نکر سکیگی جیسی زکریاؑ و
اشعیاؑ مقتول ہوئی باتفاق اور عیسیٰؑ بزعم نصاری وہ تیر مصقول ہی جسکا جہاد کہلی کہلا
عالم پر واقع ہوا اور وہ خدا کی سلاح خانہ مین محفوظ رہیگا شریر اوسی توڑ نسکینگی اور محمد
ومحمود وحامد واحمد سب ہماری حضرت کی نام ہین اور ۵۲ مین ہی ای صیہون اور یروشلیم
شاد ہو کیونکہ اگی کو کوئی نامختون ونا پاک تجہہ مین داخل ہوگا اور میرا خادم دانائی سی کامیاب
ہوگا وہ بالا وستودہ ہوگا وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگی اپنا موہنہ
بند کرینگی انتہی ملخصا اور اسکی موافق قرآن مین ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ
اللّٰہِ اَنْ یُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا
اِلَّا خَآئِفِیْنَ سو مفسرون نی لکہا ہی کہ نصاری آپ کو منصف جانتی تہی اور یہود کو
ظالم کہ اونہون نی حضرت عیسیٰؑ سی دشمنی کی اور یہی اونکو مانا سو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ

اور اوس سی ظالم کون جسنی منع کیا اللہ کی مسجدون مین کہ ذکر کیا جاوی وہان نام اوسکا اور دوڑا اونکی اجاڑنی مین ایسی لوگونکو لائق نہین کہ اون مین پیٹہین مگر ڈرتی ہوی ۱۲

روم کی نصرانیون نی یہود کی ضد سی بیت المقدس پر دہاوا کیا اور وہان کی باشندون
یہود وغیرہ کو اسیر و مقتول کیا اور یہود کی مسجدین اجاڑین سو یہ کیا انصاف ہی کہ یہودیونکی
ضد سی خدا کی مسجدین اجاڑین اور فرماتا ہی کہ یہ بہی لائق نہین کہ اوس ملک مین حاکم
رہین آخر اللہ تعالی نی وہ ملک شام مسلمانونکی ہاتہہ لگایا اور تفسیر حسینی مین ہی کہ
طیطوس رومی بیت المقدس پر چڑہ گیا تہا اور یہود کی احبار کو اوسنی قتل کیا تہا اور
ایک مسجد بیت المقدس کو جمع کی لفظ سی تعظیما ذکر کیا یا ہر قطعہ و موضع اوس سی
مسجد ہی یعنی محل سجدہ اور قول اوسکا ما کان لہم مراد یہ ہی کہ مسلمانونکی ایام ترقی
مین ترساوونکو مسلمانونکی ترس سی مسجد اقصی مین جانی کی قوت نہوگی کہتا ہون مین
دونو مصحفونکی وعدہ کی موافق ایسا ہی ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی رحلت سی چہٹی برس شام فتح ہوا اور ابتک اسلامیونکی قبضہ مین ہی اور صلاح الدین
کی عہد مین چند سال وہان نصرانیونکا دخل رہا تہا لیکن امن چین سی نرہنی پائی
تہی صلاح الدین اون بڑی دریی جہاد کرتا ہی رہا اور آخر کو اوسنی پانچ لاکہہ فرنگی
مارکر شام کو لی لیا تہا سو حقتعالی نی فرماتا ہی کہ یہ لوگ مسلمانونکو شام کی مسجدونمین
نماز پڑہنی سی کیا منع کرینگی یہ آپ ہی اوسمین نجانی پاوینگی مگر ڈرتی ڈرتی اور جب کہ
مکہ فتح نہوا تہا تب عرب کی مشرکین مسلمانونکو کعبہ مین نماز پڑہنی سی منع کرتی تہی
اسواسطی مساجد کا لفظ جمع سی بولا گیا یعنی دونو مقدس جگہونمین اسلام کا عمل ہوگا
اور نامختون اور کفار وہان دخل نپاوینگی اور یہانسی نامختونکی مذمت اور مختونکی تعریف
ثابت ہی ور نصاری باوجود اسکی ختنہ سی انکار رکہتی ہین اور ناانصافی سی مختونکی
مذمت کرتی ہین اور منتہی کلام نصاری کا اسی نصوص قطعیہ مین تاویل ہی کہتی ہین نامختون

وہ لوگ ہین جنکی دل دنیاسی مقطوع نہین ولیکن باتفاق عاقلونکی نص صریح کا تاویل کرنا
کج ادائی ہی اور سب مذہبونمین مذموم اور اگر ایسی ہی کھلی حکمونمین تاویل روا ہوتی تو ابراہیم
و یعقوب و داود و اشعیا وغیرہم علیہم السلام کاہیکو اپنا جیتا چمڑا کٹوائی اور لوگونکو
اسبات کا حکم دیتی اور تصریح حزقیال کی یہہ ہی ہی کہ سب فرزند غریب جنسونکی جنکی
دل غیر مختون ہین اور گوشت غیر مختون ہین میری قدسونمین داخل نہونگی یعنی مکہ مقدس
مین اور شام مقدس مین اور عبد و خادم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی
دانائی دوست دشمن پر آفتاب سی ظاہر تر ہی دہریی حکیم اور بہتیری فرنگی جو نبوت
کی قائل نہین کہتی ہین کہ سب جو نبی کہلائی حکیم تہی اور عیسیٰ بہی حلیم تہی لیکن محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اون سب سی دانا تر تہی اونکو تالیف قلوب کی ترکیب خوب معلوم تہی
اور جہاد و مشورت کا امر اونہون نی ایسا سوچ کر نکالا کہ ملک گیری کا تمام کارخانہ
اوسی پر وابستہ ہی پس ثابت ہوا کہ تمام خلق کی نزدیک ہماری حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی دانائی اور کمال ثابت ہی اور کیونکر نہو اوسی دانائی کا ایک شمہ تمام اہل
اسلام کو پہنچا ہی جنکی فضل و کمال و عرفان کا ثری سی ثریا تک شہرہ پڑا ہی پس اسقدر
فضل و کمال کا بی محنت حاصل ہوجانا ایک چیز مردہ امی آدمیکو جسی پڑہنا لکہنا نہ آتا
ہوا اور آغاز عمر سی انجام تک اوسنی جاہلون ہی مین اوقات بسر کی ہو بی شبہہ
خرق عادت تہی اور یہی خرق عادت اوسکی نبوت پر دال ہی اور عیسیٰ تو بزعم نصاری
کی عبد و خادم خدا کی نتہی بلکہ خود مخدوم و معبود تہی قول اوسکا ستودہ یعنی درجہ
و مرتبہ اوسکا علی و عالی ہوگا اور تمام خلق انجام کو اور اکثر آغاز و توسط مین اوسکی
تعریف کرینگی یہان تک کہ جب اوسکا نام خلوت و جلوت مین مذکور ہوگا سنی والی

بجمیع

بلیساختہ اوسکے تعریف کرینگی اور اوسپر درود بہیجینگے اسیواسطی خدانی اوسکا نام محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہا ہی اور ستودہ و محمد دونو لفظ مرادف ہین نصاب صبیان مین
ہی **شعر** محمد ستودہ مینین آنسوار بقرآن ثنا گفت ویرا خدای اور چاہی یون کہی
بصحف سماوی نیست ویرا ثنای قول اوسکا موہنہ بند کرینگی یعنی روی زمین کی بادشاہونکو
نہایت رعب و ہیبت سی اوسکے آگی بلکہ اوسکے ملازمونکی کی بات کرینگی تاب
نہوگی چنانچہ رسول روم عمرؓ کی آگی کانپتا تہا اور جی مین کہتا تہا **شعر** ہیبت
حق است این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست اور اشعیا کی ۵۴
مین ہی اری وبانجہ تو جو جنتی نہتی اب گیت گا کیونکہ خدا فرماتا ہی اجاڑ مکان کی بچے
سہاگن بیٹی کی بچون سی زیادہ ہین اپنی خیمی کی فضا کو وسیع کر اور اپنی مسکنونکی پردونکو
تان اور اپنی میخونکو خوب مضبوط کر اور اپنی طنابین خوب لمبی کر کیونکہ تو دہنی اور بائین
شکست دیتی پہریگی اور تیری نسل امتونکی وارث ہوگی اور ویران بستیونکو آباد کریگی
تو اپنی جوانی کی ندامت اور رنڈاپی کا ننگ کبہی یاد نکریگی کہ تیرا نجات دینی والا
خدا کہتا ہی کہ مینی تجہی ایکدم کی لیی چہوڑ دیا تہا اب تجہہ پر ابدی عنایت کرونگا یہ
نوح کی طوفان کا سا معاملہ ہی سو جسطرح تب مینی قسم کہائی تہی کہ زمین پر پہر کبہی
ایسا طوفان نہوگا اسیطرح اب مینی قسم کہائی ہی کہ تجہسی پہر کبہی آزردہ نہونگا پہاڑ ہل
جائینگی پر میری مہربانی مین جو تجہہ پر ہی فرق نپڑیگا انتہی ملخصا یہ ہاجرہ کو بشارت ہی
جو تمام عرب کی ماہی یہ لونڈی تہی نکالی ہوئی سبکی نظرونمین حقیر اور سہاگن
سی سارہ کیطرف اشارہ ہی جو بی بی تہی سو حقتعالی نی لونڈی پر رحم کیا اور
فرمایا کہ تجہہ پر تہوڑی دنونکا عتاب تہا اب خوشی کر تیری اولاد سارہ کی اولاد سی

زیادہ ہوئے اور تمام ملکون کے مالک ہوئے سو ویسا ہی ہوا کہ جب عتاب کی رات
سحر ہوئی اور بنی اسرائیل سے اقبال نے پشت دی اوسکے اولاد سے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جنہون نے راست وچپ کی بادشاہونکو شکست دی اور ملکونکے
وارث ہوئے اسمٰعیلیون کی اگلی دنونکی ذلت وندامت بھول گئی ابدی عنایت سے
سرفراز ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ میری امت عذاب عام سے
ہلاک نہو سو قبول ہوئی اور ۵۵ مین ہی کہ مین مستی ابدی عہد باندہونگا اور داؤدی تطمینی
رحمتین میسر کرونگا دیکھو مین وسے لوگون پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک
گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجھے نہین پہچانتین تیری پیچھے دوڑینگی
کیونکہ اوسنے تجھے ستودہ کیا ہی انتہی یہ خطاب محمدی امت سے ہی سو جسطرح خدا نے
داؤدؑ کو دنیا کی بھی بادشاہی دی اور دین کی بھی اسیطرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دنیا مین فرمانروا وحاکم بنایا اور جب تک قیامت قائم نہوگی اونکی حکومت وشوکت
نہ بگاڑیگا اور قیامت کے دن بھی اونپر رحمت کریگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سب امتون پر گواہ بناویگا بلکہ اونکی امت کو بھی یہ درجہ ملیگا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہے
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلق کا گواہ عام اس سبب سے
بناوینگے کہ اونکو اولین وآخرین کا علم عطا کیا تھا اور شرع اونکی متوسط ہی یعنی
سب شرعونکی اصول کی جامع ہی کیونکہ جو شریعت ہی دو حال سے خالی نہین یا جلالی ہی
یا جمالی سو آپ کی شرع مین دونوا موجود ہین پس جو اسپر عامل ہوگا وہ سب شرعونکا
عالم ہوگا بحسب عقل ومدرکہ اور حضرت عیسیٰؑ کی یہ خبر نہین ہوسکتی کیونکہ نصاری کی دینداری

روز

روز قیامت کو وہ آپ تخت پر بیٹھکر سبکا انصاف کرینگی چنانچہ پولوس کے مکتوبون مین
لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ گواہی کی درجہ سی اور اوس سے بڑا فرق ہی اور وہ گروہ جسکی آ اسلیے
نہ پہچانتی تہی بنی اسمعیل ہین کہ اوسوقت مین بسبب ضعف وادبار کی ان پوچہی سی تہی یعنی
لوگ اونہین جانتی تہی لیکن بیگانہ کیطرح اونکی قدر نکرتی تہی اور تجہی دوڑنی سی مراد یہ ہی کہ
وی اگرچہ نئی شرع پاوینگی لیکن تیری نیک خصلتین سب سیکہینگی کیونکہ خدانی تجہی ستودہ
و محمد کیا ہی پس وہ بہی تیری خو بو سیکہکر نیک ہونگی اور اونکا سردار بہی تیری روش
اختیار کرکی مصطفی و محمد ہوگا اسی معنی مین ہی اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ اور اس قول مین اشارہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بہی بتا دیا ہی
اور یہ بہی ایکطریقہ بتانیکا ہوتا ہی کہ اثنای کلام مین مطلوب کا نام لیجاتی ہین جسطرح
کہین ایک میوہ خربوزہ کی سی بو رکہتا ہی اور اکثر پختگی کی وقت پہوٹ جاتا ہی اور ۶۰
مین ہی اُٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خدا کی جلال نی تجہپر طلوع کیا بعد از
انکہ تاریکی زمین پر چہا جائیگی خدا تجہپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال جلوہ کریگا عوام و
بادشاہ تیری روشنی مین چلینگی سبکی سب جمع ہوکر دور دور سی تیری طرف
آوینگی اونٹونکی قطارین اور مدیانی وایفائی ساندنیان تیری گرد بیشمار ہووینگی
قیدار کی ساری گلی اور نباوٹ کی ساری مینڈہی تیری خدمت کرینگی اور مین اپنی شوکت
کی گہر کو ستودگی بخشونگا جزیری اور ترسیس کی جہاز ابتدا مین میری راہ تکینگی کہ
تیری بیٹونکو سونی روپی سمیت دور سی خدا کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنے تجہی
ستودہ کیا اجنبیونکی بیٹی تیری دیوارین اوٹہاوینگی اور اونکی بادشاہ تیری خدمتگذاری
کرینگی کیونکہ مینی قہر سی تجہی مارا تہا پر آخر رحم کیا سو تیری دروازی نت کہلی رہینگی تاکہ لوگ

وہ لوگ ہین جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ

عواموں کی فوجونکو تیری پاس لاکر حاضر کرین جو گروہ و مملکت تیری خدمتگذاری نکریگی
برباد ہوگی لبنان کا جلال تیری پاس آویگا اور صنوبر و شمشاد و بقس اکہٹی ہوکی
تیری پاس آوینگے تامین اپنی گذرگاہ کو آراستہ و جلیل کرون سب تیری حقارت
کرنیوالی تیری سامنی آپ کو خم کرینگے اور خدا کا شہر اور اسرائیل کی قدوس کا صیہون
تیرا نام رکہینگی اوسکی بدلی کہ تو متروک و مبغوض رہی مین تجہی شرافت دائمی
دونگا اور بہت سی پشتونکا سرور بناؤنگا آگی کو کبہی تیری سرزمین مین ستم کی
صدا نہ سُنی جائیگی اور تیری سرحدون مین خرابی و بربادی نہوگی تو اپنی دیوارونکا نام
نجات اور دروازونکا نام ستودگی رکہیگی تیری تمام لوگ صدیق ہونگی اور ابد
تک زمین کی وارث ہونگی میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتہہ کا کام تاکہ مین
ستودہ ہوون ایک چہوٹی سی ایک ہزار ہونگی ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہونگی
مین خدا اوسکے زمانہمین یہ سب جلد کرونگا انتہی ملخصًا یہ مکہ کیطرف خطاب ہی
اور دلیل روشن دیکہو کہ چہہ سو برس وحی کا آنا موقوف رہا اور جہالت کا اندہیرا
عالم مین پہیل گیا تب خدایتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرکی اپنی نور سے
مکہ کو درخشان کیا وہی نور عوام و خواص کا رہنما ہوا مکہ شہر جامع بنگیا چارون
طرف سے خلق سمٹ کر اوسمین آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتہہ ایمان لائی
اب بہی دور دور ملکونسی ہر قسم کی آدمی ہر سال حج کی واسطی اوسمین جمع ہوتی ہین
بہلا یہ رتبہ اور شلیم کو کہان حاصل اور اونٹونکی افراط مکہ مین اسقدر ہی کہ اور ملکومین
نہین عرب اونہین کا گوشت کہاتی ہین اونہین کا دودہ پیتی ہین اونہین کی بالون سے
قبائین اور نمدی ور قالین وغیرہ بناتی ہین اونپر سوار ہوتی ہین اور بوجہہ بہی لادتی ہین

اسی سبب سے اصحاب تجربہ کہہ گئے ہین کہ عرب کا تمام کاروبار اونٹ سے ہی اور ہند کا
بیل سے اور ایران کا خچر سے اور مدیان ابراہیمؑ کی بیٹی کا نام تھا جو قطورا سے پیدا
ہوا تھا اور ایفا مدیان کا بیٹا تھا سو اون دونونے اپنے نام سے دو شہر آباد کیے اور
بناوت اسمعیلؑ کی پہلی بیٹی کا نام تھا اور قیدار دوسرا یہ سب کتاب پیدایش کے
٢۵ مین ہین سو ان دونو کی ساری گلے اور مینڈہے یعنی تمام اولاد جابجا سے مکہ مین
آکر جمع ہوئی اور اوسکے خادم و مجاور بنے اور جو مکان کہ ایسا محمود و متبرک ہو ظاہر
ہی کہ اوسکے خادم بھی محمود ہونگے پس ثابت ہوا کہ اسمعیلیونکو آخر زمانہ مین رتبہ ملیگا
سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین ملا کیونکہ آپ سے آگے تو اسمعیلی بیشک متروک
و حقیر تھے اور خدا کی شوکت کا گھر مکہ ہی کہ بیت اللہ کہلاتا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی ولادت سے پیشتر بموجب اخبار انبیای سابقین کی شام و فارس وغیرہ کی لوگ
منتظر تھی کہ کب مکہ جمال احمد سے روشن ہو اور ہم اپنا مال و متاع لیکر اوسمین جا بسین
قول اوسکا ستودہ کیا یعنی لوگ اس سبب سے تیرا انتظار کرینگے کہ خدا نی
تجھے محمد کیا ہی یعنی ایکمرد ستودہ و محمد تجھمین پیدا ہوگا اور تجھے آباد کریگا اس سبب سے
تو بھی ستودہ و محمد ہوگا گویا تیرا نام بھی ہی تو ملک محمد ہی جسطرح شہر مداین مداین
ابن ابراہیمؑ کی آباد کرنی سے مداین کہلایا اور غالب یہ ہی کہ خطاب محمد صلی
اللہ علیہ کیطرف ہو کیونکہ بستی کی پکارنی سے بستی کی لوگونکا پکارنا منظور ہوتا ہی
چنانچہ اس صحیفہ مین بھی جابجا ہی کہ ای اورشلیم نافرمان نہو ای صیہون تو ایسا کر
ابیل پر افسوس ہے وغیر ذلک اور مکہ کی سب باشندونسے بھی افضل وہ ہی جسکی باعث مکہ نی
عظمت و شہرت و ہدایت پائی سو وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین پس خطاب انہین کو

ہوگا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ اس سبب سی تیرا انتظار کرینگی کہ خدانی تجھی
ستودہ و محمد کیا ہی یہان تک کہ خلق و خالق سب تجھی محمد محمد کہکر پکارتی ہین اور اجنبیوں سی
مراد بنی اسمعیل ہین اسواسطی کہ اشعیا کی وقت متروک و بیگانہ تہی یا بنی اسرائیل اسواسطیکہ
مکہ قدیم سی اسمعیلیونکا مسکن تہا پس اسمعیلی اوسکے آشنا ہوئی اور اسرائیلی
اجنبی اور بلا شک ثابت ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عہد سی آج
تک کروڑون اسرائیلی بہی ایمان لائی ہین اور کعبہ کو مہدی بن منصور وغیرہ خلفای عباسیہ
نی اور اور بادشاہون نی نفیس چیزونسی زینت دی تہی اور رونق بالسد ہر سال مال
فراوان وہان بہیجا کرتا تہا یہان تک کہ اوسکے عہد مین حرمین محترمین مین کوئی سائل
و مفلس نرہا تہا اور زبیدہ نی حرم کی راہ مین حوضین اور باولیان بنوائی تہین اور
لاکہون اشرفیان مکہ کی راہ مین خرچ کی تہین اور شاہ جہانی وہان پانچ لاکہہ روپی
بہیجی تہی اور ہارون و عالمگیر و اکبر وغیرہ بہی مال وافر وہان بہیجا کرتی تہی چنانچہ تاریخ
الفی و تاریخ مظفری و جام جہان نمای ناصری مین مسطور ہی اور مکہ ایک شہر ہی لنباچوڑا کہ پہاڑ قلعہ کے
مانند اوسکے گرداگرد واقع ہین اور باوجود اس احاطہ کی آٹہ سو سولہ سن ہجری مین سید حسن بن
عجلان نے تین طرفسی اوسمین شہر پناہ کی دیوار بنوادی ہی اور پہاڑ جو اوس شہر کو گہیری ہین وہین ایک
بو قبیس دوسرا قیقعان قول اوسکا تہر سی مارا تہا یعنی اگلی زمانہ مین تو متروک پڑا رہا تجہہ مین تین پکہی
رہین تجہہ پر نبوت کا آفتاب نہ چمکا خدا کی توجہ اور شلیم کیطرف ہی لیکن آخر خدا نی تجہہر مہر کر
اور اورشلیم سی تجہی افضل بنا دیا ہمیشہ تیری دروازی کہلی رہتی ہین شب و روز زن و مرد تیرا
طواف کرتی ہین سو جیسا فرمایا گیا تہا ویسا ہی ہوا بلکہ وہ مکان جو کعبہ سی ایک گونہ مشابہت
رکہتی ہین معظم ہوگئی یعنی مسجدین کہ اونمین پانچون وقت نیکو کی کثرت رہتی ہی خصوصا رمضان مین

اور مسجدونکی دروازی ہماری شرع مین کبھی بند کرنا نہین واگر خوف کی زمان و مکان مین
قول اوسکا عوام کی فوجونکو یعنی غازی لوگ عوام کی فوجونکو تیغ کی زور سی مسلمان کرکر تیری
پاس پہنچتی ہین اور عالم و واعظ خلق کو سمجھا سمجھا کر حج کیواسطی تیری طرف روانہ کرتی ہین
اور عشق و محبت عاشقونکو اور حوائج و مطالب حاجتیونکو خواہی نخواہی تیری طرف گھسیٹ
لاتی ہین جو گروہ تیری خدمت سی مونہہ موڑتی ہین برباد ہوئی ہین چنانچہ ابرہہ یمن کی
حاکم نی چاہا تہا کہ اپنی بڑی بڑی ہاتہو سی کعبہ معظمہ کو ڈہا دیوی سو حقتعالی نی چھوٹی
چھوٹی پرندونسی اوسی ہلاک کروایا چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ
الْفِيلِ اور دیکھنی کی لفظ مین اشارہ ہی کہ خبر متواتر کا سننا دیکھنی کی برابر ہی کیونکہ
دونو مین شبہہ نہین رہتا اور یہ حال ایسا تہا کہ لاکھون نے انکہون دیکھا تہا اور وہ
کنکریان جنسی اصحاب فیل ماری گئی تہی صحابیون کی عہد تک موجود تہین اور ربک مین
اشارہ ہی کہ خدا کی پرورش و عنایت جو تیری کامل کرنیمین مصروف تہی اوسی
نی غیبی مدد سی ابرہہ کو ہلاک کیا اور یہ امر تیری ہی واسطی واقع ہوا اور اسی سبب سی
جب تو لشکر لیکر مکہ پر چڑہا تیری پروردگار نی تجہی فتح دی اور کسیطرح کی مزاحمت غیب
سی نہوئی اور لبنان ایک پہاڑ ہی شام مین اور شام کا ملک متبرک ہی کیونکہ تمام
اسرائیلی پیغمبرونکا مسکن رہا سو شعیا فرماتی ہین کہ ای مکہ جو عظمت لبنان کو حاصل تہی
تجکو ملیگی یعنی نبوت شام سی اوٹھہ کر تجہہ مین آویگی قول اوسکا صنوبر و شمشاد یعنی مکہ مین
درخت و سبزہ کثرت سی ہوگا سو فی الواقع اوسمین قسم قسم کی نباتات ہین وہانکی درخت
و سبزہ کو کوئی کاٹتا اور کہاڑتا نہین اور درختونکی پتی بہی کوئی توڑتا نہین مگر اذخر و سنا
کو بضرورت دوا اور شاید کہ صنوبر و شمشاد و بقس سی قسم قسم کی آدمی مقصود ہون قول

اوسکا اسرائیل کی قدوس کا صیہون یعنی خدا کا پہاڑ مراد جبل عرفات ہی یعنی
اورشلیم مین تو صیہون مقرر ہی لیکن ای مکہ تیرا پہاڑ خدا کا صیہون کہلاویگا اور
اسرائیل کا لفظ عظمت ظاہر کرنیکی واسطی ہی یعنی وہ خدا جسکی اسرائیل نی تقدیس
کی ہی سو وہ جب تجھی نوازیگا تو بہی اوسکی تقدیس کریگا اور قول اوسکا تو متروک و
مبغوض رہی اسپر دال ہی کہ خطاب مکہ سی ہی کیونکہ اورشلیم مبغوض نہین رہی خصوصًا
اشعیا کی وقتمین کہ نہایت محبوب تہی اور کعبہ کی ایک دروازیکا نام باب السلام ہی
یعنی نجات وسلامتی کا دروازہ اور کعبہ کی اوپر سی دوسری طرف کو پرندی اوڑکر
نہین جاتی بلکہ جب برابر پہنچتی ہین مڑکر اور طرفسی نکل جاتی ہین اور کوئی درندہ اگر کسی
جانور کی پیچہی دوڑتا ہی اور وہ جانور حرم کی حد مین داخل ہو جاتا ہی تو درندہ بہی پہر جاتا
ہی اور حرم مین نہین گہستا صرح بہ العلامۃ عبد العزیز المحدث رح اور زیادہ شرح اس
قول کی اور کعبہ کی تعریف اگر دریافت کرنا منظور ہو تو صولۃ الضیغم مین دیکہو اور ۶۱
مین ہی کہ خداوند کی روح مجہہ پر ہی اوسنی مجہی مسیح کیا تا مین حلیمونکو بشارت دون
اور دل شکستونکو دلاسا اور اسیرونکو چہڑاون اور خدا کی مقبول سال کا اور اوسکی
انتقام کی روز کا اشتہار دون انتہی کہتا ہون یہود جب کسیکو بادشاہ بناتی
تہی اوسوقت کا پیغمبر روغن قدس جو ہیکل مین مستعمل ہوتا تہا اوسکی بدن پر ملتا تہا اور
اوسکو سب مسیح کہتی تہی یعنی ممسوح بروغن قدس اور داود ع نی شاؤل کو کئی جگہہ مسیح
الرب کہا ہی کما فی صحیفۃ صموئیل اور ایک مرد عمالقی نی داود سی کہا کہ مین نی شاؤل
کو مار آیا داود ع نی فرمایا کہ اسنی خدا کی مسیح کو قتل کیا اسی بہی قتل کرو اور بعضی پیغمبرونکا
بہی یہ لقب ہوتا تہا چنانچہ زبور کی ۲ مین داود کو مسیح کہا ہی اور سفر ثانی صموئیل کی

۲۲ مین ہی کہ اللہ نی اپنی مسیح داؤد کو نعمت دی القصہ اشعیا فرماتی ہین کہ مین خدا کا
مظہر ہون خدا نی مجھی مسیح کیا ہی تو خدا کی مقبول سال کی خبر اور خدا کی روز انتقام
کی خبر خلق مین مشہور کرون سو واقعی اونہون نی ایسا ہی کیا تمام صحیفہ اونکا ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر سی مشحون ہی اور سال مقبول ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال ہی جسی عرب عام الفیل کہتی ہین کیونکہ اوس
سال مین مکہ کی مقبولیت ظاہر ہوئی اور اوسی سال سی خدا کا انتقام بھی ظاہر ہو چلا
کہ ابرہہ پر آسمانی بلا نازل ہوئی بعد ازان جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج
ہوا تب بخوبی خدا کی دشمنون سی انتقام لیا گیا پس یہان انتقام کا لفظ اسپر دلالت کرتا ہی
کہ یہ خبر حضرت عیسیٰؑ کی نہین اور نصاری اس قرینہ سی آنکھہ چھپا کر لفظ مسیح و لفظ روح
اللہ کی قرینہ سی کہتی ہین کہ یہ خبر عیسیٰؑ کی ہی گویا اشعیاؑ اونہین کی زبان سی گویا ہین
سو اس تقدیر پر بھی ہمارا مطلب ثابت ہی کیونکہ عیسیٰؑ فرماتی ہین مین روح اللہ ہون
خدا نی مجھی مسیح کہا تا خدا کی مقبول سال کی خبر اور اوسکے روز انتقام کی خبر خلق
کو پہنچاؤن پس مقبول سال بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظہور کا سال
ہوگا اور روز انتقام اونکی عروج کا روز اور عیسیٰؑ مبشر و مژدہ گو ہونگی اور فی الواقع
اونہون نی محمدی ظہور کی بشارت دی ہی چنانچہ بیان کرینگی ہم انشاء اللہ تعالی اور
یہ بھی ۶۱ مین ہی کہ خدا کی حمد کیجائیگی وی پرانی اجاڑ شہرونکو بساوینگی پردیسی کھڑی ہونگی
اور تمہاری گلی چراوینگی پریشانی کی بدلی وی اپنی قسمت سی خوش ہونگی اونہین دائمی
شادمانی ہوگی مین سچائی سی اونکی کامونکو آراستگی بخشونگا اونکی نسل لوگون مین
مشہور ہوگی اور سب کہینگی یہ وہ نسل ہی جسی خدا نی برکت بخشی خدا راستی دوستونکی کو تمام

عوام کی سننی لگا وہی گاہتی خدا کی حمد کرنیوالی شادی وغم مین جو الحمد للّٰہ علی کل حال کہا کرتی ہین
اور امتہ احمادون اونکی شان مین ہی سو محمدی لوگ ہین اونکی پیشوا کا یہی طریقہ
تہا وہ محمد تہا یکبیسیم تب تو فتح پا کر محمد ہوا اور حضرت عمر و عثمان و خلفای عباسیہ نے
قدیم شہر ونکو آباد کیا پر دیسی لوگ بنی اسمعیل ہین اور اسرائیلی سردارون اور ہیونکی گلی
اونکی رعایا اور راستین ہین کہ بنی اسمعیل اونکی اولاد کی شبان و راعی ہی یعنی نبی و امام
و حاکم او رنسل متبرک دوازدہ امام ہین یا سب سادات یا تمام اہل اسلام اور راست
و دستوہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور ۶۵ مین ہی ہین اونہین ملا ہون
جہنون نے مجہی مانگا اونہون نی مجہی پایا جہنون نے نہ ڈہونڈہا مینی ایک گروہ کو جسنی میرا نام
نلیا کہا میری طرف دیکہہ میری طرف دیکہہ کیونکہ مین ایک سرکش جماعت کی لیی تمام
دن اپنی ہاتہہ پہیلائی رہا جو اپنی ہوای نفس کی پیرو ہین بری راہ چلتی ہی وہی جماعت جو
میری مونہہ پر مجہی ہمیشہ غصہ دلاتی ہی اور شیاطین کی مذبحون پر خوشبو جلاتی ہی
جو مقبرون مین بستی ہی اور سورونکا گوشت کہاتی ہی اور نفرتی ناپاک چیزون کا
شوربا اونکی باسنونمین ہی اہتی یعنی عرب کی لوگ کہ بیشتر خدا کی طالب نہتی اور اسکی
ذات و صفات سی بحث نکرتی تہی بلکہ وُدّ و سُواع و یَغوث و یَعوق و نسر و لات
و منات و مناف و ہبل و عزی کی پیچہی اپنی اوقات رایگان کرتی تہی سو خدا کی فضل
نی اونہین دم مین فرش سی عرش کو پہنچا دیا اور یوبانیونکی خبر یہ نہین ہو سکتی جیسی نصاری
گمان کرتی ہین کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی ذات و صفات سی بحث کیا کرتی تہی اور خدا کی طالب
رہتی تہی الٰہیات مین اونکو کمال توغل تہا اور دوسرا فرقہ جسکی مذمت مذکور ہی سو نصاری ہین
اپنی نفس کی خواہشون پر عمل کرتی ہین کہ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس اور

مقبرونمین بستی کی یہ معنی کہ وُہ اکثر اوقات اپنی پیغمبرونکی مقبرون پر عبادت کی واسطی رہا کرتی ہین
اونکا دل وُہین بستا ہی وُنہون نی مقبرونکو عبادتگاہ بنایا ہی چنانچہ ہماری حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہی خبر دی ہی کہ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ولیکن جو ان اوصاف مذکورہ مین یہود وغیرہ بہی شریک
تہی اسواسطی کہل کر بڑی پہچان بتادی کہ وہ لوگ سور کا گوشت کہاتی ہین سو نصاری
برملا سور کہاتے ہین اور گدہیونکا دودہ لڑکونکو پلاتی ہین اور عتقاد رکہتی ہین کہ کوئی چیز
بذاتہ ناپاک نہین یہانتک صاف انکی گمراہی ظاہر ہی لیکن یہ نہین سمجہتی اور کسی طرح سنتی نہین
اور سمجہتی نہین انکی دل تو مردہ ہین کہ انکی بدنونکی قبرونمین مدفون ہین بہلا مردی بہی کہین بات سنکر مانتی ہین
قرآن فرماتا ہی مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب خبر شعیا
کی یہ لوگ قبرونکی سنتی (تو نہین سنا سکیگا قبر مین پڑون کو ۱۲) والی ہین تیری بات سنکر یہ ہرگز اطاعت نکرینگی اور صحیفہ
حیقوق کی ۳ مین ہی کہ قدوس کوہ سایہ دار سی آویگا آسمان اوسکی فضیلتو نسی اور زمین
اوسکی تسبیح سی بہر جائیگی قرون اوسکی ہاتہ مین ہونگی اپنی قوت سی مضبوط دوستی وضع کریگا کہڑا
ہوگا تو ہل جائیگی زمین نظر کریگا تو گل جائینگی متین پہاڑ ہل جائینگی اور پرانی ٹیلی ڈہ جائینگی وے
رنج وتعب کی عوض اپنی بدی سلکونکو دیکہینگی اہل مدین کی زمین اور حبشیونکی گہر ہل جائینگی
کیا نہرونمین تیرا زجر وغضب ہی ای رب یا دریا مین تیرا کوچ ہی کیونکہ تو گہوڑون پر سوار
ہوگا اور سوار تیری نجات ہی تو اپنی کمانونکو تیرون پر پڑہاویگا خدا کہتا ہی پانیونسی زمین
شق ہوگی متین تجہی دیکہینگی وی پانیونکی سر پر راہ چلینگے تو اپنی تیرونکی اور ہتیارونکی
روشنی مین چلیگا تہدید سی تو زمین کو قلیل کریگا اور غضب سی امتونکو پست کریگا تو
اپنی گروہ کی نجات کیواسطی نکلا تو نی گنہگارونکی سرون پر موت رکہی اور گردنون پر

لعنت کری خدا یہود و نصاری کو کہ انہون نی اپنی پیغمبرونکی قبرونکو مسجد بنایا ۱۲

طوق یعنی توانایون کی سر کاٹی اور دریا پر اپنی کہوڑی سوار کرائی انتہی ملخصاً سو کوہ
سایہ دار جبل فاران ہی اور قرون سی مراد اہل قرون و اہل زمان ہین کہ اونکی مطیع ہونگی یا
قرن بمعنی شاخ کی ہی یعنی تیغ اور دونون امر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صادق ہین
اور عیسیٰؑ پر صادق نہین اور وضع محبت سی تالیف قلوب مقصود ہی ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی رعب سی ملک فتح ہو گئی کہ نصرت بالرعب اور حضرت عمرؓ و علیؓ کی
رعب سی خلق کو لرزہ تہا اور تمام قلعی اور پرانی بتخانی ڈہائی گئی اور عیسیٰؑ کی وقت مین یہ کچہہ
نہین واقع ہوا وہ تو فقیری بانا رکہتی تہی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اور اونکی
قوم نی جو رنج و تعب کہینچی تہی اوسکی عوض مین ہمیشگی کی راحتین اونہون نی دیکہین رنج کہینچنا
یہ تہا کہ اسمعیل نی باپ کا ورثہ نپایا اور اونمین نبوت نہوئی اور سالہای دراز متروک
پڑی رہی اوسیکی بدلی ہمیشہ کی سلطنت پائی اور حبش و مدین پر بہی غالب ہوئی چنانچہ
نجاشی حبشہ کا بادشاہ کہ نصرانی تہا ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سامنی
ہی ایمان لی آیا تہا اور گہوڑون پر سوار ہونی سی مراد جہاد ہی جس سی تمام عالم کو فیض
پہنچتا ہی اور نجات ملتی ہی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس بہت گہوڑی
تہی چنانچہ نام اونکی روضۃ الاحباب وغیرہ مین مذکور ہین اور عیسیٰؑ کی پاس ایک ہتہیار
اور ایک کہوڑا بہی نتہا لکّی کی نالول تکوّناہ ان لکّی کہان پائی تہی اور کمان کا لفظ
ابرو کی اشارہ سی کہتا ہی کہ وہ بنی اسمعیل کی اولاد سی ہوگا اور تیر انداز ہوگا اور عیسیٰؑ
نی کبہی کمان چہوئی نہین اور ہتہیارونکی روشنی مین چلنی سی مراد یہ ہی کہ تیغ کی زور سی کشور
ستانی کریگا یا مبالغہ ہی یعنی اتنی چمکتی ہوئی برق سی ہتہیار تیری سامنی چلین گی کہ
زمین روشن ہو جائیگی اور اکیلی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاس دس تلوارین تہین

ٹہ اونمین سی ایک کا نام ذوالفقار تہا اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
اپنی گروہ اسمعیلیونکو ریخ وضلالت سی نجات دی اور حضرت عمرؓ کی عہد مین ہزارون
مسلمانون نی دریای زخار مین گہوڑی ڈال دی اور پار اترکر پارسیونکو شکست دی آیۃ
اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس ایک یمنی گہوڑا تہا کہ اوسکا بحر نام تہا اور
صحیفہ یوشعؑ کی ۲ مین ہی کہ مین غیر مرحوم پر رحم کرونگا اور مین قوم غیر کو اپنی قوم کہونگا
اور جو محبوب نہین اوسی محبوب کہونگا سو رومیہ مین ہی کہ یہ خبر عیسیؑ کی ہی کہتا ہون مین
حضرت عیسیؑ تو بنی اسرائیل سی داود کی اولاد مین تہی غیر قوم کہان سی ہوئی اور غیر قوم پر
مبعوث بہی نتہی اونہون نی تو آپ متی کی ۱۵ باب مین فرمایا ہی کہ مین سوا اسرائیل کی گہرانیکی
گوسپندونکی جو گم شدہ ہین کسی پاس نہین بہیجا گیا اور یہ بہی متی نی لکہا ہی کہ ایک سریانی
عورت نی عیسیؑ سی آکر کہا کہ میری بیٹی کو چنگا کر دے عیسیؑ نی کہا مین صرف بنی اسرائیل کی شفا دینی کو
آیا ہون جو خدا کی دوست ہین اور لڑکون سی روٹی لیکر کتون کی آگی ڈالنا نہین درست اور
پولوس نی جب یونانیونکو دعوت کرنا شروع کیا تب یہود نی کہا کہ عیسیؑ تو صرف اسرائیلیونکی
واسطی مبعوث تہی پہر تو کیون اورونکو دعوت کرتا ہی تب اوسنی کہا خدا قادر ہی کیا
مٹی کمہار سی کہہ سکتی ہی کہ تو مجہی کس لیی بناتا ہی اور پہر کس لیی توڑتا ہی یعنی عیسیؑ اگرچہ صرف
اسرائیلیونکی شفا دینی کی واسطی آئی تہی لیکن اگر خدا غیر اسرائیلی کو بہی اوسنی فیض پہنچاوی
تو کیا عجب یہان سی معلوم ہوا کہ اگر عیسیؑ کی عموم رسالت پر کوئی نص ہوتی تو پولوس جوابدہی
مین ادہر اودہر بہٹکتا نہ پہرتا اور اوسکے جواب مین جو کچہہ ضعف و نقصان ہی عاقلونپر
ظاہر ہی علاوہ اسکی پولوس کا کلام اسپر دال ہی کہ غیر قوم کو بہی دعوت جائز ہی لیکن
وجوب دعوت غیر اسرائیل پر مفہوم نہین ہوتا اور قرآن مین عیسیؑ کی ذکر مین ہی و رسولا

الی نبی اسرائیل اور اگر زیادہ تشریح اس مقام کی منظور ہو تو براہین سابا طیہ دیکھو اور صحیفہ ملاخیا کے
نبی اسرائیل کے تھے ۱۲
۳ مین ہی ہان مین اپنا فرشتہ بھیجونگا وہ دیکھیگا راہ میری سامنی کی اور اچانک خدا کی
ہیکل مین آویگا وہ ملک عدل جسکی تم چاہتی ہو ہان آویگا پھر کون ہی کہ اوسکی آنیکی
دن صبر کریگا اور کون ہی کہ اوسکی ظہور مین ثابت رہیگا اس لیے کہ وہ آتش کی مانند
داخل ہوگا اور غسالونکی کیسی اور جونی کی مانند اور کہریا مین ڈالکر سیم و زر کی مانند صاف کریگا
پھر فرماتا ہی مین تمہاری نزدیک کرونگا حکم اور ہونگا مین شتاب جلدی کرنیوالا ساحرون اور
فاسقون اور جہوٹی قسم کہانیوالون اور ظالمون پر اوسدن مین لوگونکو راضی کرونگا وہ
لوگ جو کبر و اسطی ہونگی اور عدل و ستم و عابد و غیر عابد مین لحاظ کرینگی انتہی خدا کا ہیکل کعبہ ہی
جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ آئی یا بیت المقدس جسمین آپ کی اتباع و
اصحاب و اولاد و بعض ازواج آئی اور آپ کا دین و مصحف وہان شایع ہوا اور عدل کا
فرشتہ پایا دشاہ ہونا عیسیٰؑ پر صادق نہین پس معلوم ہوا کہ وہ نبی موعود محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہین جنکی ظہور کا دن کڑا ہی اور عدل و ستم مین فرق کرنیوالی حضرت عمرؓ
ہین جنکا لقب فاروق تہا اور حضرت علیؓ کہ اقضاہم علیؓ اونکی شان مین ہی
یعنی سب سے زیادہ فیصلہ کرنیوالا علی ہی ۱۲
اور فرشتہ بمعنی رسول کی ہی اصل اسکی فرشتہ تہی یعنی فرستادہ اور ملک بھی الوکہ
سی ماخوذ ہی بمعنی پیغام کی اور فرشتہ اس جگہہ اپنی حقیقی معنی مین نہین کیونکہ ہمیشہ آدمی
ہی پیغام لیکر آیا کیی ہین اور مرقس نی بھی ایک جا عیسیٰؑ کو فرشتہ کہا ہی لیکن یہ خبر عیسیٰؑ
کی نہین کیونکہ آتش کی سی گرمی اور خلق کو بوتہ مین ڈالکر زر کی طرح بغش کرنا اور سحرہ و
فسقہ کو سزا پہنچانا اون سے ظاہر نہین ہوا اور صحیفہ صفونیا مین ہی کہ انسان و بہایم و پرندہ
دما ہی فنا ہونگی اور منافق لوگ ضعیف ہونگی اور گنہگارونکو مین روی زمین سی اوکہاڑ

دونکا اور اپنا ہاتھہ یہودا پر اور سب اورشلیم کی باشندون پر دراز کرونکا اور اس موضع سے
بتونکی نام اور کاہنون کی اور جو لوگ آسمان کی لشکرونکو سجدہ کرتی ہین اونکی نام اور جو لوگ
بادشاہونکی قسم کہاتی ہین اونکی نام اور خدا سی موہنہ موڑنیوالونکی نام اور جو لوگ خدا کی واسطے
خاص نہین ہوتی اونکی نام مٹادونکا پہر فرماتا ہی کہ مین اوسدن اورشلیم کو چراغ لیکر
ڈہونڈہونکا اور اون لوگون پر جو زریل کا مونمین اولجہی ہین حکم کرونکا پہر فرماتا ہی
اونکی قوت کہٹادونکا اور اونکی گہر ہلاک کردونکا وہ گہر بناوینگی ور رہنی نپاوینگی
انگور بووینگی اور شراب پینی پاوینگی اسواسطیکہ خدا کا بڑا دن قریب ہی اور اوس دنکی آواز
کڑوی ہی اور سخت وہ دن قوی ہی اور تنگی وسختی کا دن اور اندہیری اور بدلی کا دن
اور ڈرنکی اور انسنگی کا دن بلونتی شہرون پر اور بلند زاویون پر مین آدمیونکو تنگ
کرونکا وہ اندہونکی طرح چلینگی کیونکہ اونہون نے گناہ کیا اونکا خون خاک کی مانند اور
گوشت گوبر کیطرح پڑا پہریگا سیم وزر اونہین بچا نسکیگا خدا کی غضب کے دن انتہی کہتا
ہون مین مراد یہ ہی کہ اکثر آدمی کہ خطاکار و کفار ہین نیست ہونگی اور اونکی ساتہہ اونکی ہوائی
اور پرندی اور مچھلیان بہی جنسی اونکو نفع پہنچتا ہی ہلاک ہونگی سو جب یہ امر واقع
ہوگا منافق ضعیف ہوجائینگی کیونکہ اونکی ولی مددگار جو کفار تہی نیست ہوجاوینگی
سو جب مکہ فتح ہوا ایسا ہی ہوا اور حضرت عمرؓ و صلاح الدین و فرخ شاہ و محمود کی وقت
ایسا ہی ہوا اور حضرت امام مہدی کیوقت مین یہ امر بخوبی واقع ہوگا اور اگر یہ معنی ہون
کہ سب انسان و بہایم فنا ہونگی تو منافق کہان رہین جو ضعیف ہون اور قول اسکا
اپنا ہاتہہ الخ واقع مین ایسا ہی ہوا کہ یہودا کی نسل سی عیسیٰؑ کی کم ہوتی ہی نبوت جاتی رہی
اور اورشلیم مین مسلمانونکا عمل ہوا کفار وہانکی قتیل و اسیر ہوئی اور اب بہی وہان اسلام

کا عمل ہی اور نبوکی نام بو عیسیٰ کی وقت مین بہی مٹی تہی لیکن ہماری حضرت کی وقت مین
بالکل مٹی اور کاہن اونکی قیمتین اور اونکی بعد بہی باقی تہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیوقت مین شق وسطیح وسواد بن قارب وغیرہ کاہن سب موئی اور کہانت بالکل
موقوف ہوگئی لا کہانۃ بعد النبوۃ اور آسمان کی لشکر ستاری ہین اور فرشتی
سو اونکی پوجنی والی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت مین مٹائی گئی اور سوا خدا کی
اور کسیکی قسم کہانا اور بادشاہونکو سجدہ کرنا منع ہوا اور وہ لوگ جو خدا کی واسطی خاص نہین
ہوتی مشرکین ہین جو خدا کی ساتہہ مسیح وعزیر ولات وعزی وغیرہ کو شریک بناتی ہین و قول
اوسکا انکو ربو وینگی یہی نقشہ بعینہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت جاری ہوا
کہ کفار انکو ربوتی تہی لیکن شراب کا پینا اور بیچنا موقوف ہوگیا تہا اور ابتک بہی
اورشلیم مین یہ جاری ہی قتل اوسکا ڈنکی کا دن یہ جہاد کی خبر ہی قتل اوسکا زر وسیم اسکی
مطابق قرآن مین ہی مَا اَغنیٰ عَنہُ مَالُہُ وَمَا کَسَبَ وَلَن تُغنِیَ عَنہُم اَموَالُہُم
وَلَا اَولَادُہُم مِنَ اللّٰہِ شَیئًا اور باقی عبارت کا مضمون ظاہر ہی اور حضرت عیسیٰ کے عہد مین
واقع نہین ہوا اور صحیفہ حزقیال ع کی ۹ مین ہے کہ چہہ شخص شمال سی آئی اور ایک اونمین سی بیچ
مین تہا زرہ پہنی اور فیروزہ کا کمر بند باندہی اور خدا کا جلال ظاہر ہوا سو اوسنی بیچ والی
زرہ پوش کو بلایا اور کہا کہ گشت شروع کر درمیان اورشلیم کی اور گنہگارونکی پیشانیون پر
نشان بنا بعد ازان فرمایا کہ تم شہر کو جاؤ اور قطع کرنا شروع کرو اور شفقت نکرو بڈہی پر نہ
جوان پر نہ لڑکی پر سبکو قتل کرو اور ان سبکو جن پر نشان کیا گیا ہی دیکہو اور میری مقدس سی
ابتدا کرو حزقیال فرماتی ہین اس درمیان مین کہ وہ قطع وقتل کرتی تہی مین منہ کی بہل گرا او
واویلا کرکی مینی کہا یا رب تو رہی سبہی اسرائیلیونکو بہی مٹوائی دیتا ہی فرمایا کہ بیت اسرائیل و

یہودا کی ظلم بیشمار ہوئی سو اب مین رحم نکرونگا اس درمیان مین زرہ پوش نی کہا کہ جیسا
مجکو حکم ہوا تہا مین بجا لایا انتہی سو زرہ پوش محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور
مجاہدین چار یار ہین اور پانچوین مہدی ع اور قول اونکا فہد سو یہ نسبی ابتدا کرو اسیکی مطابق
پہلی مکہ مقدس مین جہاد کیا گیا پہر شام مقدس مین اور ارمیا مین ہی کہ تمکو اورشلیم
سی نکالونگا کیا تم تلوار سی ڈرتی ہو سو تم پر تلوار ہی کہینچونگا اور اس شہر کی درمیان
سی نکال کر بیگانونکی ہاتہہ سونپونگا اور اسرائیل کی پہاڑون پر تمکو جزا دونگا تمام
اسرائیل منقضی ہوئی اور جنکو اورشلیمون نے تہا دور ہوا اونکو مین میراث دونگا اور تمام
زمین مین پہیلا دونگا اور اونکی واسطی شہرونمین چہوٹا مقدس بناؤنگا جہان وہ داخل
ہونگی اور اونکو امتونمین سی قبول کرونگا اور اونکو شہرون شہرونسی جمع کرونگا جہان
بٹنے اونکو بویا ہی اور اونکو اسرائیل کی زمین دونگا وہان وہ داخل ہونگی اور اوسکی
سب برائیان نکال پہینکین گی وہ میری گروہ ہونگی مین اونکا خدا انتہی یعنی تمنی
پیغمبرونکو ضعیف و بی یار سمجہا اور اپنی قوت و شمشیر زنی پر بہولی سو اب مین تیغ زن
پیغمبر بہیجونگا اور اورشلیم سی تمکو نکالکر بیگانونکی یعنی اسمعیلیونکی سپرد کرونگا وہ پہاڑون
پر تمہین جزا دینگی کیونکہ اونکا ملک پہاڑونکی پاس ہے یا انکہ وہ تمکو اورشلیم سی نکال
دینگی تب تم پہاڑون پر جا بسوگی وہان حقتعالی تمکو جزا دیگا اور تمام بنی اسرائیل کاٹ
ڈالی جائینگے مگر وہ جو اوس بیگانہ امت کا یعنی اسمعیلیونکا چلن سیکہین اور آپ بہی اسمعیلی
سی ہوجاوین اور جنکو اورشلیمی دور دور رکہتی تہی اور حقیر و کنیز زادہ سمجہتی تہی سو اسمعیلی
ہین اور اسمعیلیون نے شام کی ملکونکو کفر و گناہ سی پاک کیا اور صحیفہ دانیال ع کی بیچ ہین
ہی کہ مینی چار جانور دیکہی پہلا ایسا اور دوسرا ویسا اور چوتہا بہت عظیم و قوی تہا اوسکی دانت

لوہی کی تہی کہا جاتا تہا اور پیس ڈالتا تہا جو کچہہ اوسکی موہنہ مین پڑتا تہا اور وہ سب جانوروں سی
ممتاز و مخالف تہا اور اوسکی دس سینگہہ تہی پس دیرنگذری تہی کہ اون سینگو مین سی چہوٹی چہوٹی
سینگوٹیان جمین اور لوہی نمین آنکہین بن گئین پہر ایک چہوٹا سینگہہ ایسا بڑہا کہ سب سی بڑا
ہو گیا اور اوس سی ایسی عجیب کلام سنا سو یہ جو تہی مملکت ہی کہ سبکی آخر ہو گی اور سب سی افضل
و اکمل انتہی کہتا ہون مین یہ سلطنت عظیم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی اور لوہی کی دانت جہاد کی
ہتہیار ہین اور سبکی مخالف ہونی سی یہ مراد ہی کہ شرع اوسکی ناسخ ہو گی اور دس سینگہہ عشرہ مبشرہ
ہین اور سینگوٹیان خلفائی عباسیہ وغیرہم اور چہوٹا سینگہہ جو بڑہ گیا حضرت امام ہین اور
کلام عجیب قرآن کہا انا سمعنا قرآنا عجبا یا معرفت کی اسرار اور ۱۲ مین ہی کہ انتہا عجائبات
کا ایکوقت اور دو وقت اور آدہی وقت تک ہی اور اسباط کو تمام گنہگار نہ سمجہین گے اور
اصحاب فہم سمجہینگی کہتا ہون مین وقت تو بہت تہی لیکن ان سات ہی تین وقتونکو اسواسطی خاص کیا
کہ یہ نبوت و ولایت کی وقت تہی سو جسکو ایکوقت کہا وہ حضرت عیسیٰ کا وقت ہی جسمین
رحمت حق بخوبی ظاہر ہوئی اور جسکو دو وقت کہا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا وقت ہی جسمین جلال و جمال و علم ظاہر و معرفت باطن نی بخوبی کمال پایا اور آدہا وقت
امام کا ہی کہ اوسمین محمدی شرع کامل ہو گی اور اسرار ولایت کی ظاہر ہونگی اور گنہگار
یہود و نصاری ہین اور اصحاب فہم ہم اور ارمیا کی ۱۲ مین ہی جیسا شیر اپنی جہاڑی سی نکلتا ہی اونکو
بگاڑنی والا اپنی جگہہ سی خروج کیا تا زمین کو اجاڑی اور شہرونکو اکہاڑی سو رو و پیٹو
کیونکہ خدا کا غضب پہرا نہین بادشاہ و رئیس اوسدن ہلاک ہونگی اور کاہن لوگ
حیران ہونگی روح کمال آتی ہی اوسوقت مین اونکی ساتہہ احکام کی باتین کرونگا ہان گہٹا کی طرح
اور آندہی کی طرح چڑہیگا اوسکی گہوڑی گرگسون سی زیادہ سبک ہین انتہی سو خدا کا شیر جسے

آخر رسالہ

۱ کما سیجی کلامہ فانہ بجوریت مین ہی حلیہ
۲ مخالفت ہونا کا فافہم ۱۲
۳ یعنی انسی رسالی کی کہ قرآن عجیب ۱۲

عرب کی بادیہ سی خروج و عروج کیا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا ہن اوسکے ظہور سے ٹہرائی
یہان تک کہ فنا ہوئی اور علم کہانت اوٹہہ گیا روح کمال وہی ہی جو نئی احکام لایا و الغا
اوسکی گہوڑونکی تعریف ہی اور ۱۲ مین ہی کہ خدا کی تلوار زمین کو اس طرف سی اوس طرف تک
ٹہالی گی اور کسی فنی کی لحم کو سلامتی نہو گی مین اونکی زمین سی اونکو نکالونگا اور بعد نکالنی کی
پہر رحم کرونگا اور ہر ایک کو اوسکی زمین و میراث مین بساؤنگا پہر یہی ہوگا کہ جب سیکہین گے میری راہین
سیکہین گی اور میری قسم کہائینگی جیسی اب بعل کی قسم کہاتی ہین انتہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور اوسکے اتباع جہاد کرتی رہینگی یہان تک کہ مہدی رض ظاہر ہو کر سب گمراہونکو
صاف کر ڈالیگا اوسوقت سبکی سب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایمان لاوینگی اور آرام
سی رہین گے اور شرع محمدی کی موافق قسم کہائینگی اور ظاہر ہی کہ ارمیاع کی بعد کسیکی وقت مین
ایسا نہوا کہ تمام زمین مین ایکدین ہو جائی مگر مہدی رض کی وقت اسلامیونکی قول پر ایسا ہو گا
جب عیسیٰ بہی دوسرا ظہور کرینگی اور نصاری بہی کہتی ہین کہ ایکدن ایسا ہو گا جسمین تمام عالم
مین عیسیٰ کے بادشاہی کی خوشخبری دیجاوی کما فی رسالۃ المقابلہ پس اتنا باتفاق ثابت ہوا
کہ ایکدن تمام جہان مین ایکدین جاری ہو گا اور کافر مخالف نرہیگا اور یہی ارمیاع کی صحیفہ
سی بہی نکلتا ہی ہان یہ کہ وہ دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہو گا یا عیسیٰ کا سو مسلمان وہ کہتی ہین
اور نصاری یہ پس ضرور ہوا کہ دونون مین انصاف کیا جاوے سو انصاف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا دین ہو گا کیونکہ عیسیٰ کے دین مین خدا کی قسم کہانا نہین درست اور محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی دین مین درست ہے سو اوسوقت اگر عیسیٰ کا دین ہوتا تو لوگ خدا کی قسم نکہاتی لیکن
ارمیاع فرماتی ہین کہ خدا کی قسم کہائینگی پس معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دین مین
ہونگی اور داریوش فارسی کی سلطنت سی دوسری سال حجی ع کو نبوت ہوئی اور چوتہی سال زکریا ع

تو سو حجی ع سی حقتعالی نی فرمایا کہ بخت نصر نی اورشلیم کو تاراج کیا تہا سو اب تجہی زور بابل اور
یشوع بن یوسادق کاہن سی کہہ کہ تم مضبوط ہوا اور پہر اسکو بناؤ مین تمہاری درمیان ہون
بعد ازان فرمایا کہ مین کنپا دونگا ایک مرتبہ بہی آسمان و زمین و تری و خشکی کو اور کنپا دونگا
تمام امتونکو اور آوینگی مختار سب امتونکی اور پہر دونگا مین اس گہر کو بزرگی سی چاندی میری
ہی اور سونا میرا ہی واسطی اس گہر کی پچہلی بڑی بزرگی اول سی افضل ہوگی انتہی یہ صحیفہ حجی کی ۲ مین
ہی سو اسمین عیسی ع کی خبر کہا چاہیی یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مہدی ع کی لیکن عیسی ع کی نہین
ہو سکتی کیونکہ اونکی وقت مین آسمان و زمین و صحرا و دریا کنپائی نہین گئی اور وہ اور اونکی حواری
سب امتونکی مختار نہین ہوئی پس ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبر ہی جنکی وقت مین
آسمانونمین شب معراج کو دہوم پڑی اور ماہ آسمان پارہ کیا گیا اور زمین مین کسری کی
محل مین زلزلہ پڑا اور کنگری اوسکی گر گئی اور آتشکدہ بجہہ گئی اور جب جہاد شروع ہوا
ہفت اقلیم مین عرب سی زلزلہ پڑا ایران کی سلطنت کہ جمشید و فریدون کی وقت سی
لمن الملک کا ڈنکا بجاتی چلی آتی تہی پل مارتی خاک مین ملا دی گئی وہ گاویانی درفش کہ
جدہر ہوتا تہا اودہر شکست نہ آتی تہی بی اثر ہو گیا اور سوا ایران اور تمامی ممالک مین
آوازہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بلند ہو گیا اور کانپ جانا تمام امتونکا صادق آیا اور اورشلیم
مین اگرچہ اسرائیل کیوقت عبادت ہوتی تہی لیکن فساد بہی ہوتا تہا اسی سبب سے ویران بہی
کر دیا گیا تہا سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیوقت مین خوب عبادت ہوگی اور کفار کا امن
چین سی اوسمین عمل نہونی پاویگا یہان تک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب مہدی ع
آکر اوسمین بسیگا اور ہند کی آل سی اوسی آباد کریگا اوسوقت تمام باشندی وہانکی اہل اللہ
ہوجاوینگی اور نعمت و برکت سی وہ معمور ہوجاویگا اور شیر اور بکری اوسوقت ایک گہاٹ

پانی

پانی ہین کی اور اگلی زمانہ سی زیادہ افضل ہو جائیگا اور اس قول سی نکلتا ہی کہ مختار تمام قومونکی
جو اورشلیم مین آوینگی کہی ایک ہونگی سو اول عزیر آئی اور بعد ازان عیسیٰ و مہدی
آوینگی اور زکریا ۴ امین ہی کہ مینی ایک شخص کو سرخ گھوڑی پر سوار دیکھا کہ دو پہاڑونکی
بیچ مین کھڑا تھا اور اوسکے پیچھی سرخ گھوڑی اور اشقر اور ابلق اور سفید تھی اور
اوس سوارنی جو پہاڑون کی بیچ کھڑا تھا کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جنہین خدانی بھیجا ہی تو زمین
کی گرد پھرین انتہی پہاڑ بو قبیس و قیقعان ہین اور سرخ گھوڑیکی سوار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم جنکی ساتھ چارون خلیفہ اپنا اپنا لشکر لیکی جہاد پر مستعد ہین اونہین خدانی اسواسطے
بنایا کہ عرب و عجم کی مالک ہون اور اونکی گھوڑونکی سم زمین کی گرد پھرین اور ۱۳ امین
ہی کہ خدا اوسدن بتون کی نام زمین سی اوکھاڑیگا اور پھر اونکا ذکر نہوگا اور جھوٹی
پیغمبرونکو اور نجس روحونکو زمین سی جلا دیگا اور اگر کوئی آدمی غیب کی خبر دینی لگیگا
اور نبوت کا دعوی کرنیلگیگا تو اوسکی سگی ماباپ کہین گی تو مرجائی کیونکہ تونی خدا کی
نام سی جھوٹھا کلام کیا اور اوسکی سگی ماباپ اوسکو باندھین گی جب نبوت کا دعوی
کریگا انتہی یہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عہد مین واقع ہوا کہ عرب اور تمام
ممالک اسلام کی بتون سی خالی کیی گئی اور جھوٹھی پیغمبر مسیلمہ و اسود وغیرہ قتل کیی گئی اور
نجس روحین کہ شیاطین وغیرہ تھی مقہور ہوئی اور آسمان پر جانی سی باز رکھی گئی اور کہانت
و نجوم سب موقوف ہوا سو اب اگر کوئی غیب کے خبر کہنی لگی یا نبوت کا دعوی کری
یا جھوٹھی کاہن اور نجومی اور فال گو سی رجوع کری تو اوسکی اقربا آپ اوسکی مارنی
ڈانٹنی قتل کرنی پر مستعد ہون اور کہین تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کافر و نافر ہوا
اور حضرت عیسیٰ کی توقف ہی مین جھوٹھی انبیا موجود تھی اور کوئی اونسی نہ پوچھتا تھا کہ

تمہاری منہہ مین کی دانت ہین چنانچہ انجیل متی مین جو دہی ورتی کی ۱۳ مین ہی کہ ایک
کسان بونی گیا اور بوتی وقت بعضی تخم راہ مین گری او نہین چڑیان چگ گئین اور بعضی
سنگی زمین پر گری جہان بہت مٹی نتہی سو جلدی اگ آئی اس لیئی او نہون نی دل دار زمین نپائی
اور جب سورج نکلا جل گئی اور بعضی کانٹون مین گری سو کانٹون نی بڑہکر او نہین کہونٹ ڈالا
دی میوہ نلائی اور بعضی اچہی زمین مین گری اور او نہین کو پہلین نکلین جو بڑہتی اور مضبوط ہوتی گئین
اور او نہون نی میوی دی بعضی سو گنی بعضی ساٹہہ گنی بعضی تیس گنی جسکی کان سننی والی ہون سنی
انتہی سو پہلا فرقہ یونان کی حکما ہین کہ شرع کی سادہ سادہ باتون کو اونکی دلون مین استقامت
نہین ہوتی شیاطین سفسطی شبہی ڈالکر او نہین لیے بہا کہتی ہین اور دوسرا فرقہ یہود ہی کہ اونکی دل
پتہر کی مانند تہی سخت کہ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً سو او نہون نی چند روز شرع کو قبول کر آخر
جب خورشید طالع ہوا شرع نصاری کی ہاتہہ پڑی ور وہ کافر ہوگئی کہ فَاَصَابَهَا
اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ اور تیسرا فرقہ نصاری ہین کہ اونکی دلون مین تخم شرع کا گرا
اور جما لیکن اون دلونمین وہم و اشتباہ کا بہت دخل تہا اس سبب سے حقیقت و مجاز و اصل
ونقل مین فرق نکر سکتی تہی سو جب عیسیٰؑ سی خوارق عادات مثال احیاء اموات وغیرہ ظاہر
ہوئی وہ توہمات و اشتباہات کانٹونکی طرح پہلنی لگی اور یہان تک بڑہی کہ درخت شرع
کو او نہون نی کہیر کر سکہا دیا اور جو تہا فرقہ عرب ہین کہ اونکی دل سفسطیات و قساوۃ
و اشتباہات سی خالی تہی سو اونمین تخم شرع کا جما اور بڑہا اور بار ور ہوا موافق قولہ اللہ
تعالیٰ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ اور اوسی مین ہی کہ عیسیٰؑ نی فرمایا آسمانکی بادشاہت
اوس آدمی سی مشابہ ہی جسنی اچہی بیج اپنی کہیت مین بویا پر جب لوگ سوئی اوسکا دشمن آیا

سختی ۱۲ [illegible]
[illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲

اور اوسکے گیہوونمین جابجا تلخ دانی بوگیا اور جب سبزی نمود ہوئی اور خوشی لگی تو تلخ دانے
بہی ظاہر ہوئی تب اوس گہروالی کی نوکرون نی آکر اوس سے کہا صاحب تمنی تو اپنی کہیت مین
اچہی بیج بوئی تہی پہر تلخ دانی کہانسی آئی اوسنی کہا ایکدشمن نی یہ کام کیاہی نوکرون
نی کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہین جمع کرین اوسنی کہا نہین تا ایسا نہو کہ جب تلخدانونکو
جمع کرو اونکی ساتہہ گیہوونکو بہی اکہاڑلو درو تک دونوکو ملی ہوئی بڑہنی دو کہ مین دروکی
وقت دروکرنیوالونکو کہونکا کہ تلخ دانوکو جمع کرکی جلاؤ اور گیہون میری کہیتی مین جمع
کرو بعد ازان فرمایا کہ جو اچہی بیج بوتاہی ابن آدم ہی اور کہیت دنیاہی اور اچہی بیج اوس
بادشاہت کی لڑکی ہین اور تلخ دانی شریر کی فرزند ہین اور دشمن ابلیس اور دروکا وقت
جہان کا انتہاہی اور دروکرنیوالی فرشتی سواس جہان کی انتہامین ابن آدم اپنی فرشتونکو
بہیجیگا سو وی برائی کرنیوالونکو اکہٹی کرینگی اور جلتی تنورمین ڈالدینگی تب سب راستباز
آفتاب کی مانند نورانی ہونگی انتہی سو فرشتی وہ ہین جنہون نی بدرکی دن تلخ دانوکو
جو کئی ہزار کافر تہی اکہٹا پاکر مقتول و قید کیا اور جلتا تنور جہنم ہی کہ جسمین قتل ہوئی اوریہین
تہی اور راستباز اوس رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہین جسکو انجیل روح الصدق
کہتی ہی سو بعد اس ماجری کی وہ آفتاب کی مانند روشن ہوجائینگی کہ تمام جہان میں اونکا نور
وفیض محیط ہوجائیگا گویا وہ تلخدانی حیلولۃ الارض تہی کہ اونکی ہٹتی ہوئی آفتاب نی جہانکو روشنی
بخشی اور فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر یہی حال گذرا کہ جب مکہ کی لوگ
مطیع ہوگئی اونکی سعی و تائید سی ملک کہون پر ویسی مسلمان ہوگئی سو یہ سب آخری زمانہ مین واقع ہوا
اور اوسی مین ہی کہ آسمان کی بادشاہت رائی کی دانی سی مشابہ ہی جیسی ایک شخص نی کہیت
مین بویا اور وہ سب تخمونمین چہوٹاہی پر جب اگا تو سب ترکاریونسی بڑا ہوا ایسا ہوا کہ پرندے

یعنی بیچ برس ہجرت کے
جس برس مکہ فتح
ہوا ہی ۸

اوس پر بسیر کرین انتہی سو عرب سب سی حقیر تہی لوگ اونہین اہل بادیہ اور گنوار اور لونڈی بچی
گہتی تہی اور جسمانی لذتون اور ظاہری آرایشون سے اونکو بہرہ کم تہا اور علم و دین مین بہی
ہیٹہی تہی جیسی رائی کی دانہ سو اونہین سی جو ایک سر سبز ہوا یعنی رسالت کے درجہ پر پہنچا سب
سبزون سی یعنی سب پیغمبرون سی اعظم ہو گیا اور ہوا کی پرندی دور دور کی آدمی ہین جو مکہ مین
جاکر بود و باش کرتی ہین یا رحمت کی فرشتے کہ وہان اکثر حاضر ہوتی ہین یا پہاڑ اور
جنگل کی رہنی والی جو اگلی زمانہ مین شرع سی واقف نہتی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی عہد مین درخت شرع کی سایہ مین آئی اور کسان باری تعالی ہی جسنی دنیا کی
باڑی مین رائی کی دانہ سی یہ بڑا اتر بوز پیدا کیا اور انیسوین بیسوین مین ہے کہ بہت سی اگلی
پیچہی ہونگی اور پچہلی اگلی چنانچہ ایک شخص اپنی باغ مین مزدور لگائی اور ہر ایک کا ایک دینار روزینہ
ٹہرا دیا پہر تیسرے ساعت مین اور مزدور آئی اونہین بہی لگالیا اور چہٹین اور نوین مین آئے
اونہین بہی لگالیا پہر گہڑی بہر دن رہی جو آئی اونہین بہی لگالیا پہر جب شام ہوئی
ہر ایک کو ایک دینار دیا تب اگلی گڑگڑانی لگی کہ ہمنی زیادہ محنت کی ہی پچہلونکی برابر کسطرح
ہون سو مالک نی فرمایا کہ تم ایکدینار پر راضی ہوئی تہی سو لو اور مین اپنی مال کا مالک
ہون انتہی ملخصا اسیطرح بعینہ محمدی حدیث مین ہی بلکہ اوسمین کہلی کہلا مذکور ہی کہ اگلی
یہود و نصاری گڑگڑائینگی چنانچہ صحیح بخاری مین ابن عمر رض سی مروی ہی اور سچ ہی کہ اسمعیلی
مدتون متروک رہی آخر آخر زمانہ مین حقتعالی نی اون پر مہر کی پانچ وقت کی نماز پچاس وقت
کی برابر گنی گئی ایک رات ہزار مہینی سی بہتر ہوئی ایک نیکی پر دس ثواب ملی ایک بدی پر ایک
عذاب وقال نحن الآخرون السابقون اور ۲ مین ہی کہ عیسی نی تمثیلا فرمایا کہ
ایک شخص نی باغ لگایا اور اوسکی گرد احاطہ بنایا اور اوسی مالیونکو سونپ کر آپ سفر کو

یعنی مرقس کی بارہوین مین و لوقا کی بیسوین مین ہی ۱۲

گیا

گیا اور موسم پر اپنی خادم مالیون پاس بھیجی تا میوہ لاوین مالیون نے خادمونکو کچلا اور قتل کیا پھر اور
خادمونکو بھیجا مالیون نے اونسی بھی یہ سلوک کیا آخر اوسنی اپنی بیٹی کو یہ سمجھکر اونکی پاس بھیجا کہ
مالی اس سی دبکین پر مالیون نے جب بیٹی کو دیکھا کہا وارث یہی ہے آؤ اسی مار ڈالین اور اسکی میراث
پر قبضہ کرین چنانچہ اونہون نے اوسی پکڑکر قتل کیا اب باغ کا مالک اونسی کیا کریگا وہ آویگا
اور اونہین بری طرح سی مار یگا اور باغ اور مالیونکو سونپیگا جو میوی موسم مین اوسی پہنچاوین
لوگون نے کہا ایسا نہو کاتب عیسیٰؑ نی اونکی طرف گھور کر فرمایا کیا تمنی کتابونمین نہین پڑھا کہ
جس پتھر کو معمارون نے نامقبول جانا وہی کونیکا سرا ہوا یہ خدا کیطرف سے ہی اور ہماری نظرونمین
عجیب ہے اسلیے مین تمسی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسی چھینی جائیگی اور ایکقوم کو جو اوسکی
میوی لاوی دیجاویگی اور جو کوئی اوس پتھر پر گریگا کچل جاویگا اور جسپر وہ پتھر گریگا اوسی پیس ڈالیگا
انتہی یہ خبر صریح ہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کیونکہ عیسیٰؑ برعم نصاری کی
ابن اللہ ہین اور مسلمان کہتی ہین ابن سی مراد عزیز و مطیع ہی اور باغ کا مالک باپ انکی
ہی اور سرکشی مالی بنی اسرائیل ہین جنہون نے پیغمبرونکو قتل کیا اور دوسرے مالی جنکو باغ سپرد ہوا
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعین ہین اور پتھر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہین کہ لوگون نی آپ کی جد اسمعیل کو اور اسمعیل کی اولاد کو نامقبول جانکر میراث ندی تھی
سو وہ پتھر کونی کا سرا یعنی مقصود اعظم اور آخری زمانہ کا پیغمبر ہوا اور وہ پتھر حضرت عیسیٰؑ نہین
کیونکہ وہ تمہاری نزدیک ای نصرانیو خدا کی بیٹی تھی سو مقتول ہوئی اگر نصاری کہین مسلمان
عیسیٰؑ کی مقتول ہونیکی قائل نہین حالانکہ یہانسی ثابت ہوتا ہی کہ یہونمین قتل کرنا اونکی طرف
اسواسطی منسوب کیا کہ اونہون نے اپنی دانست مین عیسیٰؑ کو قتل کیا اور قتل کرنیمین کچھ اوٹھا نہ رکھا
اگرچہ خدای تعالی کی حفاظت سی وہ فی الواقع مقتول نہوئی لیکن نبی کی مار ڈالنی کا گناہ تو

گردن پر ہوا ہی چاہیی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو شمشیر برہنہ
کری اوسکا خون ہدر ہے کیونکہ وہ قاتل ہو چکا اگرچہ کسی مانع کی سبب سے قتل اوس سے صادر نہوئی ہو
قول آ اوسکا یہ خدا کیطرف سے ہی یعنی اوسکی تقدیر و صنعت ہی سوا ئی اسرائیلیون سی خدا کی بادشاہت
یعنی نبوت چھینی جائیگی اور دوسری قوم کو جو بنی اسمعیل ہین دیجائیگی کیونکہ جب اسرائیلیون نے پیغمبرونکو
قتل کیا اور عیسیٰ سی بڑی بی ادبی کی ستایا خدا نی اونسی دولت چھین کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور
محمدیونکو دی اور حکم فرمایا کہ جو کوئی تمپر زیادتی کرے اگر ی ور جنگ کا ارادہ کری اوسی کچل دو اور
جسکو تم نافرمان دیکھو اوسپر جا گرو اور پیس ڈالو کہ فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ اور یہ
حکم عیسیٰ کو نہین ملا تھا اور نہ قتل و اہلاک اونسی صادر ہوا پس ثابت ہوا کہ نصاریٰ نے جو کتاب
اعمال کی ہہ مین لکہا ہی کہ وہ پتھر عیسیٰ تھا سو غلط ہی اور نصاری سی کہا چاہیی کہ اگر تم عیسیٰ کو پتھر کہو گی
تو لازم آویگا کہ ابن اللہ اور کوئی ہو سوای اوس پتھر کی یعنی عیسیٰ کی پس چار خدا کا ہونا لازم آویگا
ایک اللہ ایک عیسی ایک روح قدس ایک یہ ابن اللہ جو اس قول مین مذکور ہی اور اس مثال مین غور
کیا چاہیی کہ کہا ہی خوب طرز پر سوال و جواب کی ساتھہ ادا ہوئی ہی یعنی بنی اسرائیل اسمعیلیونکو حقیر جانتے
تھی اور آپکو بڑی شان والا سمجھتی تھی سو اونکو عجب معلوم ہوا کہ لونڈی کی بیٹی جنکو ابراہیم
و سارہ اسحق ع نی میراث سی اور حقتعالی نی مدت دراز تک نبوت سی محروم رکھا باغ نبوت
کی مالک اور جناب باری کی منظور ہین اسو اسطی اونہون نے حضرت عیسیٰ سی کہا کہ ایسا نہوگا تب
باغبان ۲
آپ نی جھنجلا کر فرمایا کہ اگر تم مجھی جھٹلاتی ہو تو اپنی اشعیا پیغمبر کی قول کو کیا کروگی اونہون نی
تو گھٹا کر کہدیا ہی کہ جس پتھر کو معماروں نے نامقبول جانا وہی کونیکا سرا ہوا یہ حکم خدا کا ہی اور اوس
عہد کا پورا کرنا ہی جو ابراہیم ع سی کیا تھا کہ اسمعیل کو مین برکت دونگا اور بارور کرونگا اور اوسکی
لیی امت عظیم بناؤنگا اور اوس سے بارہ بادشاہ ہونگی اور اسمقام سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ عیسی ع

پیدا

سچ مچ کی بیٹی نہتی بلکہ مجازاً یہ لفظ یونانیونکی انداز پر بولا گیا تہا کیونکہ اگر حقیقی بیٹی ہوتی تو باپ
ہی سی قدرت رکہتی اور مالیونکی ماری ماری نجاتی بلکہ فوراً اون مالیونکو چہڑا کر دوسری مالی نوکر
رکہتی اور اشعیاؑ کی ۲۸ باب [۱۶] کی یہ عبارت ہی مین صیہون مین نیو ڈالنی کی لیئی ایک پتہر
رکہتا ہون ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کی سرکا ایک جہنگولا پتہر مین عدالت کو عمارت کیطرح
رسّی پر رکہونگا اور راستبازیکو سہول اور اولی جہوٹہونکی تباہ کو صاف کردینگی اور جب
مہلک تازیانہ چلیگا تم اوسکی نیچی پامال ہو جاؤگی وہ اپنی آتی ہی تمکو پکڑلیگا اوسکا چرچا سننا بہی
ٹہرائیکا باعث ہوگا خداکوہ فرازیم کی مانند اٹہیگا تاکہ اپنا عجیب عمل اور اجنبی کام کر گذری سو اب تم
ٹہٹہا باز نہ ہو نہو ویکہ تمہاری بندہین سخت ہو جاوین کیونکہ مینی خدا سی کامل و مصمم حکم ساری زمین کی
اوپر سنا ہی جسطرح کسان اجواین کو داوین کی چہیر وسنی نہین داوتا بلکہ لاٹہی سی جہاڑلیتا ہی
اور روئی کی غلی پر دائین چلاتا ہی لیکن اوسی ہمیشہ نہین کوٹتا اسیطرح وہ کریگا یہ بہی لشکرونکی خدا
مقرر ہوا ہی جسکی مصلحتین عجیب اور جسکی کام افضل ہین انتہی سو کونیکی سری کی پتہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین کہ قصر نبوت کی انتہا ہین اور قیمتی پتہر ہین جس سی محل کی زینت ہوگئی ہی چنانچہ صحیح بخاری
ومسلم ومشکوۃ مین ابوہریرہ رضی سی مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا مثلی و
مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہٖ
النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ
مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عہد
مین عدل و صدق خوب ہی تولا گیا اونکی خلفا صدیق و عادل کہلائی اور فاروق بَیْنَ
الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ جسطرح معمار گنیا سی ٹیڑہی سیدہی دیوار مین فرق کرلیتا ہی اسیطرح
اونہون نی عقل و شرع کی سنگ و رشتہ سی حق و باطل مین فرق کیا جہوٹہونکو کہین

پناہ کی جگہہ نہ ہی مسیلمہ و اسود عنسی وغیرہ مشرکین و کفار صفا صاف کر دی گئی تمام عرب و عجم
تازیانہ کی نیچی آیا خصوصاً عجمیونکا یہ حال تہا کہ عمرؓ کا نام سنتی گہبراتی تہی اور کسیکا گہوڑا
اگر پانی پیتی جہجک اوٹہتا تہا تو کہتی تہی ای گہوڑی کیا تجہی پانی مین عمر کا سایہ نظر آیا جو
تو گہبرا اوٹہا غرضکہ حقتعالی نی اپنا اچہی کام اور عجیب عمل جیسی بنی اسرائیل نجابتی تہی
پورا کیا یعنی اونکی غیرونسی جو بنی اسمعیل ہین پیغمبر مبعوث کیا اور نئی شریعت بہیجی اور ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعوت سب ملکونمین پہنچی کیونکہ وہ تمام عالم پر مبعوث
تہی اور عیسیٰ تو انجیل و قرآن سی ثابت ہوتا ہی کہ صرف بنی اسرائیل کی رسول تہی اور کسان
کی مثل سچ مقصد ہی کہ اوس پیغمبر کیوقت مین جو رحم کی لایق ہی اوسپر رحم ہوگا اور جو قہر
کی لایق ہی اوسپر قہر ہوگا اور وہ قہر بہی صرف تہذیب کیواسطی ہوگا قول اوسکا اور اوسکی
مصلحتین عجیب ہین یعنی آخر زمانی مین بہی اوسکی حکمت نے تقاضا کیا کہ خلق بزور راہ راست پر لائی
جائی اوسکو تہذیب عام و تکمیل تام منظور تہی اسواسطی نبوت و سلطنت کو ایک کرکی حکم دیگا
کہ سبکو سیدہا کرو سمجہانی سی عن تو مار دہاڑ سی ہون تو اور آخر مین ایسا ہی ہوتا ہی کہ جب لوگ
کسی طرح نصیحت نہین سنتی اور ہٹ پر ضد کرنا حد سی گذر جاتا ہی اوسوقت حکم ہوتا ہی کہ سمجہائین تو مار دو
سو حقتعالی نی ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر بلکہ زیادہ بہیجی اور اونہون نی خلق کو بخوبی نصیحت
کی بلکہ بعضون نی مار دہاڑ بہی جاری کی اور بعضون نی بد دعا سی خلق کو تباہ کیا لیکن وہ ہرگز
سیدہی نہوئی مگر تہوڑی تہوڑی ہر زمانہ مین حتی کہ ہند و فارس وغیرہ مین اونکا دین نہ پہنچا
تب حقتعالی نی یہی تجویز کیا کہ اب حکم تیغ کا علی العموم دینا خوب ہی اور متی کی ۱۲۵ اور
لوقا کی ۱۹ امین ہی کہ ایک مرد شریف نی ملک بعید کا سفر کیا تو سلطنت اپنی قبضہ مین لاوی
اور پہر آوی تب اوسنی اپنی نوکرونکو اپنا مال سونپا ایک کو دو توڑی دی اور ایک کو ایک

اور فرمایا کہ سوداگر یسی نہین زیادہ کر رکھنا پڑا اوسکی ہم شہری اوس سے عداوت رکھتی تھی
اور یہ چاہتی تھی کہ وہ سلطان بنی سو جب وہ سلطنت لیکر پہر آتے اوسنی اون نوکرو
جنہنی دو توڑونکی چار کر رکہی تہی سرفراز کیا اور جسنی ایک کا ایک رکہا تہا اوسی
ذلیل کیا اور اپنی دشمنونکو جو اوسکی سلطنت کی روادار نہتی قتل کیا انتہی ملخصا سو مرد
شریف عیسیٰؑ ہین اور ملک بعید آسمان اور ہمشہری دشمن یہود کہ مسیح کی شہر اورشلیم مین
اونکی بود و باش اکثر تہی اور نوکر بنی اسرائیل جنہین وہ نقد ایمان سونپ گئی تہی اور
فرما گئی تہی کہ اسکو دونا کر رکہنا یعنی میری بعد ایک پیغمبر ہوگا سو اوسکی ساتہہ بہی
ایمان لانا سو اون نوکرونمین سی جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خاص دین پر ایام فترت مین
چلتی رہی اور جب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عروج ہوا اونکی ساتہہ ایمان
لائی اونکا نقد ایمان دونا ہو گیا کہ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ اور حضرت مسیحؑ
آکر اونکی تعریفین کرینگی اور شفاعت سی اونکی درجی بلند کروائینگی اور جنہون نی عیسیٰؑ
نقد ایمان لیا اور باوجود کہ مال کی افزائش کا وقت پایا لیکن افزائش کی تدبیر نکی عیسیٰؑ
اونکی روح سی بیزار ہونگی اور دوزخ کا رستہ اونہین بتادینگی اور یہود یونکو اونکی سردار
سمیت جسی مسلمان دجال کہتی ہین اور نصاری ابن الہلاک ہلاک کرینگی اور انجیل
یوحنا کی ۱۴ آمین ہے کہ اگر تم مجھی عزیز جانتی ہو تو میری حکمونکو یاد رکھو مین اپنی باپ سی درخواست
کرونگا وہ تمہین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمہاری ساتہہ ہی یعنی فارقلیط روح صدق
جسی دنیا قبول نہین کر سکتی کیونکہ اوسی دیکھتی نہین اور اوسی جانتی نہین لیکن تم اوسی جانتی ہو
کیونکہ وہ تمہاری ساتہہ رہتا ہی اور تم مین ہوویگا وہ فارقلیط روح قدس ہی اوسی باپ
میری نام سی بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھاویگا اور جو کچھہ مینی تمسی کہا ہی وہ سب تمہین یاد دلاویگا

وہ لوگ پاوینگے اپنا حق دوہرا ۱۲

مین جاتا ہون اور مینی قبل از وقوع تمہین خبر کردی ہی تا کہ تم بعد از وقوع ایمان لاؤ بعد اسکی مین
تمسی بہت کلام نکرونگا اس لیی کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اوسکی مجہہ مین کوئی چیز نہین
اور ۲۵ آیت مین ہی کہ جب وہ وکیل شافع جسی مین تمہاری لیی باپ کیطرف سی بہیجونگا یعنی
روح صدق کہ باپ سی نکلتا ہی آوی تو وہ میری لیی گواہی دیگا اور ۱۶ آیت مین ہی کہ تمہاری
لیی میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن فارقلیط تمہاری پاس نہ آویگا پر اگر مین
جاؤن گا تو اوسی تمہاری پاس بہیجونگا اور وہ جب آویگا جہانکو توبیخ کریگا اور الزام دیگا
بسبب گناہ کی کیونکہ وہ مجہپر ایمان نلائی اور الزام دیگا بسبب عدالت کی کیونکہ مین باپ
پاس جاتا ہون اور تم مجہی پہر ندیکہوگی اور الزام دیگا بسبب حکم اور جزا کی کیونکہ اس جہان
کی سردار پر حکم کیا گیا ہی اور ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب تم اونکی برداشت
نہین کرسکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلیی
کہ وہ اپنی نکہیگا لیکن جو کچہہ سنیگا سو کہیگا اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستائش
کریگا اسلیی کہ وہ میری چیزون سی پاویگا اور تمہین دکہاویگا سب چیزین جو باپ کی ہین
میری ہین اسلیی مینی کہا کہ وہ میری چیزون سی لیگا اور تمکو دکہاویگا تمام ہوئی
بعینہ عبارت اوسکی کہتا ہون مین یہ دوسرا وکیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یعنی
وہ وکیل خدا کا جواب تم مین موجود ہی یعنی مسیح سو ہمیشہ نرہیگا بلکہ اوسکی شرع منقطع
ہو جائیگی لیکن وہ فارقلیط خدا کا بہیجا ہوا جو مجہہ عیسیٰؑ کی بعد آویگا ابدی ہی اوسکی
شرع ہمیشہ رہیگی کیونکہ اوسکے بعد کوئی نبی نہوگا قول اوسکا دنیا قبول نہین
کرسکتی یعنی اوسکا ذکر جو مین دنیا کی نادانون سی کہ یہود ہین کرتا ہون تو نہین مانتی اور نہین
قبولتی کیونکہ وہ فارقلیط کو دیکہتی نہین اور مجہکو بہی اپنی جہالت سی سچا نہین جانتی لیکن تم

له عیسوی ہو میری تابانی سی اوسی جانتی ہو کیونکه وه تمهاری ساته رہتا ہی اور تم مین ہو ویگا یعنی
حقیقت محمدیه که حقیقت الحقائق ہی اور سب مین ہے لیکن اوسی پہچانتی نہین مگر خاص لوگ
جیسی عیسی عم کی حواری اور ہمارے پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم کی اتباع اور اسی جانبی صوفیه صافیه نی
فرمایا ہی که جب التحیات پڑہنی مین السلام علیک ایہا النبی کہی حقیقت محمدیه کو آپ مین
موجود جانی اور اوسی سی خطاب کری اور کشف اس راز کا مقصود ہو تو فصوص الحکم و گلشن
راز و غیره صوفیه کی کتابون کو دیکہو اور اس صورت مین قول اوسکا رہتا ہی صیغه حال کا ہی اور
اپنی حقیقی معنی مین ہی اور شاید یه معنی ہون که عوام اوسکی مرتبه کو نه پہچانینگی نادانی کی سبب
اکثر اوس سی منحرف رہنگی اور اوسکی تابعین مین سے بہی بہتیری اوسکی مرتبه کو نه پہچانینگی اوسکی رتبه کو
حقیقةً وہی پہچانی جو اوسکی درجه مین کسیطرح کی شرکت رکہی یعنی نبی یا ولی ہو سو مین اوسکو اور
اوسکی رتبه کو پہچانتا ہون اور تم بہی میری بتانی سی اوسی جانتی ہو اور شاید یه معنی ہون که
عوام سی جو مین اوسکا ذکر کرتا ہون تو نہین مانتی کیونکه اوسی دیکہتی اور جانتی نہین لیکن تم میری
بتانی سی اوسی جانتی ہو سو وه تمهاری ساته رہیگا یعنی عیسی ع اور سچی عیسائیون کا مددگار رہیگا کیونکه
وه میری اور تمهاری سچی ہونیکی گواہی دیگا اور کہیگا که عیسی اور اوسکی حواری سچی تہی اور فی الواقع
ایسا که قرآن نی عیسی علیه السلام کو رسول برحق کہا اور اوسکی حوارین کی شان مین فرمایا
که قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللهِ اور تمهاری دشمنونکو که یہود ہین ملزم کریگا اور
اور سزا دیگا اور اوسکا ثبوت مہدی کے ظہور ثانی مین میری ساته ہوگا پس ان دونون
صورتونمین قول اوسکا رہتا ہی بمعنی استقبال کی ہی اور محاوره مین ایسا بیشتر واقع ہوا کرتا ہی
چنانچه انجیل یوحنا کی فارسی ترجمه کی سولہوین باب کی ستوین فقره مین ہی که نزد پدر خود میروم
و شما را دیگر نمی بینید یعنی نخواہید دید قول اوسکا روح صدق و روح قدس یعنی اوسکی روح پر

بولی که هم هین مددگار الله کی

ہی بلکہ وہ سچائی کی روح ہی اور صدق اور راستی کا زندہ کرنیوالا وہ صادق و امین
و مصدق کہلاویگا وہ روح پاک ہی اور اوسکی روح لطیف و مقدس ہی احکام روحی اوسپر
غالب ہین سو فی الواقع ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی ہی تہی اس سبب سے
اونکا جسم اطہر بتواتر ثابت ہی کہ سایہ انداز نتہا و الا کب ممکن ہی کہ جو چیز باوجود کثافت
کی طول و عرض و عمق رکہتی ہو نور کی حائل نہو یہ لطیف ہی چیزونکا خاصہ ہی آئینہ کو
دیکہو اور اسی سبب سی اونکا جسم الطف ایک پل مین بہا تون آسمان پر ہو آیا اور اسی
سبب سے آپ پشت کی طرف سی بہی دیکہتی تہی ع کہ ہو بی یکسان رخ و پشت شمع اور اسی
سبب سے آپ کہانی پینی کی بشدت محتاج نہوتی تہی کیا انی ابیت اور اسی سبب
آپ کو لطیف چیزونکا اور عطریات کا شوق تہا اور جمعہ کو عطر لگانا سنت ہو گیا ہی اور
لہسن و پیاز وغیرہ کسیف چیزین آپ نکہاتی تہی اور فرماتی تہی مَنْ اَکَلَ مِنْ ھَاتَیْنِ
الشَّجَرَتَیْنِ فَلَا یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا یُؤْذِیْنَا اور آپ کا پسینا خوشبو ہوتا تہا اور
سوا انکی اور بہت سی احکام روحی آپ مین تہی جسکی ذکر مین طول ہی قول اوسکا میری نام
سی یعنی جسطرح مجہی اچہی لوگ رسالت کی نام سی مشہور کرتی ہین اسیطرح وہ بہی رسول ہوگا
اور وہ باپ سی نکلیگا یعنی خدا کی پاس سے آویگا اور خدا کی صفات سی موصوف ہوگا
وہ ایسا نور ہی جسکا منبع بیواسطہ حقتعالی ہی اور انجیل فارسی مین ہی کہ روح راستی
از طرف پدر می آید قول اوسکا وہ میری لیی گواہی دیگا یعنی مجہی نبی حق بتلاویگا
اور دشمنون کو سزا پہنچاویگا سو فی الواقع ایسا ہی ہوا اور شعیا کی صحیفہ مین بہی
اور قرآن مین بہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شاہد و گواہ کہا ہی اور نصارے
کہتی ہین کہ یہ فارقلیط جیسی روح قدس و روح صدق کہا تیسرا خدا ہی جو باپ اور بیٹی سی نکلا

اور امین

اور ہم مین آگر رہا اور نزول اوسکا اسطرح ہوا کہ حواری لوگ ایک گہر مین جمع تہی ناگاہ
چنگاریان سی آسمان سی اُترین اور حواریون پر گرین سو وہ چنگاریان نہتین روح قدس
تہا کہ حواری اوس سی معمور ہوگئی اور خود بخود تمام لغتون اور زبانون سی واقف ہوگئی
اور کرامātین اونسی ظاہر ہونی لگین سو وہی فارقلیطا روح قدس اب بہی ہماری پاس ہے
اور ابدالاباد تک ہیگا کہتا ہون یہ مین خارج ہی بعد عیسیٰؑ کی کوئی شخص آدمیون سی اس
قسم کا ظاہر نہوا جو خلق کو نیک راہین سکہاوی اور عیسیٰؑ کی کہی ہوئی باتین یاد دلاوی
اور نبوت اوسپر ختم ہو جاوی اس سبب سی کہ دین اوسکا ابد تک رہی اور وہ آیندہ
خبرین بتاوی اور عیسیٰؑ کی ستایش کری اور اوسی نبی برحق بتاوی اور اوسکی دشمنونکو
الزام اور سزا دی اور جہان کو زجر و توبیخ کری اور عدالت جاری کری سوا ایسا
شخص سوای ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کوئی ظاہر نہوا پس معلوم ہوا
کہ روح قدس و روح صدق و فارقلیط موعود وہی ہین نہ وہ شخص مجہول ذہنی جسکو نصاری
تیسرا خدا ٹہراتی ہین اور روح قدس کہتی ہین کیونکہ یہ وہمی بات ہی جسکا سر پانو نہین
اور خارج مین نہ اوسکی ذات موجود و محسوس ہی نہ اوسکی افعال و آثار جو ذات پر دلالت
کرین اور حقیقت امر کی یہ ہی کہ حواریون پر یوم الدار مین فیض الٰہی چنگاریونکی صورت
پر نازل ہوا تہا اس سبب سی وہ اصحاب کشف و کرامات ہوگئی تہی سو اوس فیض کو
اس نظر سی کہ مستفیض کا روحانی و مقدس بنانیوالا ہی اگر روح قدس کہین ممکن ہی
لیکن اوسی فارقلیطای موعود سمجہنا نادانی ہی اور بقول مذکور کا منصوص علیہ جاننا
عقل سی بعید ہی کیونکہ وہ یوم الدار کی بعد پہر نرہا اور اب اس زمانی مین نصرانیونکی پاس
سوای روح ابلیس کی کچہہ نہین والا اگر فارقلیط سی وہی فیض و روح مقدس مراد ہو جو حواریون

پر یوم الدار مین نازل ہوا تو لازم آوی کہ نصرانیونکی پادری اور پاپا مسیح اور حواریونکی مانند کشف
وکرامات پر قادر ہون لیکن وہ اصلا قادر نہین ہین پس معلوم ہوا کہ فارقلیط اوس فیض کو نہین
تہا ثبوت مقدم کا اسطور پر کہ حواریون سی کرامتین ظاہر ہوئین چنانچہ پطرس و یوحنا
کی دعا سی لنگڑا چلنی لگا اور پطرس کی بد دعا سی حنانیا و سفیرا مر گئی اور ثبوت ثانی کا اسطور
پر کہ جب سی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عروج ہوا تب سی لیکر آج تک کسی
نصرانی سی کرامات ظاہر نہوئی اور اگر ظاہر ہوتی تو کہین نہ کہین منقول و مسطور رہتی اور اب
اس زمان موجود مین بہی کسی سی خرق عادت نہین ہوتی پہر تبلاوین کہ وہ فارقلیط
جو ابدی تہا کہان چلا گیا اور کیون فانی ہو گیا جو اوسکا اثر بہی ظاہر نہین ہوتا اور اوسکے
فیض کی بہنک بہی کانونمین نہین پہنچتی اور قول اوسکا جہانکو توبیخ کریگا یہ انجیل یوحنا کی
۱۶ باب ۸ فقری مین ہی سو یہ نص ہی اسپر کہ فارقلیط محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین کیونکہ
اوس تیسری خدای موہوم نی جہانکو توبیخ نکی اور سرکشونکی قتل و جہاد پر مستعد نہوا اور
عدالت کا کارخانہ اور جزا سزا پہنچانا جاری نکیا اور جہانکو عیسیٰ کی ساتہہ ایمان نلانی پر الزام
ندیا اور کسطرح الزام دیتا وہ تو جہانیونکی نظر سی چہپا ہی ہا اوسکی تو کسی نے بہنک بہی نسنی
سوای عیسائیونکی حالانکہ عیسیٰ فرما گئی تہی کہ وہ جہانکو الزام دیگا بسبب گناہ کی اس سبب سی کہ مجہپر
ایمان نلائی اور بسبب عدالت کی کیونکہ مین خدا کی پاس جاتا ہون اور تم مجہی پہر دیکہو گی وہی میری عوض
عدالت کریگا اور میرا بدلا میری دشمنونسی لیگا سو اوسنی نہ توبیخ کی نہ عدالت کی نہ کسی کافر کو الزام
دیا نہ کچہہ جلال ظاہر کیا بلکہ عیسیٰ کی تمام جمالی احکام اوسنی بدستور قائم رکہی پس معلوم ہوا
کہ وہ فارقلیط موعود نتہا کیونکہ فارقلیط موعود مین ان باتونکا ہونا شرط ہی اور قول
اوسکا سو جانا ہی سود مند ہی مراد یہ ہی کہ میری سبب جو نفع تمکو پہنچتا تہا سو پہنچ گیا

جو

چنانچہ شریعت آسان ہوگئی اور توحید مضبوط ہوگئی اور نعمت بتمام وکمال تمکو مل گئی سو اب
میری رہنی سی تمکو فائدہ نہین بلکہ تمکو دنیاوی نقصان ہی کیونکہ یہود میری موذی ہین اور
میری سبب سے تمہاری بھی دشمن ہین اور مین جہاد کا حکم نہین لایا جو اونہین قتل اور غارت
کرون سو اب میرا جانا ہی صلاح ہی کیونکہ یہود میرے بعد تم سی اسقدر مزاحمت نکرینگی جسقدر
میری سامنی کرتی ہین اور کرنیکا ارادہ رکھتی ہین اور اگر کرینگی تو بھی مضائقہ نہین بعد چندی
فارقلیط اگر تمہارا ناصر ومعین ہوگا ولیکن اگر مین نجاؤن تو وہ نہ آوی اور تمہین نصرت نہ پہنچی
اور یہ جو مینی کہا کہ اگر مین نجاؤنگا تو وہ نہ آویگا سو سبب اسکا یہ ہی کہ دو نبی مستقل صاحب
شرع جدید ایک زمان ومکان مین جمع نہین ہو سکتی والا بسبب اختلاف احکام کی انتظام
عالم کا بگڑ جائی ہان دو نبی اسطرح کی جمع ہو سکتی ہین کہ ایک تابع ہو ایک متبوع چنانچہ موسیٰؑ
کی بعد دو دو چار چار پیغمبر اکہٹا ہوئی ہین سو فارقلیط ایسا نہین کہ میرا تابع ہو وہ بہی مستقل
صاحب شرع جدید ہوگا اور اگر مین اوسکا تابع ہون تو بعض فوائد واحکام جیسی کثرت علم
وعفو وغیرہ مخفی رہ جائین مین چاند ہون وہ سورج ہی سورج چاند سی زیادہ نافع ہی جو چیز
چاندنی مین چھپی رہ گئی ہی دھوپ مین مل جائیگی چاند مظہر جمال کا ہی سورج مظہر جلال کا فان فہم
وان لم تفہم فارجع الی صولۃ الضیغم اور قول اوسکا جہانکا سردار یہ بھی تیسری خدا پر
صادق نہین آتا کیونکہ خدا دونو جہانکا سردار ہوتا ہی اور سرداری اوسکی اوس جہان
مین زیادہ تر ظاہر ہوگی علاوہ اسکی اوس خدا نی اپنی حکومت وعدالت ونظم ونسق عالم
کا کچھ بھی نہین کیا پہر کسطرح اسکا سردار کہلاویگا پس ثابت ہوا کہ جہان کی سردار ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکا سید وسلطان اول وآخر کائنات نام ولقب
ہی جنہون نے جہان مین عدل وحکم جاری کیا اور قول اوسکا اوسکی مجھہ مین کوئی چیز نہین اور وہ

میری چیز وسی پاویگا اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فارقلیط موعود یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
حضرت عیسیٰ سی افضل تر ہی اسواسطی کہ حضرت عیسیٰ کی نیک صفتین اوسمین تہین اور اونکی سوا
اور نئی نئی صفتین اور تہی جو حضرت عیسیٰ کو حاصل نتہی اوسی بخشی گئی اور یہ قول خدا ہی
ذہنی پر صادق نہین اتا کیونکہ باپ بیٹا روح قدس تینون باتفاق نصاری کی متحد ہین اور
درجہ اور جلال مین برابر و یکسان اور یہان بیٹا اتحاد سی صاف منکر ہوا جاتا ہی اور کہتا ہی
کہ اوسکی کوئی چیز مجہہ مین نہین نہ ذاتی نہ صفتی مین بالکل اوس سی مباین و مغایر و علیحدہ
ہون پس اگر تین خدا ہوتی اور تینون ایک ہوتی تو بیٹا اسطرح کہتا کہ مجہہ مین روح پاک کی
کوئی چیز نہین ہی لیکن اوسنی یہ کہا پس مغایرت ثابت ہوئی اور تثلیث باطل ہوئی پس نہوگا
فارقلیط مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جسمین عیسیٰ کی اکثر صفتین تہین جیسی نبوت اور رسالت اور معجزہ
اور کشف و کرامات دکہانا اور اورونکو بہی اوسکی طاقت بخشنا اور پیشین گوئی اور حلم
اور اگلی کتابونکی گواہی و غیر ذلک اور جو صفتین کہ خاص اوسمین تہین حضرت عیسیٰ مین نتہین جیسی
جہاد کرنا اور رعب و جلال سی فتحیاب ہونا اور لوٹ کا مال لینا اور نکاح کرنا بسبب
لطافت کی سایہ کا نہونا اور اوسکی کتاب کا سب کتابون سی فصیح تر ہونا و غیر ذلک
اور قول اوسکا اس جہان کی سردار پر حکم کیا گیا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اس
جہان کا سردار بادشاہ ہی اوسپر حکم کیا گیا ہی یہی حکم کہ خلق کو بسبب جزا کی الزام دی
سو وہ محمد خدا کا محکوم علیہ ہی جیسا اوسپر حکم کیا گیا ہی ویسا ہی وہ کریگا ایسی وہ کسی پر
توبیخ و حکم ادا نکریگا یا یہ معنی ہین کہ اس جہان کی سرداری کا حکم دیا گیا ہی یعنی خدا کا حکم ہوا ہی کہ اس
جہان کا کوئی سردار ہو سو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سردار ہوگا یا یہ معنی کہ محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم جو جہان کا سردار ہی اوسی جزا و اجرت دی گئی ہی جیسا اوسنی کیا ہی یعنی

اوسکا

اوسکی عمل کے موافق اوسکو دین و دنیا مین جزا دیجاویگی سو اسیطرح وہ بہی سبکو ہر ایک
کی عمل کے موافق جزا دیگا اوس محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دنیا مین یہ جزا دیگئی کہ جہان کا
سردار بنا اور خلق اوسکی مطیع ہوئی عظیم الشان بادشاہون نی اوسکی آگی سر جہکایا اور اوسکا
نام نیک عالم مین فاش ہوا اور تا قیامت فاش رہیگا اور مکہ پر اوسی فتح دیگئی جیسی ابرہہ وغیرہ
نی شکست اوٹہائی تہی اور اوسکو بعد افلاس کی دوست و دشمن کی دولت ملی اور جب اوسکا
نام لیا جاتا ہی اوسپر درود و برکت بہیجی جاتی ہی اور آخرت مین وہ درجہ اوسکا ہوگا جو کسی پیغمبر کا
نہوگا فا علم اور نصاری اس جگہہ جب عاجز ہوتی ہین کہتی ہین کہ اس جہان کی سردار سی مراد شیطان
ہی سو یہ اسواسطی کہتی ہین کہ اگر تیسری خدا کو اس جہان کا سردار کہینگی تو خدا ؤن مین مغایرت
ثابت ہو جائیگی ولیکن اگر غور و انصاف سی دیکہو تو یہ تاویل محض بعید و نادرست ہی
یہان کلام دوسری وکیل کی آنی مین ہی شیطان بیچ مین کہانسی کو ڈرا علاوہ اسکی
عیسیٰؑ اوس سردار کی آنیکو اپنی کلام نکرنیکا سبب بتاتی ہین یعنی مین اس سبب سی اب
کلام نہین کرتا کہ وہ آتا ہی راستی کی باتین سب بتادیگا میری کلام کرنیکی احتیاج نہین
چنانچہ دوسری جگہہ کہلکر یہی مضمون فرمایا کہ ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون پر اب
تم اوسکی برداشت نہین کرسکتی لیکن جب وہ روح صدق آویگا تمہین ساری سچائی کی
راہ بتادیگا پس ثابت ہوا کہ فارقلیط کا آنا عیسیٰؑ کی خاموش رہنی کا سبب ہی سو وہی فارقلیط کو
جہان کا سردار کہا ہی علاوہ اسکی شیطان گیا کہان تہا جو عیسیٰؑ فرماتی ہین کہ وہ آتا ہی وہ تو
اونکی عہد مین موجود تہا انجیل مین تو لکہا ہی کہ اوسنی عیسیٰؑ سی باتین کین اور عیسیٰؑ کو آزمایا اور
اگر یہ معنی لین وہ غالب ہوا چاہتا ہی تو بہی کلام درست نہین ہوتا کیونکہ اوسکا غالب ہونا
عیسیٰؑ کی خاموشی کا سبب نہین ہوسکتا بلکہ یون کہنا چاہتی تہی کہ مین تمسی بہت کلام اسواسطی کرتا ہون

اور یہ بات اسواسطی سمجہاتا ہون کہ شیطان کی غلبہ کا وقت آیا ہی مبادا وہ تمہین فریب دیتی ہیا
علاوہ اسکی یہ قول منافی ہی اس قول کی کہ میرا جانا سود مند ہی کیونکہ جب عیسیٰ ع کی جانی سی
شیطانکا غلبہ ہوا تو اونکا جانا کہان سود مند ہوا اور منافی ہی اس قول کی بہی کہ اس جہانکی
سردار پر حکم کیا گیا ہی کیونکہ شیطان محکوم و مغلوب نہین ہوا اور اگر ہوا تو غالب ہونا اوسکا
جو پہلی قول سی ثابت کرتی ہو باطل ہوگا اور بالفرض و التقدیر اگر اسجہان کی سردار سی شیطان
ہی مقصود ہو تو ہوا کری یہ بہی بیچ مین جملہ معترضہ سہی ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ جسکی تم فارقلیط و روح
صدق کہتی ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جسپر خدائی پہنی نہین اس دلیل سی کہ اونسی توبیخ
و عدالت نہین کی اور قول اوسکا اپنی نہی گا اسکی موافق قرآن ناطق ہی کہ مَا یَنطِقُ عَنِ
الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی جی سی باتین نہین
بناتا بلکہ جو کچہہ اوسی پیغام دیا جاتا ہی وہی کہتا ہی اور اگر فارقلیط سی وہ فرد ذہنی جسکی تم تیسرا
خدا ٹہراتی ہین مقصود ہو تو اوسکا محتاج ہونا لازم آوی کہ جب وہ دوسری اسی سنی تب
بیان کری اور محتاج خدا نہین ہو سکتا اور فارقلیط یونانی لفظ ہی اسکی معنی ہین شفاعت
کرنیوالا اور درمیانی اور بزرگ کیا ہوا سو سب ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر
صادق ہی بلکہ محمد اور بزرگ کیا ہوا دونو لفظ مترادف ہین اگر نصاری کہین اسمین
نام کی تبدیل ہی کیونکہ نام اونکا محمد تہا نہ فارقلیط کہونگا اگر ایسی ہی تصریح طلب کرتی ہو تو اسطرح
کی خبر حضرت عیسیٰ ع کی بہی کسی اگلی کتاب مین نہین ہی نہ شبہہ کہین عیسیٰ ع کا لفظ واقع نہین
ہوا اور خود نصاری لکہتی ہین کہ عیسیٰ ع کا نام اگلی کتابونمین عمنوائیل تہا یعنی خدا ہماری ساتہ
پس جسطرح عیسیٰ ع کی نام مین تبدیل ہی اسیطرح ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نام
مین ہی اور خدا کا ساتہ ہونا عیسیٰ ع سی مخصوص نہتا پیدایش کی ۳۹ مین ہی کہ خدا یوسف کی ساتہ

[illegible]

سالہ

ساتھہ تھا اور مشاہدات یوحنا کی ۲ باب مین ہی کہ مین اوسی جو غالب و مظفر ہوتا ہی مخفی من کہانیکو
دونگا اور ایک سنگ سفید دونگا جسپر ایک نیا نام لکھا ہی سوا اوسکی جسنی اوسی پایا کوئی اور اوسی
نہین جانتا اور مین اوس غالب کو جو میری کامونکو یاد رکہتا ہی قومونکا مختار کرونگا اور اوسکا سلطان
وہ آہنی عصا لیکی اون پر حکمرانی کریگا اور اونکو مٹی کی برتنونکی مانند چکنا چور کریگا چنانچہ مینی اپنی
باپ سی یہ پایا ہی اور مین اوسی صبح کا ستارہ دونگا انتہی کہتا ہون کہ مین عیسیٰ ع نی بعد انتقال
کی یہ خبرین یوحنا سی کہین سو غالب مظفر جسنی تمام سرکشونکو مغلوب کیا جسکی اتباع غالب بن
کل غالب اور حزب اللہ اور سیف اللہ اور اسد اللہ کہلائی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی اور مخفی
من گو حب کی مٹھائی ہی جو اونہین غار حرا مین کہلائی گئی یعنی علم نبوت اور سنگ سفید وہ ہی جسکی امامیہ
اثنا عشریہ لکھتی ہین کہ جبرئیل ع نی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیا تھا اور اوسپر کچھہ لکھا تھا کہ ہر کسی سی نہ پڑہا
جاتا تھا سو اونہون نی حضرت علی رض کو دیا اونہون نی امام حسن رض کو یہان تک کہ حسن عسکری کو پہنچا
اور سنہ دو سو ہجری مین حسن عسکری سی امام مہدی رض پیدا ہوئی سو جب ہشیار ہوئی حسن نی وہ سنگ
سفید مودوع اونکی حوالی کیا وہ سنگ لیکر غائب ہو گئی اور آخری زمانی مین ظاہر ہونگی اور بعضی
محققین اہل اسلام کہتی ہین کہ اوس پتہر کو آدم ع بہشت سی لائی تھی اور اونسی شیث ع کو پہنچا یہان
تک کہ ہاتہون ہاتہہ عیسیٰ ع کو پہنچا اور اونسی بوساطت روح قدس جبرئیل ع کی محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو ملا اور شاید کہ وہ حجر اسود ہو کیونکہ حجر اسود پہلی دودہ سی زیادہ سفید تھا
رواہ الترمذی و صاحب روضۃ الاحباب اور آہنی عصا کا ذکر اور حکمرانی کا بیان اور قومونکی
چکنا چور کرنیکا تذکرہ صحیفہ اشعیا مین بہی ہی زبور مین بہی ہی لیکن یوحنا کی خبر سی صاف ثابت
ہو گیا کہ وہ عیسیٰ ع کی بعد ہوگا کیونکہ عیسیٰ ع نی آپ فرمایا کہ مین ایک شخص کو ایسا ایسا دونگا
پس معلوم ہوا کہ وہ شخص غیر عیسیٰ ع کا ہی اور عیسیٰ کی بعد یوحنا کی بعد کوئی ایسا غالب نبی ہو تو ونکا

سلطان قومونکا مختار جسکا لقب بہی مختار اور تیغ سی ہر گشتونکو مطیع کری اور نافرمانونکو
ہلاک کری سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدا نہین ہوا یہ واضح خبر آپ ہی کی
ہی ور عیسیؑ نی اس خبر کو خدا سی پایا تہا اور صبح کا ستارہ ہماری شریعت بیضا ہی یا قرآن
شریف کہ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا یا جمعہ کا دن کیونکہ صبح کا تارہ زہرہ ہی جسی سوک
کہتی ہین اور وہ جمعہ کی دن سی منسوب ہی اسیواسطی جمعہ کو سوکیار کہتی ہین یا صبح کا ستارہ
مہدیؑ ہی کہ پچہلی زمانیمین کفر کی تاریکی آکر دفع کریگا جسطرح پچہلی رات کو صبح ہوتی صبح کا
ستارہ نمایان ہوکر مزیل ظلمت ہوتا ہی اور شاید کہ عیسیؑ نی اپ کو صبح کا ستارہ کہا ہو
یعنی مین خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہور ہونگا اور اوسکی شریعت مضبوط کرنیکو آونگا
اور مینی وینٹ اور ولیم پادریونسی کہا کہ یہ آہنی عصا لیکر جہاد کرنیوالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہی تب سٹ ہٹا کر کہنی لگی کہ عیسیؑ نی یہ حکم ثواطیرہ کی کلیسیاؤن پر کیا تہا سو وہین
تو دی شخص ایسا پیدا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہان گئی ہی نتہی مینی کہا ثواطیرہ
تہان تہا تب کتابونمین دیکہکر کہا کہ روم کی متعلقات مین استنبول کی قریب تہا مینی کہا
روم تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصحاب حضرت عمرؓ وغیرہ نی فتح کیا تہا چنانچہ تواریخ نویز
مسطور ہی اور ہجرت کی اکیسوین برس قسطنطین روم کا بادشاہ جو تثلیثیون کا معین ومددگار
تہا مسلمانونکی ہاتہونسی نہایت ذلیل ومقہور ہوا اور آخر قتل کیا گیا چنانچہ تواریخ الفیہ
جام جہان نما مین مرقوم ہی بعد اصحاب کی بہی محمدیونکا روم مین عمل ہا پہر چند روز
فرنگیونکا اوسمین عمل پایا آخر سلاطین عثمانیہ کہ مسلمان تہی تمام روم پر قابض ہوئی اور اب بہی وہان
مسلمانونکا عمل ہی پس یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہوئی فَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ
اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اور ۳ مین ہی کہ جو لوگ تم مین سی خراب نہین ہوئی وہ سزاوار اسکی ہین کہ میری ساتہہ سفید

ہونگا

اور ستارہ صبح بمعنی نام پیغمبر ستارہ صبح

پوشاک پہنین کیونکہ وہ غالب سفید پوشاک پہنیگا اور مین اوسکا نام کتاب حیات سی محو نکرونگا
بلکہ اوسکی نام کا اقرار اپنی باپ اور اوسکی فرشتونکی آگی کرونگا اور مین اوسی جو غالب ہوتا ہی
اپنی خدا کی ہیکل کا ستون کرونگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور مین اپنی خدا کا نام اوسپر
لکہونگا اور اپنی خدا کی شہر کا یعنی نئی اورشلیم کا نام جو آسمان پر سی خدا کی حضور سی اترتی
ہی اوسپر لکہونگا اور مین اوس غالب کو اپنی تخت پر بیٹہنی دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنی
باپ کی ساتہہ تخت پر بیٹہا انتہی سو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ سفید پوشاک
پہنتی تہی اور فرماتی تہی اِلبَسُوا الثِّیَابَ البِیضَ رواہ الترمذی اور عیسیٰ اور اونکی سچی
تابعین بہی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس سنت پر چلینگی اور قول اوسکا کبہی
باہر نہ نکلیگا یعنی نبوت کا حکم تا قیامت رہیگا اور مدینۃ اللہ مکہ ہی کہ نیا اورشلیم ہوا یعنی
اوسکی بجای نبوت کا مقام بنا اور حجر اسود کہ اوسمین لگا ہی آسمان سی نزا ہی اور خدا کا نام
اوس غالب مظفر کی دل پر لکہا گیا اور اوسکی ساتہہ منسوب ہوا یعنی جو کوئی خدا کا نام
اوسکی قول و شرع کی موافق لیتا ہی وہ اصل باللہ ہوتا ہی اور اگر اوسکی برخلاف ہو کر
لیتا ہی وہ واصل نہین ہوتا اور عیسیٰ کا بہی نیا نام اوسکی ساتہہ منسوب ہوا اوسوقت مین یسوع
کہلاتی تہی اسوقت مین عیسیٰ کہلائی ظہور اول مین اونکی دم جان بخش مومنان تہی
ظہور ثانی مین جانگداز کافران ہوگی اوسوقت مین مرحمت اونکی مشہور تہی اسوقت
مین قہر اوسوقت مین وہ ایکگونہ مغلوب ہوئی تہی اسوقت مین غالب کی ساتہی ہو کر
دجال و یاجوج پر غالب ہونگی اوسوقت مین کفار اونکو حقیقی ابن اللہ جانتی تہی اور یہی
اونکا نام مشہور کیا تہا اسوقت مین خدا کی پیاری اور نبی اللہ و عبد اللہ کہلاونگی
اور قول اوسکا یہی تخت پر یعنی نبوت کی تخت پر اور قول اوسکا مین غالب ہوا اس سے

نکلتا ہی عیسیٰ ؑ مقتول و مصلوب نہین ہوئی اور ۷ مین ہی کہ مینی اونکا شمار جن پر نجات کی واسطی مہرین
لگ گئین تہین سنا کہ بنی اسرائیل کی فرقون مین سی ایک لاکہہ چوالیس ہزار مہری ہوئی بارہ
اسباط سی بارہ بارہ ہزار بعد ازان مینی نگاہ کا تو دیکہو ایک بڑی جماعت جسمین ہر صنف
ہر ذات ہر قوم ہر زبان کی لوگ تہی جنکو کوئی شمار نکر سکا سفید جامی پہنی اور خرمی کی
ڈالیان ہاتہون مین لیی خدا کی تخت اور برّہ کی آگی کہڑی تہی انتہی یہان سی معلوم ہوا کہ بعد
عیسیٰ ؑ کی بنی اسرائیل مین سی تہوڑی ہی لوگ ہوئی جنکی کاغذون پر نجات کی مہر لگ گئی
اور غیر قوم سی بیشمار ناجی ہین سو وی محمدی امت ہین کہ سفید پوشاک اور خرمی کی ڈالیان
اونکی نشان ہین کیونکہ ان دونو چیزونکو ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دوست
رکہتی تہی اور خرمی کی افراط جسقدر عرب مین ہی مشہور ہی کہ اور ملک مین نہین عرب اوسکی
آگی کی روٹیان کہاتی ہین اور اوسکو میوہ کی طرز پر تناول کرتی ہین اوسی سی دوشاب
و سرکہ بناتی ہین اوسی سی قسم قسم کی مٹہائیان بناتی ہین وہی روٹی ہی وہی سالن وہی میوہ
وہی مٹہائی روزہ کہولنا اوس سی ثواب ہی اور آنکہہ مین روشنی بڑہاتا ہی قال ؑ م
اَکْرِمُوا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّہَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ طِیْنَۃِ آدَمَ اس کتاب مین
بسبب اختصار کی اتنی ہی خبرین لکہی گئین ورنہ جسی ان خبرونکی شرح و تفصیل مطلوب ہو یا اور
خبرونکا معلوم کرنا منظور ہو وسی کتاب صولۃ الضیغم کیطرف رجوع کرنا چاہیی

فصل

نصاری کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شمشیر سی مذہب اسلام کا جاری کیا ولیکن خدا کی خوبی
سی خلاف ہی کہ زبردستی سی مذہب حق کو دنیا مین جاری کری اور اوسکی سبب سی لاکہون
خون بہان کری اور ابتدا زمانی سی خدا کی کسی کلام سی ثابت نہین ہو سکتا کہ اللہ تعالی نی کسی نبی
یا بادشاہ کو کبہی فرمایا ہو کہ میری مذہب کو دنیا مین زور و ظلم سی جاری کر کہتا ہون مین حضرت

نوح ع کا لوگ ایمان نلائی سو خدا نی تمام آدمیونکو چرندون پرندون درندون سمیت غرقاب
کیا مگر چندی معدود کو چنانچہ پیدائش کی ۷ مین ہی پہر اسکو خدا کی خوبی سی کوئی خلاف
نہہ سمجہ سکتا ہی اور اوسیکی ۱۴ مین ہی کہ ابراہیم ع نی کدرلاعومر بادشاہ وغیرہ کو قتل و غارت کیا
اور ۱۹ مین ہی کہ لوط کی امت پر آگ اور گندہک برسی اور مشہور ہی کہ فراعنہ موسی ع کی ہاتہہ سی
ہلاک ہوئی اور سفر الخروج کی ۱۷ مین ہی کہ موسی ع کی حکم سی یوشع نی عمالقہ کو تلوار سی
شکست دی اور سفر الحساب کی ۳۱ مین ہی کہ موسی ع نی فنحاس کو سردار بنا کر بارہ ہزار
اسرائیلیونکی ساتہہ مدیانیونکی مقابلہ کو بہیجا اونہون نی ساری مدیانیونکو قتل کیا اور اونکا
مال و متاع و دواب و مواشی سب لوٹ لیا اور اونکی ساری بستیون اور گہرونکو پہونک
دیا اور استثنا کی ۷ مین ہی کہ تیرا خدا اون سب گروہون پر جنسی تو ڈرتا ہی زنبورونکو مسلط کریگا
تاکہ اونہین جو باقی و پنہان ہین تیری حضور سی ہلاک کری تیرا خدا اونکی بادشاہونکو تیری ہاتہون
گرفتار کروائیگا اور تو اونکی نام آسمان کی تلی سی مٹا دیگا اور ۲۰ مین ہی کہ جب تو قتال کی
لیی کسی شہر نزدیک ہو تو پہلی صلح کا پیغام دی اگر وہ صلح قبول لین تو سب سی خراج لی اور نہین
تو ہر ایک مرد کو قتل کر مگر عورتون اور لڑکونکو اور مال و مواشی کو لوٹ لی اور صحیفہ یوشع
کی ۸ مین ہی کہ یوشع نی بحکم خدا تیس ہزار آدمی لیکر عی پر چڑہائی کی اور وہانکی لوگونکو بیک قلم
تہ تیغ کیا اور سب مقتول بارہ ہزار تہی اور کتاب سموئیل کی ۲۷ مین ہی کہ داؤد نی چار
اسی مصر تک سیر کی اور اوس زمین کی لوگونکو قتل کیا اور صحیفہ ارمیا کی ۱ مین ہی کہ ای ارمیا مین نی
تجہی ہلاکت و استیصال و اہلاک کی واسطی گروہون اور بادشاہون پر قائم کیا اور عبرانیہ کی ۱۱
مین ہی کہ جدعون اور بارق اور سمسون اور یفتاح اور داؤد اور سموئیل وغیرہ نی ایمان سی
مملکتونکو مسخر کیا اور عدالتین کین اور شیرونکی مونہہ بند کئی اور آگ کی شدت کو توڑ دیا تلوار کی

دہارونکو کند کیا وی سستی سی قوی ہوئی جنگ مین بہادر ہوئی ورغیرونکی فوجونکو ہٹا دیا اور
سموئیل کی ۱۷ مین ہی کہ داؤد نی جلیات فلسطینی کو اپنی ہاتہہ سی مارا اور کتاب قضاۃ کی ۱۵
مین ہی کہ سمسون نی ایک گدہی کی ہڈی سی ہزار آدمی مار ڈالی ور تسلینقیہ ثانیہ کی ۲ مین ہے
کہ ابن الہلاک کو عیسیٰ اپنی موہنہ کی دم سی فنا کر دیگا **فصل** نصاری کہتی ہین محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نی معجزی نہ دکہائی اور پیشین گوئی نکی کہتا ہون ہمین ہماری حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئی ور دو پارہ ہونا قمر کا برملا ہزارون کافرون اور
مسلمانونکی سامہنی بی شک و شبہہ آپ سی واقع ہوا اور روایت کیا اسکو سیکڑون صحابہ
اور تابعین نی اور روایت کیا اونسی ایک جم غفیر نی ایسہ حدیث سی ور یہ خبر متواتر ہی اور
مروی ہی صحیحین مین اور اور کتابون مین طرق کثیرہ سی کہ شبہہ کو قطعاً وہان دخل نہین اور
لکہہ لیا تہا اس حادثہ کو جابجا کی مورخون نی اور اجماع ہی مفسرونکا اسپر کہ اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ سی یہی انشقاق مراد ہی بدلیل اس آیت کی وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت کا دن نزدیک آیا ہی کیونکہ اوسدن چاند سورج
توڑ دیی جائینگی سو اوسکا نمونہ نمایان ہوا اور اس نمونہ نی ظہور
قیامت کو قریب القیاس کر دیا کفار کو چاہیی کہ اب قیام قیامت کو بعید از قیاس نجانین
کیونکہ جسنی قمر کو آج اپنی نبی کی ہاتہہ سی شق کرایا وہ قادر ہی کہ ایکدن شمس و قمر دونو کو بگڑی
کی طرح لپیٹ ڈالی ور جب اوسکی بندونسی ایسی امر ہوئی تو اوس سی جو رب الارباب ہی
کیا عجب اور کیا بعید لیکن کفار جب اسطرح کی نشانیان دیکہتی ہین حماقت سی موہنہ پہیر
لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ سحر ہی نظر بندی ہی یا یہ معنی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا
کی تہی کہ میری ہاتہہ سی شق القمر کا معجزہ ظاہر ہو سو اس دعا کی قبولیت کی ساعت آپہنچی اور

[illegible]

قمر شق ہو گیا پس الف لام الساعۃ مین عہد کا ہی اور ماضی کا صیغہ صریح دلالت کرتا ہی کہ
شق ہونا واقع ہو چکا اور ایک مشت خاک آپ نی کافرونکو پہینک ماری تہی سو سبکی آنکہین
پہر ہی ہو گئین ہئین تب حق تعالی نی فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی
اور اسیطرف جامی نی اشارہ کیا ہی ع بمشت ریگ پشت جملہ بشکست اور آپ کی
انگلیونسی سیکڑون آدمیونکی سامنی چشمہ جاری ہوا اور بکری کی ایک ران سی آپ نی چالیس آدمیونکو
آسودہ کیا اور عکاشہ بن محصن کی تلوار بدر کی دن ٹوٹ گئی سو آپ نی اوسی خرمی کی ایک ڈالی
پکڑادی وہی تلوار بنگئی اور قتادہ بن نعمان کی آنکہہ اوسی دن پہوٹ گئی اور معاذ بن عفراء
کا ہاتہہ کٹ گیا سو آپ نی دونوکو فوراً چنگا کردیا کذا فی المشکوۃ اور آپ کی آب دہن سی
کہاری پانی میٹہی ہوجاتی تہی اور آپ کی بدن مبارک کا پسینا مشک سی زیادہ خوشبو تہا
یہانتک کہ آپ گلیونمین چلتی تہی اور ہوا مین خوشبو بہر رہتی تہی اس سبب سی لوگ
جان جاتی تہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گلی مین تشریف لائی تہی اور گرمیون مین
آپ کی اوپر ہمیشہ ابر کا سایہ رہتا تہا چنانچہ یہی دیکہکر حضرت خدیجہ رض نی آپ سی شادی کی
اور آپ کی کپڑون پر مکہی نہ بیٹہتی تہی اور کہٹمل اور مچہر آپکو ایذا نہ دیتی تہی اور ہزارون فرشتی
بدر کی دن آپ کی ساتہہ ہوکر کافرونسی لڑی چنانچہ فرمایا ہی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُنْزَلِیْنَ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ
بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ یعنی یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب تو کہنی لگا بدر کی دن مسلمانونسی کیا تمکو کفایت نہین ہماری خدا کا تمکو مدد بہیجنا
تین ہزار فرشتونسی کہ آسمان سی اوتری ہوئی ہین البتہ اگر تم ٹہری ہو اور لڑائی کی مقدمہ

جسوقت بیٹہتی تہی سبکی اونچی نظر آتی اور تو لوگون مین بیٹہکی سبسی اونچی نظر آتی ۱۲

مین جو کچہہ مین تمسی کہون اوسکے مخالفت سی پرہیز کرو اور وہ یعنی دشمن تمہاری فی الفور
آوین تو مدد بہیجی تمہارا رب پانچہزار فرشتی بانی والی التفسیر و نمین ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی بدر کی دن حقتعالی سی مدد مانگی سو تین ہزار فرشتی اوتری چنانچہ حضرت
علی سی منقول ہی کہ پہلی ایک انڈہڑ نہایت زور سی چلا بعد ازان پہر دوسرا انڈہڑ
چلا پہر تہوڑی دیر بعد تیسرا انڈہڑ چلا سو پہلی مین جبرئیل ہزار فرشتی سمیت تہا دوسری
مین میکائیل تیسری مین اسرافیل پگڑیان نور کی باندہی شملی کاندہون پر چہوڑی ابلق گہوڑون
پر سوار تب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای مسلمانو تین ہزار فرشتی
تمہاری مدد کو اوتری ہین کیا تمکو انکی مدد کفایت نہین سو مسلمان اس سبب سی کہ
کافرونکی کثرت سی ہراسان تہی کہنی لگی کہ ہان اسقدر کفایت تو ہین لیکن خدا کیا
اور فرشتی زیادہ نہ بہیجیگا تب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا
تا آخر یعنی ہان اگر تم ٹہہری رہوگی اور میری مخالفت نکروگی تو خدا دو ہزار فرشتی اور
بہیجیگا اور سب پانچ ہزار ہو جائینگی پس مسلمانون نی جیکو مضبوط کیا اور لڑائی پر قدم گاڑی
تب خدا نی بموجب قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ہزار فرشتی اور بہیجی چنانچہ جلالین
مین لکہا ہی فَلَمَّا صَبَرُوْا وَاَنْجَزَ اللّٰهُ الْوَعْدَ بِاَنْ قَاتَلَتْ مَعَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰی
خَیْلٍ اَبْلَقَ عَلَیْهِمْ عَمَائِمُ یعنی مسلمان ٹہہری ہی سو خدا نی وعدہ پورا کیا اور فرشتی
ابلق گہوڑون پر سوار عمامی باندہی اونکی مدد کو اوتری فقط اور مشرک لوگ فرشتون کی
گہوڑونکا ہنہنانا اور کوڑونکی آواز سنتی تہی لیکن گہوڑونکو ندیکہتی تہی اور جب کوئی
مسلمان کسی کافر کی پیچہی مارنیکو دوڑتا تہا پہنچنی سی آگی ہی اوسکا سر زمین پر پڑا دیکہتا تہا
اور خندق کی لڑائی مین حقتعالی نی باد صبا کو بہیجا کہ اوسنی کافرونکی لاو لشکر مین

ہالاڈولاڈالدیا اور فرشتونکو بہیجا کہ اونہون نی خیمونکی طنابین کاٹ دین اور میخین
اوکہاڑ کر پہینک دین اور کافرونکی دل مین رعب ڈالدیا تب اونسی بہاگنی کی سوا کچھہ نہ
بن پڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِکَتْ
عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مجھی پروا سی مدد ملی اور قوم عاد پچھیا وسی ہلاک کیی گئی شعر
باد صبا ہست کہ نصرت ترا ٭ دیدی چراغ راکہ دہد باد یاوری ٭ اور حق تعالی
یہ آیت بہیجی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَاءَتْکُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا یعنی ای مسلمانو یاد کرو نعمت خدا کی
جب چڑہ آیا تمپر کافرونکا لشکر پس بہیجا ہمنی اونپر آندہی کو اور ایسی لشکر کو جو تمہاری
نظر وسی پوشیدہ تہا اور صحیح نسائی و معجم کبیر مین ہی کہ ایک اندہی نی آپ سی بینا ہونی کی
استدعا کی آپ نی اوس سی دو رکعت نماز پڑہوائی اور فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ
فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ یہ تہی ہی فوراً اوسکی انکہین تارہ سی کہل گئین اور
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد اصحاب نی اس نماز و دعا کو آزمایا اور پورا پایا
اور حضرت علی رض کو خبر دی کہ ابن ملجم تمکو قتل کریگا اور ویساہی ہوا رواہ احمد اور
امام المحدثین مولانا عبد العزیز رح نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ جب علی رض نی وفات پائی
اورشلیم کی ہر ایک پتہر کی نیچی سی خون ابلنی لگا مینی کہا سبب اسکا یہ تہا کہ اونکی وفات
پانی سی خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی سو اونکا قاتل گویا سب اورشلیمی پیغمبرونکا قاتل ہوا
کیونکہ بنی اسرائیل کی نبوت عیسیٰ کی وقت سی منقطع ہوئی اور بنی اسمعیل کی نبوت ہماری حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سی منقطع ہوئی تہی صرف نبوت کی خلافت وجانشینی باقی

رہ گئی تہی سواوسدن وہ بہی معدوم ہوئی اور امام حسینؓ کی شہادت کی آپ نی خبر دی اور
ابوہریرہؓ برملا بیان کرتی تہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجہی خبر دی ہی کہ ہجرت
سی ساٹہوین برس کی شروع مین یہ ہنگامہ ہوگا اور ہمیشہ ابوہریرہؓ دعا کرتی تہی کہ خدا وہ
سال مجہی نہ دکہلائی سو جیسا آپ نی فرمایا تہا ویسا ظہور مین آیا اور ثابت بن قیسؓ کے
قتل ہونیکی اور مصر وفارس کی فتح ہونیکی اور مسیلمہ کی خروج کی اور اوسکی قتل ہونیکی اور نجاشی
کی مرنیکی اور عبداللہ بن رواحہ اور جعفرؓ کی قتل ہونیکی خبر دی اور ویسا ہی ہوا اور قرآن
مین خبر دیگئی کہ ابولہب کی جورو رسی کی پہانسی سی مری گی اور ویسا ہی ہوا اور سورۃ الروم
مین فرمایا گیا کہ هُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ یعنی رومی قریب
ہین کہ فارسیون پر غلبہ پاوینگی سو قریش کی کافرون نی کہا فارسی بڑی شوکت والی
ہین وہ رومیونسی ہرگز مغلوب نہونگی شعر کہ ایرانی از رومی کیش خورد بقاقم کجا ریزد اندر نبرد
آخر ابوبکر صدیقؓ اور ابی بن خلف سی یہ شرط ہوئی کہ اگر نو برس کی بیچ مین رومی غلبہ پاوین
تو ابیؓ سو اونٹ دی نہین تو ابوبکر دین سو حدیبیہ کی دن خبر پہنچی کہ رومیون نی پارسیون
پر غلبہ پایا تب صدیق نی ابی سی سو اونٹ بہر لیی اور بضع کا لفظ تین عدد سی لیکر نو تک
بولا جاتا ہی اور سورۃ الفتح مین فرمایا گیا لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ یعنی قسم ہی تم ضرور
مسجد حرام مین داخل ہوگی جو چاہا ہی خدا اس طرح سی کہ دشمنوںسی نڈر ہوگی یعنی غلبہ کی
ساتہ اور حج کیو سطی سر کی بال منڈاؤگی اور کتراؤگی اور کسی سی نہ ڈروگی سو ویسا ہی
ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیتی جاگتی مکہ فتح ہوگیا سو یہ سب معجزے بتواتر ثابت
ہین اور بعضی بروایت احاد بہی ثابت ہین ولیکن عیسیٰؑ کی اکثر معجزی بروایت احادہی ثابت

ہین

ہین اور خبر متواتر باتفاق ہوشمندونکی یقینیات سے ہی دیکہو ایک محلے کی لوگ کسی کو کہہ
دیتی ہین کہ فلانا تمہارا باپ ہی سو تم ایسا یقین کرلیتی ہو کہ گویا سو بار آنکہونسی دیکہا
ہو پہر اگر کسی کوئی کہی کہ یہ تمہارا باپ نہین تو لڑ مرو اور حال یہ ہی کہ حقیقت کار کی معلوم
نہین شاید کہ تہہی چور کچھہ اور قباحت واقع ہوگئی ہو اور شاید کہ خبر دینی والی جانتی ہون کہ
تم زید کی بیٹی ہو اور کسی مصلحت کیواسطی انکار کری وہون نے کہہ دیا ہو کہ تم عمر کی بیٹی ہو پس جب
ایک محلے کی آدمیونکا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن ہی مفید یقین کا ہوا تو لاکہون
کروڑون دوست دشمن کا قول جنکا اتفاق کرنا جہوٹہہ پر ممکن نہین کیونکر مفید یقین کا نہوگا
اور عرب کا اُجڈ اور ناخواندہ ہونا مشہور ہی ممکن نتہا کہ وہ بن معجزہ دیکہی ایمان لاتی
اور شرح و تفصیل معجزونکی اگر مطلوب ہو تو شواہد النبوۃ و معارج النبوۃ و روضۃ الاحباب
و عجائب القصص و صولۃ الضیغم و جاذب الفواد وغیرہ کو دیکہو اور اس منصفی پر نظر کیا چاہیی کہ
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی باوجود کہ ہزارون معجزی دکہائی صاف صاف
فرما دیا کہ مین فقط ڈرانی والا ہون اور راہ رست بتانیوالا اور معجزونکی طاقت جو دکہلو دین مجہمین
نہین یہ سب اللہ کی دین ہی وہ چاہی تو مجہہ سی کچھہ ہوسکی سو یہ اس لیی فرمایا کہ احمق لوگ آپکو
خدا کی کارخانہ کا مالک سمجہنی لگین اور بار بار معجزہ کی تکلیف ندین سو یہ عیسیٰ نی بہی کہا ہی
متی کی ۴ مین ہی کہ شیطان نی عیسیٰ سی کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو آپکو ہیکل کی کنگری سی
نیچی گرادی کیونکہ خدا اپنی فرشتونکو حکم کریگا کہ تجہی ہاتہون پر اوٹہالین عیسیٰ نی کہا
خدا کو آزمانا اچہا نہین اور یہانسے یہ بہی معلوم ہوا کہ عیسیٰ خدا نتہی اور ۱۲ اور ۱۶ مین ہی کہ
بعضی کاتب و فریسی عیسیٰ سی معجزہ کی طالب ہوئی سو عیسیٰ نی کہا کہ اس زمانیکی شریر قوم
معجزہ ڈہونڈہتی ہین پر او نہین کوئی معجزہ سوا یونس نبی کی نشان کی دکہایا نجائیگا یعنی

مین تین دن زمین کی اندر رہونگا پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ بہی ہر وقت معجزہ نہ دکہاتی تہی
بلکہ یہان سی یہ نکلتا ہی کہ عیسیٰ نی مرکر جی اوٹہنی کی سوا اور کوئی معجزہ نہین دکہایا سو
یہ بہی سب نی نہ دیکہا صرف اونکی گیارہ حواریون نی دیکہا یا اور دو تین شخصون
نی اور کاتب و فریسی تو یہی کہا کیی کہ عیسیٰ کی لاش اونکی حواری کہود لیگئی اور ۱۹ مین
ہی کہ عیسیٰ نی فرمایا مجہی اچہا مت کہہ اچہا تو کوئی نہین مگر ایک جو خدا ہی اور محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ مجہی علم غیب کا نہین مگر جو خدا چاہی وحی و الہام سی
بتا دیوی اور اگر مین غیب کی باتین جانا کرتا تو اپنی لیی بہت خوبیان جمع کر لیتا سو
یہی بات اگلی کتابون سی بہی ثابت ہی دیکہو اسحاق سی بڑی پیغمبر کو جو بنی اسرائیل
کی دادا ہیں تہی اپنی مرنیکا دن معلوم نہوا اور اونکی آنکہین دہندہی ہو گئی تہین سو
عیص و یعقوب مین فرق نکرسکی اور اونکا ارادہ تہا کہ عیص نبی و رئیس ہو سو
نہونی پایا یہ بات تفصیل پیدائش کی ۲۷ مین ہی اور یعقوبؑ کا حال توریت و
قرآن مین لکہا ہی کہ بن خدا کی بتائی یوسف کی جیتی مرنیکا حال او نہین معلوم نہوا
اور اگر کسی نبی کو خدائی کارخانہ مین اختیار ہوتا تو تمام عالم کو اپنا امتی بنا لیتا موسیٰ
سی فرعونکو اور عیسیٰ سی یہودا کو اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی ابوجہل کو بی بہرہ
ہونیکی سوا کچہہ بہرہ نملا ع تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل اور عیسیٰ کو اگر علم
غیب ہوتا تو یہودا کو جسنی آخر دغا کی اپنی بارہ اصحاب کی مسلک مین منسلک
نکرتی اور متی کی ۱۱ مین ہی کہ عیسیٰ نی اون شہرونکو جنمین اوسکی بہت معجزہ ظاہر ہوئی
تہی یعنی کورزین وغیرہ کو ملامت کی کیونکہ اونہون نی توبہ نکی اور لوقا کی ۲۳ مین ہی
کہ ہیرودیس نی عیسیٰ سی بہت سوال کیی کہ کوئی معجزہ دیکہی پر عیسیٰ نی نہ دکہایا یہ جہگڑا

یہ کہ

کہ کچھہ فائدہ نہوگا انتہی یہانسی معلوم ہوا کہ کوزرین وغیرہ کی اطاعت وغیر اطاعت
کا حال عیسیٰؑ کو معلوم نہوا اسواسطی شبہہ مین اونہین معجزہ دکہائی کہ شاید توبہ کرین لیکن
وہ ثابت نہوئی اور ہیرودیس کا حال اونہین معلوم ہوگیا کہ یہ توبہ کرنیوالی اسامی نہین
اور متی کی ۲۰ مین ہی کہ ایک رنڈی نی عیسیٰؑ سی کہا مین یہ چاہتی ہون کہ میری بیٹی داہنی
بائین بیٹہین عیسیٰؑ نی فرمایا کہ یہ میرا کام نہین کہ تمکو بخشون بلکہ یہ اونہین جنکی لیے میرے باپ
نی تیار کیا ہی وہ پائیگا یہانسی ثابت ہوا کہ عیسیٰ و خدا دونوا ایک چیز نتہی وگرنہ دوسرا کون
تہا جسکی فرمان کی منتظر رہتی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ بہتیک بی اختیار تہی جو بات حقتعالے
نچاہتا تہا اونکی کیی ہو سکتی تہی اور دیکہیی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتو مین سی خواجہ باقی باللہ
ایک ولی تہی سو اونسی ایک ناپختہ نانبائی نی ہٹ کی کہ مجہی اپنا سا بنا دو آخر بعد رد و کد کی
خواجہ صاحب ناچار ہو کر اوسی حجرہ مین لیگئی اور اوسپر توجہ کی جب حجرہ سی نکلی خواجہ صاحب
اور نانبائی کی شکل و صورت مین کچھہ فرق نرہا تہا مگر اتنا تہا کہ خواجہ صاحب ہشیار تہی
اور نانبائی مست الست آخر تین دن کی بعد اوسی بیہوشی مین انتقال کر گیا یہ حال صولۃ
الضیغم اور تفسیر عزیزی مین بتفصیل ہی لیکن اس سی باقی باللہ کی فضیلت عیسیٰؑ پر ثابت نہین
ہو سکتی اسمین بہی بہید تہا کہ یہ بات حقتعالی نی چاہی تہی سو ہوئی اور وہ نچاہی تہی سو نہوئی
اور ۲۱ مین ہی کہ عیسیٰؑ کو بہوکھہ لگی تب وہ ایک انجیر کا درخت راہ مین دیکہکر اوسکی نزدیک آیا
لیکن پتیونکی سوا اوسپر کچھہ نپایا تب اوسی بد دعا دی وہ فوراً سوکھہ گیا سو عیسیٰؑ کو اگر علم غیب
ہوتا تو جان جاتی کہ اس درخت مین پہل نہین اسمین پہل ڈہونڈہنا عبث ہی اور یہان سی یہ
بہی معلوم ہوا کہ آدمی بہت محتاج ہی کیونکہ اوسکو بہوکھہ دیکتی ہی اور اوسکا دفعیہ اپنی ہاتہ
نہین کہتا خارج سے اوسکی تلاش کرنا پڑتا ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بہوکھہ کی برداشت کرنا سخت مشکل ہی

اور یہود کہتی ہین کہ یہ فعل عیسیٰؑ کا بیٹونکا سا تہا اسمین نہایت غضب و بیوقری و بصبری
ثابت ہوتی ہی کیونکہ محل غصہ کا انسان و حیوان ہی نہ پتہر اور درخت خصوصا وہ مبارک
درخت کہ شریف و خوش میوہ و دافع الامراض تہا اور قصور اوس سے کچہہ نہوا تہا وہ بی فصل
خود بخود بن خدا کی دی پہل نلا سکتا تہا اور غصہ کرنا اون چیزون پر جو نہ سمجہین عاقلون کو
ظاہر ہی کہ عاقلونکا کام نہین پس مناسب یہ تہا کہ فرماتی الٰہی اسمین پہل نکل آوین اور
ہمیشہ لگی رہین تا مین بہی فائدہ پاؤن اور ہر کوئی اس سے فائدہ پایا کری اور وہ بہی جب تک
سرسبز رہی خدا کا ذکر کری اور جواب یہ ہی کہ شاید نصاری کی بندش ہو اور اگر سچ ہی تو موسیٰؑ
نی بہی توریت کی تختیان گرادی تہین اور روضۃ الاحباب و عجائب القصص وغیرہ تواریخ
و تفاسیر مین ہی کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکبار بہوکی ہوئی اور اوس
جگہہ سوا ایک بکری اور چند آدمیون کے کچہہ نہ تہا سو آپ نی بکری والی سی فرمایا کہ اسکا دودہ
دہ لاؤ اوسنی کہا یا رسول اللہ یہ تو بٹہہ ہی بہی تک گیا بہن نہین ہوئی آپ نی بسم اللہ کہکر
اوسکی پٹہہ پہ ہاتہہ پہیرا اور فرمایا دوہ لی وہ بیٹھی دہا اور بہت سا دودہ نکلا سو حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی پیا اور آسودہ ہوگئی اور مثنوی مرشد وفا مین ہی کہ جب گرفتاری کے
رات آئی عیسیٰ نی زمین پر گر کر دعا مانگی کہ اگر ممکن ہو تو یہ گہڑی مجہسی ٹل جائی اور ای باپ سب
چیزین تجہسی ممکن ہین اس پیالی کو مجہسی گذرا لیکن اپنی خواہش کی موافق نہ میری خواہش کی موافق
سو برعم نصاری کے حقتعالی نے وہ ساعت کو ٹالا اور شہادت کا جام اونہین پلایا پر پلایا اور یہ بہی
معلوم ہوا کہ عیسیٰؑ کو اوسکا نہ واقع ہونا منظور تہا لیکن تقدیر سے نا چاری تہی اور جاننا
چاہیے کہ خدا کا ارادہ عیسیٰؑ کو معلوم تہا یا نہ تہا اگر تہا تو دعا مانگنا بیفائدہ تہا بلکہ جان بوجہہ
کر دوست کی خلاف خواہش کرنا اور اگر نہ تہا تو علم غیب اونکو نہ تہا اور بیٹون

انجیلو مین ہی کہ یہ عالم وہون نی تین دفعہ کی اور زبور کی ۳۵ مین ہے کہ جھوٹہی گواہ اوٹہی ہین او مجہسی وہ
سوالات کرتی ہین جن سی مین آگاہ نہین اور ۳۹ مین ہی اید مجہی بتا کہ میرا انجام کیا ہی اور
میری عمر کتنی ہی

فصل

روح اللہ ابن اللہ ہونیکا بیان نصاری کہتی ہین انجیل مین ہی کہ
خدا کی روح عیسیٰ پر اُتری اور مسلمان بہی عیسیٰ کو روح اللہ کہتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایک خدا ہی
اور ایک خدا کی روح جسطرح آدمی اور آدمی کی روح یعنی مرکب کو آدمی کہتی ہین اور روح اوس
مرکب کی ایک فرد ہی پس عیسیٰ خدا کا ایک فرد ہی یعنی خدا کی روح نی انسان کی جسم کو مستعمل کیا سو
اوسکا نام عیسیٰ ہی کہتا ہون کہ روح اُترنیکی یہ معنی ہین کہ خدا کا فرشتہ آدمی پر ظاہر ہو کیونکہ روح و ملک
ایک معنی مین ہین یا روح اُترنی کی یہ معنی کہ خدا کا فیض و اثر آدمی پر ظاہر و باہر ہو جسطرح پر کہ
اثر بعضی آدمیون پر ہوتا ہی اور انبیا تو سب پیغمبر شریک ہین کتاب القضاۃ کی ۶ مین
ہی کہ جدعون پر خدا کی روح اُتری اور ۱۴ مین ہی کہ شمسون پر خدا کی روح اُتری اور سموئل کی
سفر اول کی ۱۶ مین ہی کہ داؤد پر خدا کی روح اتری اور ۱۰ مین ہی کہ سموئیل نی شاؤل
سی کہا تجہی فلانی جگہہ نبیونکا گروہ ملیگا وہان تجہہ پر بہی خدا کی روح اُتری کی اور سفر ثانی
کی ۲۳ مین ہے کہ داؤد نی کہا خدا کی روح میرے زبان پر کلام کرتی ہی اور وہ کلام جس سی
میری زبان گویا ہی خدا کا کلام ہی اور اخبار الایام کی سفر ثانی کی ۲۴ مین ہے کہ زخریا ابن
یویاداع پر خدا کی روح نازل ہوئی اور ۵ مین ہے حلّت علی عزریا ابن عزادر روح من قدام
اللہ یعنی خدا کی آگی سی اور خدا کی طرف سے عزریا پر روح اُتری یہان سی معلوم ہوا کہ اگلی کتابو
مین جہان حلّت علیہ روح اللہ یا نزلت علیہ روح اللہ مذکور ہی وہان یہی مقصود ہی
کہ حلّت علیہ روح من قدام اللہ اور لوقا کی ۱ مین ہی کہ فرشتہ نی زکریا سی کہا کہ
یحیی پیدا ہوتی ہی روح قدس سی معمور ہو جایگا اور ۴۱ مین ہی کہ الیصابات روح قدس سے معمور ہوئی

اسی معنی مین مولوی [illegible]

اور ۱۸ مین ہی کہ زکریا روح قدس سی معمور ہوا حاصل یہ ہی کہ اہل اسلام ظاہری عالمونکی نزدیک روح
و روح قدس معنی ملک کی ہی کہ انبیا پر نازل ہوتا ہی اور وہ ملک جبرئیل ع ہی جسکا ذکر صحیفہ
دانیال کی ۹ مین ہی اور روح اللہ کہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہی اسمین اضافت بادنی علاقہ ہے
جسطرح بکری کا گوشت پکتا ہی اور کہتی ہین ہمارا گوشت پک رہا ہی پس روح اللہ کی اضافت
بہی اسطرح کی ہی اور یہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سی استعمال کی گئی ہی چنانچہ ناقۃ اللہ
اور اکثر معمول ہی کہ امرا و سلاطین کو جس چیز کی تعظیم منظور ہوتی ہی اوسی اپنی طرف منسوب
کرتی ہین اور حقتعالی نی آدم ع کی حق مین یہی فرمایا ہی نفخت فیہ من روحی اور باطنی
علما کہتی ہین کہ روح نہ جسم مین داخل ہی نہ جسم سی خارج جسطرح آفتاب نہ گہر مین داخل ہی نہ گہر سی باہر
اور آفتاب کی اثر سی پتہر مین لعل پیدا ہوتا ہی لیکن آفتاب یا اوسکی روشنی پتہر مین گہس نہین جاتی اسیطرح
روح کو جسم سی ایک علاقہ اور نسبت ہوتی ہی کہ اوسی نسبت و علاقہ کی سبب جسم کا قیام
ہی اور جہان وہ علاقہ اور توجہ منقطع ہوئی جسم مردہ ہوگیا پس جو روح کہ اوسع بالاطلاق ہو
ممکن ہی کہ اوسی دوسری روح کی ساتہہ قیومیت کا علاقہ اور توجہ بہم پہنچی (وسیع تر ۱۲) اور یہ دوسری
روح کہ علاقہ پیدا کرنیوالی ہی بجای روح الروح کی ہو جاوی پس حقیقت الحقائق کہ
سب روحون کی روح ہی اور تمام عالم اوسکی توجہ سی قائم ہی ممکن ہی کہ اسطرح کا تصرف
کسی روح پر کری اسی معنی مین مولوی روم نی فرمایا ہی نظم جون پری غالب شود بر آدمی
گم شود از مرد وصف مردمی ۔ جون پری را این دم و قانون بود ۔ کردگار آن پری خود جون
بود ۔ اور ابوبکر بن ابی الدنیا نی کتاب من عاش بعد الموت مین اور قاضی ابوبکر بن
مخلد وغیرہ محدثون نی روایت کیا ہی کہ زید بن خارجہ جب موا اور اوسکو دفن
کرنیکو چلی اوسکی روح نی اوسکی بدن سی متعلق ہو کر باواز بلند کہا محمد رسول اللہ النبی

الاُمّیُّ خاتم النّبییّن لانبیّ بعدہٗ کان ذلک فی الکتاب الاوّل پہر اور کسی
بولنے والے نے اوسکی زبان پر کہا صدق صدق بعدازان زید کی روح نے کہا ابوبکر
خلیفۃ رسول اللہ الصّدّیق الامین کان ضعیفًا فی جسدہٖ قویًّا فی
امر اللہ کان ذلک فی الکتاب الاوّل پہر دوسرے کہنے والے نے اوسکی زبان پر کہا
صدق صدق تا آخر قصۂ طویلہ اس سے معلوم ہوا کہ وہان دو روحونکا بروز
ہوا تہا ایک زید کی روح کہ اپنے بدن سے متعلق ہو کر کلام کرتی تہی دوسری اور ایک روح
کہ ہر کلام کے بعد اوسکی زبان پر اوسے تصدیق کرتی تہی القصہ روح اللہ کا نزول خاص عیسیٰؑ
کے ساتھ نہین پس اگر اس نزول کے سبب نصاری عیسیٰؑ کو خدا کہتے ہین تو واجب ہے کہ
سب پیغمبرونکو خدا کہین اور روح اللہ جو عیسیٰؑ کا لقب پڑگیا اس سے یہ نہین لازم آتا کہ
اونکے سوا اور کوئی نبی روح اللہ نہو دیکہو یوسف صدیق اللہ کہلاتے ہین اسسے
یہ نہین لازم آتا کہ اونکے سوا اور کسیمین صداقت نہو اور موسیٰؑ کلیم اللہ کہلاتے ہین
لیکن ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی شب معراج مین حقتعالی نے کلام
کیا اور آدم و ابراہیم صفی اللہ و خلیل اللہ تہے سوا اور پیغمبرونمین بہی صفوت و خلت تہی ایسے
ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار صدیق فاروق حلیم و شجاع کہلاتے ہین باوجودیکہ
ہر ایک مین چارون صفتین موجود تہین لیکن جسمین جو صفت غالب ہوتی ہے اوسی صفت سے مشہور
ہو جاتا ہے سو حضرت عیسیٰؑ مین احکام روحیہ غالب تہے کہ بن باپ پیدا ہوئے اور فرشتونکی
طرح کہانے اور جورو کرنے سے مجرد رہے اور حدیث مین ہے کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہے اسے
شیطان چہو لیتا ہے مگر عیسیٰؑ کو شیطان نے مس نہین کیا اس سبب سے اونمین بہت روحیت
تہی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت القاب تہے جیسے حبیب اللہ و رسول اللہ

ونور اللہ و مصطفے وسراج منیر وغیرہ اور قول ونکا عیسٰی خدا کا ایک فرد ہی صریح باطل ہی
کیونکہ اس سی لازم آتا ہی کہ خدا مرکب ہوا ور جزو رکہتا ہو حالانکہ تجزیہ وتبعیض خدا مین ثابت
کرنا کفر ہی کیونکہ اس سی محتاج ہونا اور حادث ہونا خدا کا لازم آتا ہی اور خود وہ نصرانی
جو دلائل وافیہ کا مؤلف ہی لکھتا ہی کہ جو تجزیہ کا قائل ہو کافر ہی اور عیسیٰ اکثر تمثیل ہی مین
کلام کرتی تہی چنانچہ متی کی ۱۳ مین بہی لکھا ہی اور انجیلو نمین اکثر اونکی تمثیلین ہین پہر عجب
کیا ہی کہ اونہون نی آپ کو اگر بیٹا کہا ہو تو تمثیلا کہا ہو یعنی خدا کا پیارا اور انجیل کی
تمامی مین ہی کہ مین جانیوالا ہون اپنی اور تمہاری باپ پاس اور یہ بہی انجیلو نمین ہی
کہ مین خدا کا بہیجا ہوا ہون پس اس قرینہ سی معلوم ہوا کہ باپ کا لفظ بمعنی مربی کی ہی اور
بیضاوی مین ہی کہ بنی اسرائیل خدا کو مربی سمجھکر مجازا باپ کہتی تہی لیکن انجام اسکا فساد
ہوا اسو اسطی ہماری شرع مین یہ کہنا حرام وممنوع ہو گیا اور رومیہ کی ۸ مین ہی کہ جو
روح خدا الٰہی ہدایت پاوی وہ ابن اللہ ہی اور ملاخیا کی ا مین ہے کہ بیٹا باپ کی تعظیم کرتا ہی
اور غلام میاں کی سو مین اگر باپ ہون تو میری تعظیم کہان اور اگر میاں ہون تو میرا خوف
کہان اور ۲ مین ہی کہ کیا ایک خدا نی تمہین نہین پیدا کیا کیا تم سبکا ایک باپ نہین
اور زبور کی ۲ مین ہی کہ خدا نی مجہی کہا تو میرا بیٹا اور اشعیا کی ۶۳ مین ہے کہ اے خدا تو ہمارا
باپ ہی اور ہمارا نجات بخشنی والا اور استثنا کی ۱۴ مین ہی کہ تم اپنی خدا کی بیٹو نکی جگہہ
ہو تم کسیکی موت سی اپنی بدنکو نہ کاٹو اور ۳۲ مین ہے کہ کیا خدا تمہارا باپ نہین پہا پس ثابت
ہوا کہ بیشک بنی اسرائیل خدا کو مجازی باپ کہتی تہی نہ حقیقی اور یہ خاص عیسیٰ سی نہتا پس
انکو اللہ یا حقیقی ابن اللہ جاننا محض گمراہی ہی اور اگر اسیطرح مجاز کو حقیقت سمجہینگی تو
ہزاروں ابن اللہ ثابت ہو جائینگی اور توریت کو نصاری محرف نہین کہہ سکتی اور یہ کہنا

ٹہ اور لوگ مجازی بیٹی ہین عیسیٰ حقیقی محض تحکم ہی اور دعوی بیدلیل اور وثیٹ اور ولیم پادریو نی
حسب مینی یہ باتین کہین ہو لی کہ اور لوگونکو صرف بیٹا کہا ہی لیکن عیسیٰ کو انجیل مین اکلوتا
اور پہلوٹہا کہا ہی مینی کہا جواب اسکا یہود کی زبانی یہ ہی کہ انجیلین آسمانی کتاب نہین اونکا
کیا اعتبار توریت وغیرہ سی نص صریح نام دہر کر نکال دو کہ عیسیٰ اکلوتا اور پہلوٹہا ہی تو
ہم مانین اور مسلمانونکا جواب یہ ہی کہ انجیلین محرف ہین دوسرا یہ کہ پہلوٹہا ہونا بہی
خاص عیسیٰ سی نہین سفر الخروج کی ۴ مین ہی کہ فرعون سی کہ خدا فرماتا ہی کہ اسرائیل
میرا پہلوٹہا ہی اور ارمیا کی ۳۱ مین ہی کہ مین اسرائیل کا باپ ہوا اور افرائیم میرا
پہلوٹہا ہی پس اگر عیسیٰ سچ مچ کی بیٹی ہین تو اسرائیل و افرائیم بہی سچ مچ کی بیٹی ہین اور
اگر اونہین تعظیما کہا تو انہین بہی تعظیما کہا تیسرا یہ کہ توریت و صحیفہ ارمیا و انجیل تینون
باہم متناقض ہین کیونکہ پہلوٹہا ایک ہی ہوتا ہی تین نہین ہوسکتی سو اگر توریت سچی
ہی اور اسرائیل پہلوٹہا ہی تو کتاب ارمیا و انجیل دونو جہوٹہی ہین کیونکہ افرائیم و
عیسیٰ دوسرو تیسرو ٹہی ہین اور اگر انجیل سچی ہی تو وہ دونو جہوٹہی ہین اگر کہین
باعتبار دو تین جوروونکی ایک شخص کی دو تین پہلوٹہی ہوسکتی ہین کہین ہم خدا کی
جورو ہی نعوذ باللہ تو عالم و زمانہ ہی سو اگر عالم و زمانہ تمام فنا ہو جاتا اور سرنو
سی دوسری بار پیدا ہوتا تو البتہ دو پہلوٹہی ہوسکتی تہی اور سمجہو تو سیدہی بات
ہی کیونکہ اسرائیل کی بارہ فرقی تہی سو دس اونمین سی افرائیم کہلاتی ہین اور دو
یہودا کہلاتی ہین اور عیسیٰ بیشک بنی اسرائیل سی ہین اور ابن داؤد کہلاتی ہین پس
حقتعالی نی صرف بنی اسرائیل کو پہلوٹہا کہا اور افرائیم و عیسیٰ اونہین مین داخل
ہین پس افرائیم کو پہلوٹہا کہا تو بنی اسرائیل کو کہا اور عیسیٰ کو کہا تو بنی اسرائیل کو کہا بل

تناقض مٹ گیا اور جیہ جانتی ہو کہ بنی اسرائیل کو پہلوٹہا کیون کہا پہلوٹہا اسواسطی کہا کہ
نبوت و شوکت و صلاح و عبادت پہلی اونہین مین تہی اور بنی کی وہی تہی پس بنی اسرائیل
دوسرا بیٹا ہی یعنی ولی وہ عزیز و مطیع تہا بعد ازان یہ عزیز و مطیع ہوا اور اگر وہی اکیلا عزیز
و مطیع ہوتا تو پہلوٹہا نکہلاتا کیونکہ جب دو بہائی ہوتی ہین تب ہی ایک پہلوٹہا کہلاتا ہے
اور عیسیٰ کو اکلوتا اگر کہا ہو تو اسواسطی کہا کہ وہ پیغمبر تہی اور خاص تہی اسواسطی خاص
لفظ اون پر اطلاق کیا گیا تا فی الجملہ عوام سی بنی اسرائیل سی ممتاز ہون اور عیسیٰ
حقیقی اکلوتی نہین ہو سکتی کیونکہ لڑکا تب ہی اکلوتا کہلاتا ہی جب اوسکی سوا دوسرا نہو اور
جب ثابت ہوا کہ اسرائیل بہی بیٹا ہی اور پہلوٹہا ہی تو عیسیٰ کا اکلوتا ہونا باطل ہوا
فافہم اور متی کی ۳ مین ہے کہ عیسیٰ جب یحیی سی اصطباغ پا چکا آسمان کی دروازی اوسپر
کہل گئی اور اوسنی خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اپنی اوپر اترتی دیکہا اس سی معلوم
ہوا کہ مسیح بشر تہی روح اللہ نتہی بعد اصطباغ کی ہوئی اور بشر تہی اونکو کچہہ معلوم نتہا
بعد اصطباغ کی جب آسمان کی دروازی کہلی سب کچہہ اونہون نی دیکہہ لیا اور یہ شان
عبودیت و رسالت کی ہی **فصل تثلیث کا بیان** نصاری کہتی ہین کہ
توحید تثلیث مین ہی اور تثلیث توحید مین دیکہو یہ مثلث  ایک ہی اور
ایک کی تین کونی ہین اور تین لکیرین ہین اور تینونکا ایک مثلث ہی کہتا ہو کہ تین بہی ایکتا دائرہ
نہین جہوٹہا بناتا ہی کیونکہ مجموع تینون کونونکا مشتمل ہی مثلث واحد کا لیکن ہر ایک اون
تینون کونون سی بانفراده اوس ایکتی دائری کی مساوی نہین اور مثلث واحد مشتمل ہی تینون
کونونکا لیکن ہر کونا اون تینون کونون سی مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام ہی
اور جب یہ بات گیارہ سو برس پادری سی کہی گئی بولا عام لوگونکی سمجہانیکو اسقدر کافی ہی

اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا مگر بڑی ریاضت سی ملتی کہا اگر اثبات دین کا ایسی ہی ادلہ سی
ہی تو ممکن ہی کہ کوئی شخص بی بی مریم کو بھی خدائی مین شامل کر کی مربع دائرہ سطر کا □
کھینچ کر کہنی لگی کہ توحید تربیع مین ہی اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی
خوانونکی لیی بھی کافی نہوگی ہان مجھوی چڑیمار اس جالمین آجائین تو آجائین اور ریاضت
کا حال یہ ہی کہ اول تو حضرت عیسیٰؑ کی شرع مین ریاضت شدیدہ و محنت شاقہ تھی ہی نہین
چنانچہ حواریونکو روزہ تک معاف تھا اور کچھ تھوڑی بہت محنت تھی بھی سو رفتہ رفتہ
نصرانیون نی ترک کردی تمام کوشش انکی امور دنیا مین رہگئی اور دین سے بالکل غافل ہو بیٹھی
اسی سبب سے عقل معاش انکو زیادہ ہوتی ہی اور دانایان فرنگ کہلاتی ہین اور دین کی مقدمہ
مین تو فرنگ بیفرہنگ ہین صرف عیسیٰؑ کی خدا جاننی مین ہی اپنی نجات سمجھتی ہین اور محال کو
محض بیحقیقت جانتی ہین اور کسی چیز کو ناپاک نہین سمجھتی ہین سو جب یہ نقشہ ہوا تو ریاضت
کا ذکر محض فریب ہے علاوہ اسکی اسطرح کی بات ہندو بھی کہہ سکتی ہین کہ رام کی خدائی کا
ثبت حال کھلی جب ہندو ونکی طریق پر گشت کرے اور مینی ولیم پادری سی تثلیث کا حال
پوچھا بولا جسطرح انسان تین چیزونسی مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک جان اور باوجود
تثلیث کی ایک ہی اسیطرح خدا تین ہین مگر ایک ہی یعنی باپ بیٹا روح تین ہین اور تینو ملکر
ایک خدا ہین مینی کہا مرکب جزء کا محتاج ہوتا ہی اور جو محتاج ہو خدائی کی لائق نہین
دوسرا جواب جو مرکب ہوتا ہی محدث ہوتا ہی پس قدیم نہوگا تیسرا جواب انسان
کہ تین چیزونسی مرکب ہی اگر ان تینو مین سی ایک الگ ہو جائی تو باقی بیکار رہ جائین کیونکہ
اگر حیات نہو تو بدن خاک ہی اور بدن نہو تو روح سی وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین
اور روح نہو تو بدن اور حیات دونو بیکار ہو جاوین پس اگر خدا تین فردونسی مرکب ہو

اور بیٹی کی فرد اوس وقت سی الگ ہو کر دنیا مین آدمی بنکر بود و باش کری تو وہ دونو فردین
بیکار ہو جاوین اور جب بیٹی کی فرد باپ مین جا ملی اور روح کی فرد الگ ہو کر دنیا مین
آوی اور حواریون اور نصرانیون کی ساتہہ بود و باش کری تو باپ بیٹی کی فردین بی روح
بیکار ہو جاوین پس ناقص و معزول و معطل ہونا خدا کا لازم آوی تعالی عن ذلک
علواً کبیراً چوتہا جواب اصولی مسئلہ مثالو نسی ثابت نہین ہو سکتا اور محسوسات پر معقولات
کا قیاس کرنا ٹہیک نہین بیٹہتا اور اگر دین ثابت کرنا ایسی ہی مثالو نسی ہی تو ممکن ہی کوئی
شخص کہی جسطرح چار عنصر متضاد ملکر ایک مزاج ہوتا ہی اور عناصر کی تعدد سی مزاج کا
تعدد لازم نہین آتا اسی طرح توحید فی التربیع اور تربیع فی التوحید ثابت ہی اور ہنود کہتی
ہین پانچ چیزونسی مزاج بنتا ہی چار عنصر اور پانچوان آکاس پس توحید فی التخمیس اور تخمیس
فی التوحید ثابت ہوئی و قس علی ہذا اور جسطرح کی مثالین نصاری عیسیٰؑ کی اثبات الوہیت
مین لاتی ہین اسی طرح ہنود رام و کرشن کی الوہیت مین اور غلاۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
علیؑ و ائمہؑ کی الوہیت مین لاسکتی ہین اور نصاری کہتی ہین یوحنا کی ۱۱ مین ہی کہ عیسیٰؑ نے لعازر
کی قبر پر جا کر کہا ای میری باپ مین تیرا شکر کرتا ہون اسواسطیکہ تو میری سن لیتا ہی اور
قبول کرتا ہی اور مین جانتا ہون کہ تو میری دعا مستجاب کرتا ہی لیکن یہ مین اسواسطی کہتا ہون
تاکہ یہ لوگ جو مجھی گھیری ہوئی ہین جانین کہ تونی مجھی بہیجا ہی یہ کہکر چلایا کہ نکل آ ای لعازر
پس وہ نکل آیا اور مردہ کا جلانا خدا کا کام ہی آدمی کا نہین کہتا ہون کہ یہ بات عیسیٰؑ
کی خدا ہونی پر دلالت نہین کرتی بلکہ اونکی نبوت عام پر بہی دلالت نہین کرتی و لیکن
خدا کا شکر کرنا اور اسبات کا اقرار کرنا کہ خدا نی اونکو بہیجا ہی خبر دیتا ہی کہ وہ خدا کی
ہمسر برابر نتہی بلکہ اوس سی کمتر تہی اور اوسکی محتاج و دست نگر پس اس سی اونکا حدوث

ثابت

ثابت ہوتا ہی اور مطلب عیسیٰ کا یہ ہی کہ اے خدا مین جانتا ہون کہ میری دل کی آرزوئین ہمیشہ
پوری کیا کرتا ہی اور مجہی بانسنی کہنی کی اور ظاہر مین دعا مانگنی کی احتیاج نہین لیکن اسوقت
جو سبکو سنا کر مین دعا کرتا ہون اور تیرا شکر کہتا ہون سو اسواسطی ہی کہ مردہ کا جی اٹہنا نہایت
عجیب کام ہی مبادا لوگ گمان کرنی لگین کہ عیسیٰ اللہ یا حقیقی ابن اللہ ہی سو اسی لیی تجہسی
پکار کر دعا کرتا ہون تا خلق سمجہی کہ مین خود مختار نہین بلکہ اختیار و ملکیت تجکو ہی اور مین صرف
تیرا رسول و فرستادہ ہون دوسرا جواب مردہ جلانا خاص عیسیٰ سی نہین متی کی ۱۰ مین
ہی کہ عیسیٰ نی حواریون سی کہا کہ تم اسرائیلیونکو دعوت کرو جا کر اور بیمارونکو اچہا کرو اور
مردونکو جلاؤ اور اگر وہ تمہین ایک شہر مین ستاوین تم دوسری شہر کو بہاگ جاؤ
یہان سی معلوم ہوا کہ حواری بہی مردی جلاتی تہی اور جب لوگ انکو ستاتی تہی بہاگ بہی جاتی
تہی پہر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مکہ سی ہجرت کی تو کیا طعن کی جگہہ ہوئی
اور الیاس نی اور الیسع نی بہی مردہ جلایا تہا چنانچہ دبراہیا میم وغیرہ مین موجود ہی
اور صحیفہ حزقیال کی ۳۷ مین ہی کہ حزقیال نی بہت بڑی جماعت کو جلایا اور بعضاؤن
ہی کہ وہ دس ہزار تہی یا تیس ہزار یا ستر ہزار اور توریت مین ہی کہ موسی کی دعا سی ستر
آدمی جیی اور عجائب القصص وغیرہ مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی دو بیٹی جابر
کی جلا دی اگر نصاری کہین اور لوگ بحکم خدا جلاتی تہی تو ہم کہین عیسیٰ بہی اسیطرح اور
حقیقت یہ ہی کہ قیامت کی دن تمام خلق کا مرکر جی اوٹہنا کفار کی خیال مین نہ آتا تہا اس
سبب سی حقتعالی نی بعضی نبیونکی ہاتہ سی مردی جلوا دیی اور نصاری کی طرح نصیری بہی کہتی
ہین کہ علی خدا ہی کیونکہ اوسنی خطبۃ الافتخار مین فرمایا مین ہی نی موسی کو بچایا اور فرعونکو
ڈبایا اور مین ہی مردونکو جلاؤنگا اور صور پہونکونگا اور آفتاب اونکی واسطی ٹہر گیا اور خدا کی

پھر مینو وہ پیدا ہوئی اور چور کا کٹا ہوا ہاتھہ درست بنا دیا چنانچہ عطار فرماتا ہی **شعر**
از دم عیسیٰ کسی گر زندہ خاست   او بدم دست بریدہ کرد راست   اور جرجیس بن حسانکی
بہتیجی کو جلا دیا اور عیسیٰ نی سولی پر سی اونہین کو پکارا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی
ای علی ای علی تو نی کیون مجھی اکیلا چھوڑا چنانچہ متی کی ٢٧ مین موجود ہی ور قران مین
ھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اونہین کو کہا اور اگلی کتابو مین ایل و ایلی و نکا نام تہا عرب باندک
تصرف علی علی کہنی لگی اور جہان ایلوہم آتا ہی علی و اللہ دونو مراد ہین یعنی جمع اگرچہ عرف
مین تین پر بولی جاتی ہی لیکن حقیقت مین جہان ایک مین ایک ملا جمعیت ثابت ہوگئی اور
یہی لوگ مناجات مین کہتی ہین **شعر** یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا بو تراب حل مشکل شافع روز
جزا یوم الحساب اور اسیطرح ہنود رام وغیرہ کو کہتی ہین لیکن یہی سبکی سب احمق و گمراہ ہین
اور خطبۃ الافتخار کی روایت مجہول و ضعیف ہی اور بالفرض اگر مان لیجاوی تو بطور حکایت
کی اپنی خدا کیطرف سے کہا ہوگا یا سکر کی حالت مین حقیقۃ الحقائق کی زبان سے تکلم کیا ہوگا
اور آفتاب کا ٹہر جانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معجزہ تہا کما فی ترجمۃ المشکوۃ اور مردہ
کا جلانا کرامت ہی اور اولیا و انبیا سی بہی ہوا ہی اور ایل عبرانی مین خدا کا نام ہی اور نام کی
اشتراک سی حقیقت مشترک نہین ہو جاتی اور ایلوہم مین ہم کا لفظ تعظیم کیواسطی ہی جیسی پارسی مین اژدہا
کہ جمع ہی ایک بڑی سانپ کو کہتی ہین اور عربی مین ہی نَحْنُ الْوَارِثُوْنَ و إِلَّا فَارْحَمُوْنِيْ
یا اللہ محمدؐ اور ہندی مین ایک آدمیکو ہم اور تم کہتی ہین یا ایل علیحدہ لفظ ہی اور ایلوہم
علیحدہ لفظ بس جز کلمہ کا ہی دوسرا کلمہ نہین اور علی ہمیشہ اپنی خالق کی عبادت کیا کرتی تہی
ہمطرح عیسیٰ لوقا کی ۱۱ مین ہی کہ نماز پڑہتی تہی اور علی نی معاویہ سی تنگ ہوکر صلح کی اور
ابن ملجم کی ہاتہہ سے شہید ہوئے اور نصاری کہتی ہین مسیح موا پہر جیا کہتا ہو لیکن وہ مرکر مبعوث تہا

یا زندہ اگر کہیں زندہ تہا تو تحصیل حاصل لازم آوی اور اگر کہیں مردہ تہا تو ہم کہیں وہ مردہ آپ
ہی خالق حیات کا ہوا تہا یا غیر اوسکا اگر کہیں آپ ہی وسنی آپ کو جلایا تو محال لازم آوی
اسواسطی کہ مردہ خالق حیات کا نہیں ہو سکتا اور خلق حیات کی قدرت رکہیگا وہ کاہیکو
مردہ ہوگا معدوم چیز کا ایجاد کرنا تو موجود چیز کی باقی رکہنی سی مشکل ہی اور اگر کہیں
اوسکے غیر نی اوسی جلایا وہی غیر جسنی اوسی موت دی تہی تو لازم ہو جائیگا کہ
عیسیٰؑ خدا کا مخلوق بندہ ہوا اور یہی ہمارا مطلب ہی اور رومیہ کی ۱ امین ہی کہ اگر تو
ایمان لاوی کہ خدا نی عیسیٰؑ کو پہر کی جلایا تو تو نجات پاویگا اور اعمال کی ۱ امین ہی
کہ خدا نی اوسی تیسری دن جلایا پہر جب خدا نی اوسی جلایا تو وہ بیشک بندہ ہو چکا
اور دلائل وافیہ کی اول یہ ہی کہ موافق کتب مقدسہ کی اور اعتقاد تمام نصاری کی
اللہ واحد ہی احد ہی قدوس ہی فرد ہی صمد ہی نہ اوسنی کسی کو جنا نہ اوسی کسینی
جنا نہ اوسکا کوئی ساجہی ہی وہ قدرت والا ہی خالق ہی عادل ہی رحیم ہی حی
ہی قیوم ہی اپنی کام کا مختار ہی اور سننی والا اور دیکہنی والا اور صاحب ادراک
اور عالم اور جبار و قہار و دائم و بیزوال ہی نہ اوسکا کوئی ضد ہی نہ ند نہ مثل نہ
مانند نہ اوسی جہل ہی نہ غفلت ہی نہ اونگہائی نہ نیند اور صفات اوسکی ایسی نہیں
کہ ایک دوسری پر غالب ہو اسطرح پر کہ اوسن دوسریکو بند کر رکہی اور لغو کر ڈالی اور
اللہ تعالی کو واحد احد ہمنی اسواسطی کہا تو تصاعد سی احتراز ہو کیونکہ تصاعد کا اعتقاد
کرنا کفر ہی اگر کوئی کہی تم باپ بیٹا روح قدس ثابت کرتی ہو اور اس سی تصاعد
لازم آتا ہی تو کہیں ہم تصاعد تب لازم آوی جب ہم کہیں کہ ہر ایک اون تینو سی الہہ
واحد ہی اور دوسری الگ ہی و لیکن ہم تو یہ کہتی ہیں کہ وہ تینو الہ واحد ہیں ایک وتین سی

[illegible]

بن دوسری کی کچھہ نہین کرتا انتہی کہتا ہون مین خدا کی صفتین جسطرح یہان بیان کی گئین سیطرح
اگلی آسمانی کتابون سی اور قرآن سی ثابت ہوتی ہین لیکن تین خدا کا ہونا اور تینون کا ایک ہونا
کسی آسمانی کتاب مین کہلکر نہین بلکہ اشارہ بہی نہین اور قرآن تو خود اسکا باطل کرنیوالا ہی
اور انصاف سی دیکہو یہہ صفتین الوہیت کی جو مذکور ہوئین عیسی مین کہان ہین جو کچھہ اور
اولیا اور انبیا مین ہی وہی اونمین بہی ہی بلکہ اونمین رحم کی صفت ایسی غالب تہی جیسی قہر کو بند
کر رکہا تہا یہان تک کہ چہنال رنڈیکو حد کیسی تعزیر بہی نہ پہنچائی چنانچہ انجیل مین مسطور ہے
اور یہ نصرانی اگرچہ تصاعد سی منکر ہوا جاتا ہی لیکن تثلیث کا قول ہرچند تاویل کیا جاوی
تصاعد کی آمیزش سی خالی نہین اور تصاعد سی مراد یہہ ہی کہ توحید سی آگی بڑہنا اور دو چار خدا
ثابت کرنا پہر دلائل وافیہ مین لکہتا ہی کہ قول ہمارا نہ اوسنی کسیکو جنا نہ اوسی کسینی جنا نہ
اوسکا کوئی شریک ہی اسمین اشارہ ہی کہ اللہ تعالی مخلوقات کی سب صفتون سی منزہ ہی
اور عیسی کو جو ہم بیٹا کہتی ہین سو اس معنی سی نہین کہتی کہ وہ خدا کا مولود ہی خدا کی جورو
نی اوسی جنا ہی نعوذ باللہ ولیکن وہ بیٹا ہی اور ہم اسکی کیفیت سی واقف نہین کہ کسطرح کا بیٹا ہے
جو کچھہ کہا ہی اوسپر ہم ایمان لائی ہین اور اوسکو ترک نہین کرتی گو کہ ہماری عقلین اوسکو
دریافت نہین کر سکتین اور یہہ بہی ممکن نہین کہ ہم تبعیض و تجزیہ کی قائل ہون یعنی کہین کہ
عیسی خدا کا جزو ہی کیونکہ جو شخص یہہ بات کہی وہ بیشک کافر ہی بلکہ ہم پر لازم ہی کہ کتاب اللہ
مین جو کچھہ لکہا ہی اوسی سنین اور تصدیق کرین انتہی کہتا ہون یہانسی انکی کم فہمی و غباوت
نمایان کیا چاہیی بہلا جب ثابت ہوا کہ خدا مخلوقات کی صفتون سی پاک ہوتا ہی تو عیسی
کسطرح خدا ٹہرینگی اونمین تو سب صفتین مخلوقون کی ظاہر ظہور باتفاق موجود ہین اور بیٹا یا
حقیقی ہوتا ہی یا مجازی اگر حقیقی کہینگی تو تولید لازم آویگی اور تولید باتفاق کفر ہی پس

ضرور

ضرور پڑا کہ یا مجازی بیٹا کہین یا بالکل ابن کا اطلاق ہی چھوڑ دین جیسا مسلمانون نے
کیا ہی لیکن نصاری بالکل اطلاق اسواسطی نہین چھوڑتی کہ اونکی نزدیک انجیل منسوخ
ومحرف نہین پس کوئی صورت باقی نرہی سوا اسکی کہ مجازی بیٹا کہین یعنی عیسیٰ مسیح
خدا کا بیٹا نہین لیکن جسطرح بیٹا عزیز و مطیع و شفقت کردہ ہوتا ہی اسیطرح عیسیٰ خدا کا مطیع
اور پیارا ہی پس چاہیی کہ اسی قول کی قائل رہین کیونکہ یہ عقل و نقل دونو سی درست ہی یہ نہین
کہ تثلیث حق ہی لیکن ہم سمجھتی نہین کیونکہ یہ ہٹ دھرمی اور نادانی ہی تثلیث کسی آسمانی
کتاب سی ثابت نہین اور عقل بہی اوس سی منکر ہی پس اسکی قائل ہونگی تو محققین و مقلدین
سبکی نزدیک احمق ٹہرینگی رہا یہ کہ انجیل مین بیٹی کا لفظ آیا ہی سو اوسمین کیون گہبراتی
ہین ذوق سی اوسکو مجاز پر محمول کرین ایسی مجاز بیشتر کلام مین واقع ہوا کرتی ہین دیکہو موسیٰ
کی امت کو بہی بیٹا کہا گیا ہی پہر کیا وہ مسیح کی بیٹی ہو جائینگی اور دیکہو زبور کی ۲ مین ہی کہ تو
میرا بیٹا ہی مینی آج کی دن تجہی جنا پس یہان صاف صریح تولید کا ذکر ہی اور تولید کا قائل ہونا
باتفاق نصاری و مسلمین کی کفر ہی پس یہ قول باتفاق مجاز پر محمول ہی اسیطرح بیٹی کی لفظ
کو مجاز پر محمول کرو اور اس حمل کرنی پر قرینہ بہی موجود ہی کہ لان المجاز بالمجاز یکون
اور فارقلیط روح القدس کا ذکر جو انجیل مین ہی بیشک مراد اس سی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین اور مشاہدات یوحنا اس دعوی کا مصدق ہی ویسی تامل و انصاف سی دیکہو اور
اگر بن باپ پیدا ہونی سی کچہہ شبہہ پڑتا ہو تو آدم پر خیال کرین کہ باتفاق نہ ماں رکہتی تہی نہ
باپ اور عبریہ کی ۷ مین ہی کہ ملکی صدق ایک کاہن کا تہا بی پدر و بی مادر مجہول النسب
اسکی عمر کا آغاز و انجام نتہا فصل رسالۃ المقابلہ مین ہی کہ عیسوی دین کی مطابق
آدمی اپنی فعل کا مختار ہی خدا خالق بدی کا نہین بلکہ بدی شیطان سی ہی یا انسانکی خواہش نفسی سی

اور نیکی خدا سی ہی یا دونو انسان سی ہین کہتا ہون مین یزدشت آتش پرست کا یہی مذہب تہا کہ
یزدان نیکی پیدا کرتا ہی اور اہرمن بدی سو اسمین لازم آتا ہی کہ عالم کی دو خالق ہون اور یہ بیشک
شرک ہی دوسرا جواب یہ بہی لازم آتا ہی کہ حقتعالی کو کم قدرت ہوا اور شیطان یا انسانکو زیادہ
اسوسطیکہ عالم مین شر بہت ہی خیر کم تیسرا جواب حزقیال کی ۱۴ مین ہی کہ نبی جو گمراہ ہووی اور کلام کری
تو مین ہی خدا ہون جسنی اوسی گمراہ کیا اور اشعیا کی ۴۵ مین ہی کہ مین روشنی بناتا ہون اور
تاریکی پیدا کرتا ہون مین سلامتی بناتا ہون اور شر خلق کرتا ہون اور رومیہ کی ۹ مین تصریح
تمام ہی کہ ربقا جب اسحق سی حاملہ ہوئی ہنوز لڑکی پیدا نہوئی تہی اور نہ نیک و بد کی فاعل تہی کہ
اوس سی کہا گیا کہ بڑا چہوٹی کی اطاعت کریگا تو ظاہر ہووی کہ خدا کا ارادہ جو اوسکی من
لی موافق ہی کامون پر موقوف نہین جیسا لکہا ہی کہ مینی یعقوب سی محبت کی اور عیص سی
عداوت رکہی پس ہم کیا کہین خدا کی پاس بی انصافی ہی ایسا نہین کہ وہ موسی سی کہتا ہی مینی
جس پر رحم کیا اوسپر رحم کرونگا اور جسپر مہر کی اوسپر مہر کرونگا پس یہ نہ مرید کی ارادہ پر نہ
دوندہ کی دوڑ پر بلکہ خدای رحیم کی رحم پر موقوف ہی کتاب فرعونسی کہتی ہی کہ مینی اسی لیی تجہے
بڑہایا کہ تیری وسیلہ سی اپنی قدرت ظاہر کرون اور میرا نام تمام زمین مین مشہور ہووی پس وہ
جسپر چاہتا ہی رحم کرتا ہی اور جسی چاہتا ہی سخت کرتا ہی پس تو یہ مجہسی کہیگا کہ پہر وہ کیون ملامت
کرتا ہی کون اوسکی ارادہ سی مقابل ہو سکتا ہی ای آدمی تو کون ہی جو خدا سی تکرار کرتا ہی کیا
مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہی کہ تو نی مجہی کیون ایسا بنایا اور کیا کمہار کل مختار نہین کہ وہ
ایک ہی مٹہی مین سی ایک ظرف نفیس اور دوسرا خسیس بناوی اور کیا ہوا اگر خدانی اپنا ارادہ
[illegible] اپنی غضب کو ظاہر اور قدرت کو ہویدا کری غضب کی ظرفونکو جو تباہ کرنیکی لائق تہی
برداشت کی تا اپنی حشمت کی فراوانی کو اون ظرفون پر جو اوسنی حشمت کیلئے آگی بنائی ظاہر
کری

ٹری اتہی نصاری کہتی ہین سچی نبی کی یہ نشانی ہی کہ اگلی پیغمبرونکو نہ جہٹلاوی اور اونکی برخلاف
نکہی مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی قران مین خدا کی اگلی کلام سی بہت سا برخلاف کہا ہی
چنانچہ توریت و انجیل مین ہی کہ ایک جورو کی سوا اوسکی جیتی جی دوسری کرنا ناروا ہی سو قرآن
مین اوسکے برخلاف چار چار جوروان ایک ساتہہ کرنا ہر مرد کو درست کہا اور موسی کی پاکیزگی
و پرہیزگاری توریت مین ان باتون سی پائی جاتی ہی کہ جیسا حقتعالی نی ابتدا مین آدم کی لیئی
مقرر کیا تہا اوسکے موافق موسی نی بہی ایک ہی شادی کی اور عیسیٰ کی پرہیزگاری مشہور ہی
پر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہت سے جوروان تہین کہتا ہون مین سچ ہی محمدی شرع مین کتنی
اگلی چیزین منسوخ ہوگئین چنانچہ اونٹ کا گوشت اور سنیچر کی دن شکار کرنا موسیٰ کی عہد
مین حرام تہا ہماری وقت مین حلال ہوگیا لیکن نسخ اگلی سی ہوتا چلا آیا ہی کیونکہ باتفاق
یہود و نصاری و مسلمین کی آدم کی شریعت مین درست تہا کہ بہائی اپنی اوس بہن سی
جو توام نہو نکاح کری پہر ہم سب متفق ہوگئی کہ بعد آدم کی یہ امر حرام ہی اور دو بہنونکی ساتہہ
اکہٹا نکاح کرنا یعقوب کی شرع مین روا تہا موسیٰ کی عہد مین منسوخ ہوگیا چنانچہ کتاب
پیدائش کی ۲۹ اور احبار کی ۱۸ مین مسطور ہی اور باتفاق یہود و نصاری کی اللہ تعالی
نی ابراہیم کو بیٹی کی ذبح کرنیکا حکم دیا بعد ازان نسخ کیا اگر نصاری کہین عیسیٰ نی فرمایا تہا کہ
مین توریت وغیرہ کو ضائع کرنی نہین آیا بلکہ پورا کرنی آیا ہون کہو مین عیسیٰ نی توریت
وغیرہ کی تکمیل کی مگر سب جگہہ نہین بعضی جگہہ تکمیل ہی بعضی جگہہ نسخ ہی اور اگر سب جگہہ
تکمیل ہوتی شراب کو بہت سا پینا اگلون نی منع کیا تہا اور نبیون اور خاص لوگون
کو مطلق شراب پینا منع تہا چنانچہ سفر الحساب کی ۶ مین اور شعیا کی ۵ مین اور ۲۸ مین اور
۵۶ مین اور کتاب قضاۃ کی ۱۳ مین اور دانیال کی ۵ مین مسطور ہی پس چاہیی تہا کہ عیسیٰ اکل

اوس عقل کھونیوالیکا پینا منع کر دیتی اگر کہین متی کی ۲۴ اور رومیہ ۱۴ اور قرنتیہ کی ۵
اور افسیہ کی ۵ مین سے شراب کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے اور مرقس مین ہے کہ عیسیٰؑ
کی پاس سولی دیتی وقت شراب لیگئی اور اوسنے نہ پی تو کہین ہم نصاری گمراہ بلکہ کافر ہین
کہ باوجود منع کی چھوٹی بڑی انکی ام الخمر ہین اور سوا اسکی توریت مین سبت کی ماننی
کی نہایت تاکید ہے چنانچہ خروج کی ۲۰ مین ہے اور حضرت عیسیٰؑ نی سبت کا ماننا موقوف
کردیا یہانتک کہ یہودیون نی اسی سبب سے اونکی مارنیکا ارادہ کیا اور اب تک کہتی ہین
کہ ہماری توریت مین لکھا ہے سبت کو مانتی رہو جب تک آسمان و زمین ہے سو اس سبب سے
عیسیٰؑ کی رسالت بھی باطل ہوتی ہے کیونکہ اونہون نی سبت کا ماننا موقوف کیا پس
اسکی جواب مین نصاری کو ضرور ہے کہ مسلمانونکی طرح یہود سے کہین تمہاری توریت محرف
ہے اور پیدائش کی ۱۷ مین ہے کہ خدا نی ابراہیم سے فرمایا تو میری عہد کو قائم رکھ اور تیری
بعد تیری اولاد پشت بہ پشت سو وہ عہد یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ ختنہ
کراوے میری اور تمہاری بیچ یہ عہد کی علامت ہوگی اور تمہاری فرزنونمین ہر ایک لڑکی کا خانہ زاد
ہو یا زرخرید یا پردیسی ختنہ کیا جائیگا اور میرا عہد تمہاری جسمونمین ابدی ہوگا اور وہ فرزند
نرینہ جو نامختون ہو جسکی بدن کی کھلڑی کٹی نہووی اپنی قوم سے کٹ جاوی کہ اوسنی میرا عہد
توڑا تھا اور یہ سنت حضرت موسیٰؑ کی عہد مین بتاکید تمام جاری کی گئی اور کتاب یوشع
کی ۵ مین بھی اسکی تاکید ہے اور لوقا کی ۲ مین ہے کہ عیسیٰؑ پیدا ہونیسی آٹھ دن کی بعد مختون
ہوا اور چارون انجیلون سے ختنی کا امتناع ثابت نہین ہوتا لیکن نصاری یہ سنت نہین ادا
کرتی اور موسیٰؑ کی عہد مین اکثر کبیرہ گناہون پر قتل تھا سو عیسیٰؑ کی عہد مین موقوف ہوگیا
اور قول اوسکا ایک جورو کی سو غلط ہے کیونکہ موسیٰؑ کی وقت مین دو جوروان ایک ساتھ

کرنا

کرنا روا تھا چنانچہ استثنا کی ۲۱ سی معلوم ہوتا ہی اور اگر ہم مان لین کہ موسیٰؑ کی عہد مین دو کرنا
روا نتھا جیسا نصاری کہتی ہین تو انہین کی زبانی نسخ کا جواز ثابت ہو جائیگا کیونکہ
باتفاق ابراہیمؑ کی تین جوروان تہین سارہ ہاجرہ قطورا پس معلوم ہوا کہ موسیٰؑ نی
اوس حکم کو نسخ کیا اور ایک جورو کا حکم رکھا سو وہی حکم پر عیسیٰؑ بہی چلی آئی پہر جب
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئی یہ حکم موسوی منسوخ ہوا اور پہلا حکم ابراہیمی
بدستور قائم ہوا اور پیدائش کی ۲۹ اور ۳۰ مین ہی کہ یعقوبؑ کی چار جوروان ایکساتھ
تہین لیا اور راحیل بلہا و زلفا اور سموئیلؑ کی سفر ثانی مین ہی کہ داؤدؑ نی بہت عورتین
اور سریتونسی ازدواج کیا اونہین مین سی ہین اخینعام و ابیغال و معکاہ و حجیت
و ابیطال و عجلہ اور اوسکی ۱۱ مین ہی اور اوریا کی جورو کا حال اسی طرح سی بیان کیا ہی
اور اسفار الملوک کی سفر اول مین ہی کہ سلیمانؑ کی پاس سو بیبیان تہین اور تین سو
سریتین اور کتاب القضاۃ کی ۸ مین ہی کہ جدعونؑ کی ستر بیٹی تہی سو اسلیئے کہ اونہون
نی بہت سی عورتونسی نکاح کیا تہا اور آدمؑ کا ایک جورو پر قناعت کرنا اسپر
دلیل نہین ہو سکتا کہ ایک کی سوا دوسری روا نہو کیونکہ اوس وقت مین ضرورت
تہی اور عورتین کہانسی آتین جو آدمؑ بیاہ لیتی اسی ضرورت کی باعث اونکی وقت مین روا تہا
کہ ایک جہول کا بیٹا دوسری جہول کی بیٹی سی بیاہا جائی اور عیسیٰؑ کا بیاہ نکرنا مسلمانونکی
نزدیک شذوذ و عدم اتفاق پر محمول ہی اور یہود مردود کہتی ہین وہ نامرد ہون گی
اور جب اونسی کہا جاتا ہی کہ وہ کوڑہیکو چنگا کرتی تہی اور مردہ کو زندہ آپ کسطرح
نامرد ہوتی کہتی ہین تقدیر کی چاک کو عیسیٰؑ کی سوئی رفو نہین کر سکتی اور حق یہ ہی کہ
شادی نکرنی سی نامردی نہین ثابت ہوتی سب نصاری کہتی ہین کہ ہماری سوا تمام

آپس میں مسلمان ہوں یا یہود یا مجوس یا ہنود سب کافر ہیں اسواسطیکہ نجات مسیح کی ساتھہ
ایمان لانی پر موقوف ہی سو جو کوئی یہ اعتقاد کرتا ہی کہ شریعت کی اتباع سی نجات حاصل ہوتی ہی
وہ کافر ہی کیونکہ شرع نی نجات کو عیسیٰ کی نام پر منحصر کر دیا ہی پس جب ویسکی نام کی ساتھہ ایمان
حاصل ہوا نجات حاصل ہوئی کہتا ہوں میں اگر صرف ایمان نجات کی واسطی کافی ہوتا تو مسیح نیک
عملوں پر اور ہمیشہ نماز پڑہنی پر تقید نکرتی لیکن انہوں نی تقید کی پس معلوم ہوا کہ جسطرح اور
نیک عمل تزکیہ النفس کی اسباب و اجزا ہیں اسیطرح مسیح کی ساتھہ ایمان لانا ہی تزکیہ کا ایک سبب
اور جزو ہی متی کی ۱۹ میں ہی کہ ایک نی عیسیٰ سی کہا ای اچہی استاد میں کونسا عمل کروں
جو حیات ابدی پاؤں عیسیٰ نی کہا تو مجہی اچہا کیوں کہتا ہی اچہا تو سوا اوس ایک کی کوئی
نہیں لیکن تو اگر حیات چاہتا ہی تو قتل نکر زنا نکر چوری نکر جہوٹہی گواہی ندی ماں باپ کی تعظیم کر پڑوسیکو
اپنی جیکی برابر دوست رکہہ اوسنی کہا میں جوانی سی آج تک ان سب باتوں پر عمل کرتا ہوں سو اب اور
مجہہ جو میری لائق ہو بتا فرمایا اگر تو کمال چاہتا ہی تو اپنا سب مال متاع لٹا دی پہر آکر میری پیروی
کر انتہی سو اس سی ثابت ہوا کہ نجات بی اتباع شرع کی نہیں ملتی کیونکہ عیسیٰ نی اسیکو حیات
ابدی پانیکا سبب بتایا ہی یہنی معلوم ہوا کہ یہ قوم فرنگ ذرا بہی نصرانی پن کا رنگ ڈہنگ نہیں
رکہتی کیونکہ مسیح کی احکام نہیں مانتی اور اونکی سنتوں پر نہیں چلتی محض اسواسطی آپ کو عیسیٰ کا
پیرو مشہور کرتی ہیں تا خلق کی طبیعت کہ اتباع شریعت کی خوگر ہو رہی ہی ویسی نفرت نکری
کیا تو نہیں دیکہتا کہ یہ لوگ گلا گہونٹا جانور اور مردہ جانور اور سور اور خون اور بتوں پر کی قربانی
کہاتی ہیں باوجودکہ نص صریح حلت ذبیح و حرمت غیر ذبیح پر واقع ہی اعمال میں ہی کہ پطرس
شمعون دباغ کی مکان میں تہا کہ ناگاہ ایک خوان آسمان سی اترا کہ اوسمیں سبطرح کی بہیمیں
پرندی تہی اور آواز آئی کہ ای پطرس ذبح کر اور کہا اور موسیٰ کی شرع میں بہی ذبح کرنا واجب تہا

اور بہی

اور ابتک توریت مین موجود ہی کہ تو سور نکہا اور جانور کا خون نکہا کیونکہ یہ اوسکی جان
ہی پس ثابت ہوا کہ بہتی خون کی نکالڈالنی کی واسطی ذبح کرنا ضروری ہی اور عمال مین ہی کہ بتون
کی قربانیان اور خون اور گلا گہونٹا جانور نکہا اور زنا نکرو اگر تم انسی بچوگی تو نیک ہوگی لیکن
یہ لوگ ہوای نفس کی پیرو ہین اعمال شرع سی جو کچہہ اوسکی مرضی کی موافق ہی کرتی ہین اور
جو نہین موافق نہین کرتی اور اکثر انکی پادری توریت و انجیل کی ورقونسی استنجا کرتی ہین
اور کسی چیز کو ناپاک نہین جانتی اور آبدست نہین لیتی اور مینی سب آسمانی کتابین جو مروج و
مشہور ہین دیکہین کہین اسبات کا نشان نہین کہ نجات مسیح کی ساتہہ ایمان لانی پر منحصر ہی
اور اگر اسپر منحصر ہو تو لازم آوی کہ اگلی امتین سب یا اکثر کافر و گمراہ ہون کیونکہ وہ مسیح سی بیخبر
تہین اور اگر قطع نظر اس نقصان سی تسلیم کیا جاوی کہ نجات مسیح کی ساتہہ ایمان لانی پر موقوف
ہی تو اس سی کافر ہونا مسلمانونکا ثابت نہوگا کیونکہ ہم بہی مسیح کا ایمان رکہتی ہین اور اونکو نبی
مرسل جانتی ہین اور ایمان لاتی ہین یہ ضرور نہین کہ جسکا ایمان لاوی وسی خدا جانی دیکہو
مسلمان و نصاری سب اگلی پیغمبرونکی اور فرشتونکی ساتہہ ایمان رکہتی ہین اور کسیکو خدا نہین
کہتی ہین یہود و ہنود کہ مسیح کا ایمان نہین رکہتی البتہ کافر ہین اور انجیل لوقا مین ہی کہ عیسیٰ ع
نی صلیب پر فرمایا ای باپ انکی مغفرت کر کیونکہ یہ نہین جانتی ہین کہ کیا کرتی ہین یہانسی معلوم ہوا
کہ وہ باپ سی کم تہی نہین تو دعا نمانگتی اور تامل کیا چاہیی کہ جب قاتل عیسیٰ ع کی مغفور ہوئی تو ہم جو
اونکو بزرگ جانتی ہین کسطرح مقہور ہونگی انجیل مرقس کی تمامی مین ہی کہ عیسیٰ ع نی فرمایا
جو میری ساتہہ ایمان لاوینگی اونکی ساتہہ یہ علامتین ہونگی کہ میری نام سی دیو ونکو بہکاوینگی
سانپونکو اوٹہالینگی اور اگر کوئی کشندہ چیز پیوینگی اونہین ضرر نکریگی وہ جس بیمار پر ہاتہہ دہرینگی
چنگا ہو جاویگا سو یہ نشان انجیل کی منسوخ ہونیسی پیشتر سچی ایماندار عیسائیونمین موجود تہی چنانچہ

سماب احمد و دکا ذکر قرآن مین موجود ہی لیکن اب عیسی نصرانی سی جو نئی کرامت اور معجزے کی
ہونی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی یہی امر ان کی شرع کی منسوخ ہونی پر اور انکی مردود
ہونی پر دلالت کرتا ہی اس کتاب مین کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و عیسیٰ کی دشمنونکی واسطی ایک
چھوٹا سا دیباچہ ہی اسیقدر بیان کیا گیا اور جسی زیادہ تشریح و تفصیل کی طلب ہو وہ صولۃ الضیغم
کی طرف رجوع کری اوسوقت انکی گمراہی سی بخوبی آگاہی حاصل ہوگی اور اگلی وقت مین اس
سبب سی کہ نصاری کا عمل نہتا اور زور و شور اس دین منسوخ کا پنہان تھا اگلی عالمون نی
انکی رد کی طرف کم توجہ فرمایا لیکن اس زمانی کی عالمون پر فرض و واجب ہی کہ انکی دین کی ابطال پر
کوشش کرین ورنہ الا رفتہ رفتہ یہی لوگ خلق کثیر کو گمراہ کر ڈالین گی اور یہ گمان نجانا ہی کہ رد لکھنی سی کفار قائل
نہین ہوتی پہر کیا فائدہ کیونکہ جب مین صولۃ الضیغم لکھہ چکا اور دس پانچ جگہہ یہ امر مشہور ہوگیا لوگون نی
ویٹ و ولیم پادریون سی اور محبسی بحث کرادی آخر مین خدا کی مدد سی اون پر غالب ہوا اب اونکی فرقون مین سی
جو نئی نئی کرسٹان ہوئی ہین دو شخص میری پاس آکر مسلمان ہو گئی والحمد للہ رب العالمین

نظم

عاشقا مختصر کر اپنا کلام ॥ بھیج احمد پر اب درود و سلام
گر تو ورد زبان اوسکا نام ॥ تا ہو ایمان پر تیرا انجام

اتمام چون بفضل خدای عزوجل یافت
ترتیب این رسالہ خوب گفت ہاتف
کتاب مرغوب سال تاریخ ہم
بود مرغوب ۱۲۴۸

زبور ۱۱۲ از زبور مین ہی مبارک بندہ ہی وہ جو خدا سی ترسان ہین اور اوسکی فرمائشونسی نہایت خوش
ہی اوسکا تخم زمین پر زور آور ہوگا پرہیزگارونکی نسل مبارک ہوگی اوسکی گھر مین مال اور دولت
ہوگی